روحانی جواہر

صرف امامی اسماعیلیوں کے لئے

روحانی جواہر

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام

اور حضرت امام سلطان محمد شاہ کے

پاک فرمان

اور

حضرت امام مولا مرتضیٰ علیؑ کے

پاک کلام

اور

ہمارے پیروں اور سیّدوں کے

پاک گنان

★

★

★

روحانی تشریح کے مطابق ترتیب کردہ:

جناب محمد علی ابراہیم نانجی ’ابھیاسی‘

پیش لفظ

'انسان کا مقصد یہ ہے کہ اصل مقام پر پہنچے۔'

ہمارے اسماعیلی طریقے کے مطابق یقیناً اِس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہی خداوند تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجا ہے؛ اور اُس میں اُس کی مدد اور رہنمائی کرنے کے لئے، اِس دنیا میں خدائی نُور مولا مرتضیٰ علیؑ کے روپ میں ہر زمانے کے امام کے جامے میں ہمیشہ حاضر و ناظر رہتا ہے۔ اِس نُور کی پیروی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے زمانے کے امام کی بیعت کر کے اُن کی تابعداری تسلیم کی جائے، اُن کے فرامین کو ہیرے جواہرات جیسے قیمتی سمجھ کر ایمان کے ساتھ قبول کئے جائیں، اور اُن فرامین پر مکمل طور پر عمل کیا جائے۔ **'مومن کا یہی مذہب ہے۔'**

ہماری روایت میں، ہر زمانے کے امام اپنے روحانی بچوں کو اپنے پاک فرامین کے ذریعے روحانی علم دیتے ہیں، جس میں وہ ہمیں دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ روحانی ترقّی کے لئے باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا سیدھا اور سچا راستہ دکھاتے ہیں، جس پر چلنے سے ہم ہماری اِس دنیا کی زندگی کا اصل مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ اِن فرامین کے علم سے اگر ہم اپنی ذات کو سنوارے اور اُس کے مطابق عمل کریں تو ہم اپنے روح کو پاک و صاف کر کے آزاد کر سکیں، روح کی اصل خواہش پوری کر سکیں۔

'اے جی فرمان مانو تو پھیرا اٹڑے، 'پیر شاہ' کہتا اُتریں پار۔'

اِس کتاب 'روحانی جواہر' میں نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام اور حضرت امام

سلطان محمد شاہ کے پاک فرمان اور حضرت امام مولا مرتضیٰ علیؑ کے پاک کلام کے منتخب روحانی پاٹھ نیز ہمارے پیروں اور سیّدوں کے روحانی گنان کو ترتیب کیا گیا ہے۔ اِس ترتیب میں فرمان برداری، حقیقت، عشق، ایمان، عبادت، جیسے مضامین کو اُن کی روحانی تشریح کے مطابق لڑی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اِس طرح فرامین، کلام اور گنانوں کو مرتب کرنا اور اُن کی لڑی بنانے کا مقصد اُس میں سے ہمارے مذہب کا گہرا علم اور سچّی سمجھ حاصل کرنا ہے۔

اگر اِن فرمان، کلام اور گنان کا دھیان سے مطالعہ کیا جائے اور اُس کے فلسفہ کو سمجھا جائے تو روح کی سچّی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ اِس سمجھ کے مطابق عمل کرنے سے روحانی عشق پیدا ہوتا ہے اور روحانی عشق کی بدولت ایمان پاک ہوتا ہے۔ اِس ایمان کے ساتھ کی جانے والی عبادت خداوند تعالیٰ کے حضور میں قبول ہوتی ہے اور ابدیت میں پہنچنے کا انسان کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

جو دیندار اپنی ذات کی روحانی نشونما کرنے، اپنے دین کی زیادہ گہری سمجھ حاصل کرنے نیز زندگی کا باطنی مقصد جاننے اور اپنے روح کو بلندی پر لے جانا چاہتے ہیں، اِنہیں یہ فرامین، کلام اور گنانوں کی لڑی گہری اور بہتر روحانی سمجھ حاصل کرنے میں بہت ہی مددگار ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں یہ کتاب واعظین، مذہبی اساتذہ اور ہمارے مذہب کا گہرا علم اور سچّی سمجھ حاصل کرنے میں دلچسپی لینے والے مومنین کے لئے مشعلِ راہ ہوگی۔

یاعلی مدد

نُور الٰہی اوّل تھا،
سو آخر جَگ میں پایا ظہور،
اِسی دین کے تابع ہووے،
اُس میں روشن ہووے رَبّ کا نُور؛
ختم کِیا اِس کلام کُوں،
سب ظاہر کَہے سُنایا،
سو پڑھو، سیکھو اور سُنو، سُناؤ،
یُوں مولا نے حکم فرمایا۔

مرتبہ عِلم کِیرا،
سب ہُنر اُوپر ہے اعلیٰ،
کہ عِلم سے تو رَبّ پہچانا،
جِنے اپنا دِل اُجالا؛
اور ہُنر کمائی سب فنا ہووے،
پہچان خدا کی رہیوے باقی،
اے سُنو سمجھو یادرَ راکھو،
فرمایا کوثَر ساقی۔

(کلامِ مولا)

انگریز، جرمن، فرنچ، عیسائی، اور ایرانی وغیرہ کی معتبر کتابوں میں نیز پروفیسروں کے مطالعوں میں اپنے مذہب کی تواریخ، اصولوں اور ہر اصول کا بیان اچھی طرح کرنے میں آیا ہے اور وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ، ہمارا مذہب کیا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ امام کیا ہے اور اُن کی تابعداری کس طرح کرنی چاہیئے، وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں۔

حضرت امام سلطان محمد شاہ

نیروبی، کینیا

۳۰ مارچ، ۱۹۴۵

اگر آپ کچھ دوسرے ملکوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے اُسے اپنائیں گے اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیں گے، اور وہ جیسے کوئی گزرے ہوئے زمانے کی چیز ہو اِس طرح اُس کے ساتھ برتاؤ کریں گے، تو یقیناً آپ کی پوری زندگی کے دوران بڑی بڑی ناکامیاں آپ کے سامنے آئیں گی اور آپ اُس میں مبتلا ہو جائیں گے، اُس کا ہمیں یقین ہو چکا ہے۔

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام

دارالسّلام، تنزانیہ

۹ اکتوبر، ۱۹۵۹

فرمان مبارک

دس اوتار کا فلسفہ اور اسلامی اصول

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنہیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛ اُنہیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھیں کہلائیں۔ ایسا نہ کریں تو اُنہیں مار ڈالے کہلائیں۔

دس اوتار کا فلسفہ لے کر اسلامی اصول سے سمجھانا چاہیئے اور دنیا بنی اُس کے پہلے سے چلتے آئے ہوئے خدائی نُور کی سمجھ دینی چاہیئے۔

حضرت امام اسلام شاہؑ کے وقت میں پیر صدردین نے جو اصول سمجھائے تھے، اُس کے مطابق سمجھانا چاہیئے۔

ہمارے فرامین کی تاویل نکال کر جماعت کو سمجھ دینا یہ مِشنریوں کا خاص کام ہے۔

گنان و فرمان میں فرمایا ہے اُس کے مطابق چلیں، اُن کی کتابیں صحیح طرح پڑھیں، اُن کی معنی نکالیں، اُن پر عمل کریں۔

صحیح اور غلط راہ

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے فرمایا کہ:

ہم محسوس کرتے ہیں کہ، ہمارے نوجوان روحانی بچوں کو گنان سکھانے کی اسماعیلیہ ایسوسی ایشن پر خاص طور پر جو ذمہ داری اور فرض ہے اُسے وہ انجام دیں گی تب ہی ہم ہماری اِس انوکھی روایت کو جاری رکھ سکیں گے، ورنہ ہم ہمارے ماضی کے کچھ اہم ورثے کو کھو دیں گے کہ جو ہماری زندگیوں کے دوران اور اب جو پیدا ہونے والے ہیں اُن ہمارے روحانی بچّوں کی زندگیوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

یاد رکھیں کہ، ہم آپ کو وقتاً فوقتاً دنیوی فائدے کے لئے فرمان فرماتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ، آپ میں سے اکثر دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور دنیوی ترقّی کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہوا ہے۔ ایسے لوگ غلط راستے کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔

صحیح راستہ یہ ہے کہ، آپ اپنی بندگی کے وقت کو برابر سنبھالیں اور یکسوئی سے سچّا سُکھ حاصل کریں۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ، غریب یا امیر، سب کے لئے بندگی ضروری ہے۔ حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

حقیقتی دیدار

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جو حقیقتی دیدار ہے وہ آپ کے دل میں ہے۔ الحمدُاللہ ظاہری دیدار آپ آج کر رہے ہیں۔

ہم آپ سے بہت خوش ہیں۔ آپ مجلس میں اکٹھے ہوتے ہیں، اُس سے ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔

جو مومن ہے وہ ہماری آنکھوں کی مانند ہے۔ جو مومن حقیقتی ہے اُس کے دل میں ہمارا مقام ہے۔ ہمیشہ ہمارا دل آپ کے دل میں ہے۔

آپ ایسا نہ سمجھیں کہ، صاحب کُرسی پر بیٹھے ہیں، ویسا نہیں ہے؛ اچھے اعمال کرنے والے اور حقیقتی کے دل میں ہم ہیں، مگر اُس میں دو شرائط ہیں۔

(۱) ایمان صاف ہو،

(۲) اعمال اچھے ہوں،

اُس کے دل میں ہم ہیں، خانہ ودان۔

مومن کا مذہب

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

مومن ہیں وہ حاضر امام کے فرمان قبول کریں اور حاضر امام جو کچھ حکم فرمائیں اُسے سر آنکھوں پر رکھیں۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ مومن کا یہی مذہب ہے۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرمان کی یاد دلاتے رہیں۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرمان پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

اِس طرح جو ہمارے فرمان پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

جس طرح ایک قُلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اِس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

مومن پر واجب نہیں کہ، جو اپنی نگاہ (مرضی) میں آئے ایسا کرے۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چراں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہیئں۔

اِس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ آپ کو کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امام کی عقل کے مطابق آپ کو چلنا چاہیئے۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟

ہمارے فرامین پڑھنے اور اُن کی معنی نکالنے کی جو کوئی منع کرتا ہے، وہ دین کا دشمن ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

فرمان پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان بنیں گے، تکبّر والے بنیں گے۔

ہمارے فرمان آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرمان سُنیں، تو اُن کے دل میں اثر نہیں کرتے۔ جو حقیقتی نہیں وہ بے عقل ہیں۔

پہلے ہم جماعتوں کو 'درویش' کا لقب دیتے تھے، مگر کئی لوگوں کو درویش کا لقب پسند نہ ہونے پر، ہم نے خاص اِس وجہ سے اُسے خارج کر دیا ہے۔

حقیقی سُکھ کی چابی

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے فرمایا کہ:

ہمارے داداجان نے زندگی کے آخر تک اپنے روحانی بچوں کی بھلائی کے لئے کام کیا تھا۔ ہم بھی ہماری زندگی آپ کو وقف کرتے ہیں۔

وہ ہمارے لئے قابلِ نقش رہیں گے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہماری ہمیشہ مکمل خواہش رہے گی۔

ہم مانتے ہیں کہ، ہماری قومی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔

دنیوی معاملات میں امام خودہی فیصلہ کرتے ہیں اور کچھ شعبوں میں ہم تبدیلیاں کر رہے ہیں۔

لیکن ہمیں پُر زور طور پر بتانا چاہیئے کہ، اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ، ہمارے مذہبی اصولوں میں بھی نظر ثانی ہونی چاہیئے۔

صدیوں سے ہر ایک امام کے دور میں مذہبی رسم و رواج ایک جیسے ہی رہے ہیں۔

اُنہیں اپنے مذہب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیئے، خواہ وہ پانچ سو سال ماضی میں ہو یا پانچ سو سال مستقبل میں ہو۔

حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

آپ کی دکانیں، آپ کے مکانات، آپ کی ساری اولاد، پیسہ وغیرہ سب یہیں رہ جائے گا، صرف آپ کا روح اکیلا ہی جائے گا۔ یہ بات آپ کبھی بھی نہیں بھولنا۔

مولا علیؑ کا نُور اور پاک امامت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

مولا مرتضیٰ علیؑ چھوٹے تھے، مگر اپنی جوانی میں خیبر کا قلعہ فتح کیا تھا اور قلعے کے دروازے کو کھائی پر پکڑے رکھ کر سارے لشکر کو اُس کے اوپر سے پار کروایا اور جیبرا نامی کافر کو ماڑ ڈالا تھا۔

حضرت امام آغا علی شاہؑ اور ہمارے داداجان اور اُن کے آباوَ اجداد میں ایک ہی 'علی کا نُور' تھا اور ہم میں بھی وہی نُور اُتر آیا ہے۔ ہم اُن کے گدی وارث ہیں۔

نُور ہمیشہ حاضر ناظر ہے، فقط نام الگ الگ ہوتے ہیں۔

مولا مرتضیٰ علیؑ کی مسند قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔

عُمر اِبنِ عبُدِوَد کافر تھا! وہ مولا مرتضیٰ علیؑ کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے کے لئے آیا تھا۔ مولا مرتضیٰ علیؑ، اُس کافر سے قد میں بہت چھوٹے ہونے کی وجہ سے، اُسے شرم محسوس ہوئی اور وہ گھوڑے سے نیچے اُتر کر، مولا مرتضیٰ علیؑ کے پاس آیا، پھر بھی وہ کافر مولا مرتضیٰ علیؑ سے اونچا نظر آتا تھا۔

حضرت عُمر نے پیغمبرؐ کے پاس عرض کی کہ، یا رسول اللہؐ! اُس کے ساتھ ہمیں لڑنا مناسب نہیں، کیونکہ، یہ کافر بہت طاقتور ہے۔ ایک دفعہ میں نے اُس کی لڑائی دیکھی تھی، تب اُس کے پاس ڈھال بھی نہیں تھی۔ اِس وقت ڈھال کے بجائے ایک اونٹ کھڑا تھا اُسے پکڑ کر، اُس اونٹ کی ڈھال بنا کر وہ لڑا تھا۔

وہ کتنا طاقتور اور بہادر ہو گا؟ وہ کتنا طاقتور اور بہارد ہو گا کہ جس نے اونٹ

کے چار پاؤں پکڑ کر اُس کی ڈھال بنائی۔ اونٹ کو پکڑنا مشکل ہے۔ جب اُس نے اونٹ کو پکڑا تب اُس میں کتنی قوّت ہو گی؟ ایسا طاقتور ہونے کے باوجود مولا مرتضیٰ علیؑ نے اُس کافر کے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے۔

جس وقت حضرت خضرؑ، حضرت موسیٰؑ کے ساتھ باتیں کرتے تھے اُس وقت ایک پرندہ آیا اور دریا میں سے چونچ بھر کر چلا گیا۔ اُس وقت حضرت موسیٰؑ کو حضرت خضرؑ نے کہا کہ، آپ نے اُس پرندے کو دریا میں سے چونچ بھر کر چلے جاتے ہوئے دیکھا؟ اب دیکھو، اِس دریا میں سے کچھ کم ہوا؟

یہ دریا ہے وہ مرتضیٰ علیؑ ہے؛ اُس میں سے پرندہ چونچ بھر کر گیا اُس سے کیا یہ دریا کم ہو گیا؟ دیکھو، اِس میں سے کچھ کم بھی نہیں ہوا اور کچھ ختم بھی نہیں ہوا۔

اِسی طرح مولا مرتضیٰ علیؑ ہے وہ علم کا دریا ہے، اُس میں سے جو کوئی علم حاصل کرتا ہے تو اُس میں سے کچھ بھی ختم نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ، حضرت موسیٰ پیغمبرؑ 'کوہِ طور' پر خدا کا دیدار کرنے گئے اور عرض کی کہ، خدایا! آپ کا دیدار کرائیں۔

تب حکم ہوا کہ، پہلے تم مرتضیٰ علیؑ کے نُور کا دیدار کرو، پھر میرا دیدار کر سکو گے۔ اُس وقت مرتضیٰ علیؑ باطن میں تھے۔

مرتضیٰ علیؑ معجزے کرتے تھے۔

حضرت نبی محمدؐ سے پہلے، مولا مرتضیٰ علیؑ تمام انبیاءؑ کے ساتھ باطن میں تھے اور حضرت نبی محمد مصطفیٰؐ کے وقت میں ظاہر میں ساتھ تھے۔

ابتدا میں جب کچھ نہیں تھا اُس وقت مرتضیٰ علیؑ نے چھوٹا روپ اختیار کیا تھا۔

ایک دفعہ ایک قد آور اور طاقتور دیو (جِن) تھا، وہ جسے دیکھتا اُسے مار ڈالتا تھا اور لوگوں کو بہت ستاتا تھا۔

ایک دن، نو سال کی عمر میں مولا مرتضیٰ علیؑ چلے آرہے تھے۔ راستے میں اِس دیو کو دیکھ کر پوچھا، کہاں جارہا ہے؟ تب دیو نے کہا کہ، پہلوانوں کے ساتھ کُشتی لڑنے جارہا ہوں۔ تب مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ، آؤ، میرے ساتھ کُشتی لڑو۔ تب دیو نے مرتضیٰ علیؑ کی چھوٹی عمر دیکھ کر جواب دیا کہ، تیرے ساتھ کیا کُشتی لڑوں؟ تم بچّے ہو! میں تو بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کُشتی لڑتا ہوں۔ تب مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ، دیکھوں، تیرے ہاتھ میں کتنی طاقت ہے! پھر اُس کا ایک ہاتھ پکڑ کر اُس پر اتنا زیادہ زور دیا کہ، اُس دیو کی ساری طاقت ختم ہو گئی اور دوسرا ہاتھ پیچھے سے پکڑ کر، کھجور کے درخت کے رسّے سے دونوں ہاتھ باندھ دیئے اور فرمایا کہ، تُو تو کہتا تھا کہ بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کُشتی لڑتا ہوں، مگر تیرے میں اتنا بھی زور نہیں۔ یہ فرما کر مرتضیٰ علیؑ اُس کی نگاہ سے اوجھل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر وہ دیو ہاتھ چُھڑانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا مگر کوئی اُس کے ہاتھ چُھڑا نہیں سکا۔

دنیا میں جتنے پیغمبر ظاہر ہوتے تھے، اُن کے پاس یہ دیو اپنے ہاتھ چُھڑوانے جاتا تھا، تب جواب میں اُسے یہی کہنے میں آتا تھا کہ، جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں وہی چُھڑا سکے گا۔

جب آخر زمانے میں پیغمبر حضرت نبی محمد مصطفیٰؐ دنیا میں ظاہر ہوئے تب اُس دیو نے آپؐ کے پاس آکر عرض کی کہ، یا نبی صاحبؐ! میرے ہاتھ چُھڑا دیں۔ تب پیغمبرؐ نے پوچھا کہ، تیرے ہاتھ کس نے باندھے ہیں؟ تب دیو نے بیت شدہ حقیقت

کہہ سُنائی اور کہا کہ، ہر ایک زمانے کے پیغمبرؑ کے پاس گیا مگر انھوں نے آپؐ کے پاس جانے کے لئے کہا اور کہا کہ جس نے یہ ہاتھ باندھے ہیں وہی اُس کو چُھڑا سکے گا۔ اِس واقعہ کو ہزاروں سال گزر گئے ہیں اور اب میں آپؐ کے پاس آیا ہوں۔

یہ سُن کر نبی صاحبؐ نے فرمایا کہ، جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں اُسے دیکھنے سے تُو پہچان لے گا؟ تب اُس دیو نے جواب میں 'ہاں' کہا اور اپنے ہاتھ باندھنے والے کی صورت کا بیان کہہ سُنایا۔

تب پیغمبر صاحبؐ نے مولا مرتضیٰ علیؑ کو بُلانے کے لئے فرمایا۔

مولا مرتضیٰ علیؑ اُس وقت نو سال کی عمر کے تھے۔ آپ غلام کے کندھے پر بیٹھ کر تشریف لائے۔

مولا مرتضیٰ علیؑ کو دیکھ کر وہ دیو کانپنے لگا اور کہا کہ، یہ وہی بچّہ ہے کہ، جس نے میرے ہاتھ باندھے تھے۔

پھر پیغمبرؐ نے مولا مرتضیٰ علیؑ کو عرض کی کہ، اِس دیو کے ہاتھ چُھڑا دیں اور مرتضیٰ علیؑ نے اُس دیو کے ہاتھ چُھڑا دیئے۔

اِس واقعے سے دیو کو ایمان آیا اور وہ مسلمان ہو کر مرتضیٰ علیؑ کا مُرید بنا۔

ایک دفعہ حضرت امیر المومنین مولا مرتضیٰ علیؑ 'فُرات' ندی کے کنارے گئے؛ اور گھوڑے پر سوار ہو کر 'علی اللہ' ماننے والی قوم کے پاس پہنچے۔ وہ 'علی اللہ' ماننے والی قوم ایسی ہے، جو مرتضیٰ علیؑ کو خدا سمجھتی ہے۔ اُس قوم کے ایک شخص کو اپنے پاس بُلا کر فرمایا کہ، کیا تُو علی اللہ کہتا ہے؟ اُس نے کہا کہ، ''مجھے بھروسہ ہے کہ آپ خدا ہو!'' بعد میں مولا مرتضیٰ علیؑ نے اُس کا سر کاٹ کر، مار کر دوبارہ زندہ کر کے

فرمایا کہ، تُو مجھے علی اللہ کیوں کہتا ہے؟ تب اُس شخص نے جواب میں عرض کی کہ، آپ نے مجھے مار کر، دوبارہ زندہ کیا، جس سے اب مجھے جو کچھ شک تھا وہ نکل گیا ہے۔ آپ صحیح 'علی اللہ' ہو۔

مرتضٰی علیؑ نے حکم کیا کہ، اِس شخص کو پہاڑ پر لے جا کر ٹکڑے ہو جائیں اِس طرح پھینک دو۔ تب اُسے اُس طرح پھینک دینے میں آیا۔ بعد میں اُسے دوبارہ زندہ کر کے مولا مرتضٰی علیؑ نے فرمایا کہ، تُو اب بھی علی اللہ کہتا ہیے؟ تب اُس نے انکساری سے جواب دیا کہ، جو ٹکڑے کر کے، مار کر زندہ کرے، اُس پر میرا ایمان بڑھا ہے۔

اِس طرح، کئی طرح سے اور کئی مرتبہ اُسے مار کر زندہ کرنے میں آیا اور ہر مرتبہ پوچھنے میں آیا کہ، اب بھی علی اللہ کہتا ہے؟ جواب میں وہ ہر دفعہ یہی کہتا رہا کہ، آپ صحیح اللہ ہو۔ جو مار کر زندہ کرے اُسے اللہ کہنا چاہیئے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مرتضٰی علیؑ کو مومن نُصیری 'اللہ' کہتا تھا۔ اُسے ستّر مرتبہ قتل کیا گیا پھر بھی وہ 'علی اللہ' کہتا رہا۔ بعد میں حکم آیا کہ، یہ سچّا مومن ہے اور اُس کی اولاد بھی سچّائی والی ہو گی۔ اِس مومن اور اُس کی اولاد کو قیامت کے دن پوچھا نہیں جائے گا۔ یہ درجہ اُسے اُس کے ایمان کے عوض ملا تھا۔

مرتضٰی علیؑ کے پاس سفان ابنِ عَقل نامی ایک شخص نے آکر عرض کی کہ، یا مولا! میں آپ کے دوستوں میں سے ایک ہوں؛ لیکن، مجھ سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہیں۔ اُس کی مجھے سزا دیں تا کہ، میں آخرت کے عذاب سے نجات پاؤں۔

مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ، تُو نے کیسے گناہ کیے ہیں اور تیرے گناہ کیسے ہیں اُسے تُو بیان کر۔ تب اُس شخص نے اپنے کیے ہوئے گناہوں کا بیان کیا۔

جب اُس شخص نے اپنے کیے ہوئے گناہ ظاہر کیے تب مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ، تیرے گناہ ایسے ہیں کہ، یا تو تجھے دیوار میں چُنوا کر مار ڈالو، یا تو تجھے ذولفقار سے ماروں یا تجھے آگ میں جلا کر ماروں تب تُو چُھوٹے۔ لہٰذا اب تُو ہی بتا کہ، تیرا دل کون سی سزا بھگتنے کے لئے راضی ہے؟ تو اُس کے مطابق تجھے سزا دوں۔ تب اُس شخص نے عرض کی کہ، مجھے آگ میں جلائیں!

تب مولا مرتضیٰ علیؑ نے عمّار ابنِ آسر کو فرمایا کہ، کل تمام لوگوں کو جمع کرنا اور لکڑیاں بھی اکٹھی کرنا اور گاؤں کے تمام لوگوں کو کہنا کہ، مرتضیٰ علیؑ اپنے دوست کو، اُس کے کیے ہوئے گناہوں کی سزا دیتے ہیں، یعنی جلاتے ہیں۔ وہ تم آکر دیکھو کہ، مرتضیٰ علیؑ اپنے دوست کو کیسی سزا دیتے ہیں!

پیچھے سے کچھ لوگ مرتضیٰ علیؑ کی غیبت کرنے لگے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ، مرتضیٰ علیؑ تو کہتے تھے کہ، میرے جو دوست ہیں اُنہیں آگ اثر نہیں کرتی۔

لیکن، صبح تو اُن کا دوست جلے گا؛ جب وہ جل جائے گا تب ہم مولا کو کہیں گے یعنی طعنہ ماریں گے کہ، آپ تو کہتے تھے کہ، میرے دوست کو آگ اثر نہیں کرتی؛ تو یہ آپ کا دوست کیسے جل گیا۔ اِس طرح پیچھے سے غیبت کرنے لگے۔

جب صبح سفان کو لے کر آئے تب، دوسرے لوگ، جو پیچھے سے غیبت کرنے والے تھے وہ بھی وہاں آکر کھڑے رہے۔

جب سفان کو لکڑیوں میں کھڑا کر کے آگ جلانے میں آئی تب، آگ نے اُس پر کچھ بھی اثر نہیں کیا۔

الحمدُاللہ! آپ بھی امیر المومنین مرتضیٰ علیؑ کے دوست ہو، لہذا، آپ کو بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔

مگر وہ دوست تھا وہ دل سے تھا۔ فقط نام کا وہ دوست نہیں تھا؛ اِس لئے آپ صرف نام کی خاطر دوست نہ کہلائیں، مگر دل سے دوست بنیں۔ اگر دل سے دوست بنیں گے تو، آپ کو بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔ جب آپ تہیّہ کر کے، دل سے دوست بنیں گے تب وہ مرتبہ آپ کو ملے گا۔

جب حضرت نبی محمّد مصطفیٰؐ، آخری حج یعنی الوداع حج کرنے گئے، اور حج کر کے جب واپس لوٹ رہے تھے، تب آدھے راستے پر 'غدیرِ خم' نامی جگہ پر آئے۔ اِس وقت آگے گئے ہوئے نیز پیچھے رہنے والے قافلے کے لوگ بھی وہاں جمع ہوئے۔

حضرت نبی محمّد مصطفیٰؐ نے اُنھیں فرمایا کہ، اب ہمارا آخری وقت نزدیک ہے، یعنی اب ہم کچھ دن اِس دنیا میں ہیں، اِس لئے آپ کو فرماتے ہیں کہ، آج دن تک خدا کے جتنے فرامین ہوئے ہیں وہ سب ہم نے صحیح صورت میں سُنائے ہیں۔ یہ بات سچ ہے کہ نہیں وہ آپ ہمیں کہیں۔

اُس وقت، سب لوگ کہنے لگے کہ، ہاں! آپؐ نے خدا کے سب فرامین ہمیں سُنائے ہیں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، کیا آپ خدا کے پاس اِس کے متعلق ہماری شہادت دیں گے یعنی گواہی دیں گے کہ، ہم نے خدا کے سچّے فرامین آپ کو سُنائے ہیں۔

تب، سب لوگ کہنے لگے کہ، ہاں! ہم خدا کے پاس گواہی دیں گے کہ، آپؐ نے تمام فرامین ہمیں سُنائے ہیں۔

بعد میں امام نے فرمایا:

اِس حدیث کو سُنّی بھی قبول کرتے ہیں۔ یہ حدیث سُنّی کی لکھی ہوئی ہے۔ زُہرا نامی ایک سُنّی جو بڑا قابل تھا، اُس کے ہاتھ سے یہ حدیث لکھی ہوئی ہے؛ وہ ہم آپ کو سُناتے ہیں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، ہم آپ کے پیغمبر تھے ایسی گواہی آپ دیں گے؟ تب انھوں نے کہا کہ، برحق، آپؐ ہمارے پیغمبر تھے، اُس کی ہم گواہی دیں گے۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ، ہم آپ کے پیغمبر ہیں اور خداوند عالمین نے ہمیں آپ پر پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

اُس کے بعد پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، ہمارے بعد ہم دو چیزیں چھوڑے جاتے ہیں؛ وہ دونوں چیزیں قیامت تک جاری رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، وہ دو چیزیں کون سی ہیں؟ ایک تو ہماری آل-جانشین ہے، اور دوسری چیز قرآن پاک ہے۔ یہ دونوں چیزیں قیامت تک ہمیشہ جاری رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔

حضرت نبی محمّد مصطفیٰؐ نے اُس وقت حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر تمام لوگوں کو فرمایا کہ، ہمارے بعد ہمارے جانشین مرتضیٰ علیؑ ہیں۔ جو کوئی مرتضیٰ علیؑ سے محبّت رکھے گا، وہ مرتضیٰ علیؑ کے ساتھ حوضِ کوثر تک ہمیشہ وہاں ساتھ رہے گا۔

اُس کے بعد پیغمبرؐ نے اُنہیں فرمایا کہ، ہمارے جانشین اور وصی، مرتضیٰ علیؑ

کو آپ کے اوپر مقرر کر جاتے ہیں۔ اُس کی آپ خدا کے پاس گواہی دینا کہ، ہم مرتضیٰ علیؑ کو ہمارا وصی مقرر کر گئے تھے اور آپ پر چھوڑ گئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ، یقیناً ہم گواہی دیں گے اور قبول کریں گے کہ، آپؐ ہمارے اوپر مرتضیٰ علیؑ کو اپنا وصی مقرر کر گئے تھے۔

اِس وقت مرتضیٰ علیؑ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر کے پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، ہم خدا کے رسول ہیں اور ہمارے وصی وہ مولا علیؑ ہیں۔ جس کے ہم مولا ہیں، اُس کے علیؑ مولا ہیں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ، آپ قبول کرنا اور خدا کے پاس گواہی دینا! اُس وقت تمام لوگوں نے قبول کیا۔

سب سے پہلے حضرت عُمر ابنِ خطاب کھڑے ہوئے اور مولا مرتضیٰ علیؑ کو کہا کہ، "بکن! بکن! یا علی اِبنِ ابو طالب آپ کو مبارک ہو!" اِس طرح کہہ کر پنجہ لے کر قبول کیا۔ اُس کے بعد سارے لوگوں نے قبول کیا۔

پیغمبرؐ اور مولا مرتضیٰ علیؑ وہاں سے اپنے مکان پر آئے۔ وہاں، ابراھیم ابنِ حارث نامی ایک عرب رہتا تھا؛ جو بڑا آدمی تھا، اُسے 'غدیرِ خم' کے واقعے کی اطلاع ملتے ہی، وہ اپنے مکان سے اونٹ پر بیٹھ کر پیغمبرؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا، آپؐ نے ہمیں خدا کے جو فرامین سُنائے اور ہمیں اُس کی گواہی دینے کے لئے کہا؛ لہذا ہم نے قبول کیا کہ، آپؐ سچّے ہو۔

پھر اُس عرب نے رسول اللہؐ سے کہا کہ، آپؐ نے ہمیں فرمایا کہ، خداوند تعالیٰ نے تمھیں نماز پڑھنے کے لئے فرمایا ہے، وہ فرمان ہم نے قبول کیا اور وہ آپؐ

نے بالکل سچ کہا تھا۔ اُس کے بعد آپؐ نے ہمیں روزے کے لئے فرمایا اور آپؐ نے کہا کہ، یہ سچا فرمان ہے؛ وہ بھی ہم نے قبول کیا۔ اُس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ، زکوۃ دینا یعنی خُمس دینا وہ بھی آپؐ نے سچ کہا اور ہم نے قبول کیا۔ پھر آپؐ نے حج کے لئے فرامین کیے وہ بھی آپؐ نے سچے کہے جس کی وجہ سے ہم نے قبول کیا۔

اِتنا کچھ کرنے کے باوجود، آپؐ کو اطمینان نہ ہوا اور ہم پر بوجھ ڈالے جاتے ہو؛ اور آپؐ کے چچا کے فرزند کو ہم پر مولا مقرر کر کے جاتے ہو۔

اُس عرب نے کہا کہ، یہ آپؐ کے چچا کے فرزند علیؑ کا بوجھ ہمیں سونپ جاتے ہو، وہ کیا آپؐ کو خدا کا حکم ہے؟ یا آپؐ کے اپنے خیال سے آپؐ کے چچا کے فرزند کو سونپ جاتے ہو؟

تب پیغمبر حضرت محمّد مصطفیٰؐ نے فرمایا کہ، خدا کے حکم کے بغیر ہم ایک بھی کام نہیں کرتے اور خدا کے حکم کے بغیر ہم ذرا سا بھی نہیں بولتے۔

تب وہ عرب اونٹ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اُس وقت وہ بہت غصّے میں تھا۔ راستے میں چلتے چلتے غصّے میں خدا سے کہا کہ، یا خدا! اگر تُو نے ہمارے اوپر مرتضیٰ علیؑ کو مقرر کر جانے کا فرمان پیغمبرؐ کو کیا ہو، تو اُس کے بجائے، ہم پر پتھر کی بارش برساؤ؛ تو وہ جھیلنے کے لئے ہم خوش ہیں۔

اُسی وقت آسمان سے ایک پتھر اُس عرب پر گرا، جس سے، وہ جہنّم میں داخل ہوا۔

اگر امام کے بغیر یہ دنیا چل سکے ایسا ہوتا تو، حضرت مرتضیٰ علیؑ اپنے ہاتھ سے اپنی مسند کا وارث مقرر کر کے جاتے ہی نہیں۔

جس طرح حضرت امام آغا شاہ حسن علیؑ اور حضرت امام آغا علی شاہ داتارؑ تھے، اُسی طرح ہم امام کے روپ میں آپ کے پاس ہیں۔ آپ ہمیشہ دین کی کتابیں پڑھیں گے تو معلوم ہو گا کہ، امام کی مسند ہمیشہ قائم اور دائم چلی آرہی ہے۔ فرمان اور گنان پڑھنے کی عادت آپ نہیں ڈالیں گے تو شیطان فریب دے گا اور دین میں مستقیم نہیں رہ سکیں گے۔

آپ بھی ہمارے مُرید ہو۔ مذہب پر عمل کرنے میں آپ کو یہاں بہت سہولت ہے، تب آپ دوسرے مذہب والوں کو اِس مذہب میں لانے کے لئے محنت کیوں نہیں کرتے ہو ؟ بلکہ آپ تو اُن لوگوں کی شیطانی بازی میں پھنس جاتے ہو۔ اِس طرح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ، آپ میں وہ ہمّت اور علم نہیں ہے۔ آپ بے علم اور بے ہمّت ہو، اُس وجہ سے آپ شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ اگر آپ میں حسبِ ضرورت علم اور حسبِ ضرورت ہمّت ہو، تو آپ بھی سامنے آنے والے شیطان کو بھگا سکو۔

کوئی دوسرے دین والا آپ کو فریب دینے آئے تو فوراً آپ اُسے روک سکو۔

اِس مذہب پر عمل کرنے میں ہمّت یہ اہم چیز ہے۔

ہمّت رکھنے سے، آپ عظیم کام کر سکیں گے۔ دوسرا یہ کہ، اگر آپ کے پاس پورا علم ہو، تو آپ کو گمراہ کرنے کے لئے آنے والے دوسرے مذاہب والوں کو روکنے کے لئے ایک ہی لفظ کافی ہے۔ وہ لفظ یہ ہے کہ، آپ اُنہیں پوچھو کہ، آپ کا امام کون ہے؟ اور وہ کہاں ہے؟ آپ کے امام کا راستہ بتائیں۔ تو وہ یہ کہیں گے کہ،

ہمارا امام تو زندہ ہے، مگر وہ غیب ہو گیاہے؛ تو پھر اُنہیں پوچھو کہ، آپ کا امام غیب ہو گیا ہے تو کیا وہ انسان ذات سے ڈرتا ہے؟ کیا اُسے لوگوں کا ڈر ہے کہ، لوگ اُسے مار ڈالیں گے؟ کس وجہ سے امام غیب ہے؟ وہ سمجھائیں۔ امام تو غیب ہوتا ہی نہیں، تب وہ اُس کی کیا وجہ سمجھا سکیں گے؟ اور آپ کے سوال کا کیا جواب دے سکیں گے؟ وہ فوراً ہی اِس سوال سے خاموش ہو جائیں گے۔

اُس کے بعد آپ اُنہیں کہو کہ، امام تو انسان کو اِس دنیا میں سے پار اتارنے کے لئے ہیں۔ وہ اگر آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائے یا غیب ہو جائے، تو آپ کو کس طرح پار اتار سکے گا؟ آپ کا امام ہی آپ کو بھٹکتا ہوا چھوڑ کر بھاگ جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ اُس کے مُرید ہوئے، تو آپ کا مُرشد آپ کو چھوڑ کر غیب ہو جائے یہ ممکن نہیں ہے؛ یہ نا ماننے والی بات ہے۔ اگر امام غیب ہو جائے، تو پھر آپ مُرید کس کے؟ آپ حاضر امام کے مُرید یا غیب امام کے مُرید؟ امام کے غیب ہونے والی آپ کی بات مانی جائے ایسی نہیں ہے۔ آپ اپنے امام کو ڈھونڈھ نکالیں۔

اِس دنیا میں امامؑ کا کام یہی ہے کہ، حاضر رہ کر، وقتاً فوقتاً اپنے مُریدوں کے فائدے کے لئے ہدایت کرے، اُنہیں اچھے راستے پر چلائے اور امامت اچھی طرح سنبھالیں۔

حضرت نبی محمدؐ کی طرح دوسرے پیغمبرؑ بھی پہلے اِس دنیا میں آئے تھے، وہ بھی کہتے تھے کہ، دنیا کی نبوّت ہمارے پاس ہے۔ ہم پیغمبر ہیں، ایسا ظاہر میں کہتے تھے۔ وہ انسان سے ڈرتے نہیں تھے۔ اُنھوں نے ظاہر میں دنیا کو کئی معجزے دکھائے۔ وہ انسان ذات سے کسی بھی طرح ڈرتے نہیں تھے۔ وہ اگر ایسے ظاہری معجزے نہیں

دکھاتے تو اُس وقت کی دنیا اُنہیں نبیؐ کے طور پر کیسے مانتی اور نبیؐ کے طور اُنہیں کیسے قبول کرتی؟ جیسے آپ جانتے ہو اُس طرح حضرت نبی محمدؐ کا نام ہر کوئی جانتا ہے۔ جب اُنہیں نبوّت ملی پھر ڈر کس کا؟

کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؑ کے سامنے بڑی جنگ کرنے میں آئی، اُس وقت وہ ہزاروں لوگوں کے سامنے اکیلے لڑے تھے۔ دشمنوں کی طرف سے ظلم اور بڑے دُکھ برداشت کرنے کے باوجود بھی کہتے تھے کہ، میں امام ہوں۔ ایسی مشکلات کے وقت میں بھی وہ غیب نہیں ہوئے۔ مگر فقط ایک لکڑی لیکر دشمنوں کے سامنے آگے ہی آگے جنگ میں بڑھتے گئے تھے، اُس وقت اُنھوں نے اپنی امامت نہیں چُھپائی۔ اگر امام کا جامہ حاضر نہ ہو تو سب کافر ہو جائیں۔

حضرت امام حسینؑ کی لکڑی (مسند) اِس وقت ہمارے پاس ہے، ہم خود امام ہیں۔ آپ دیکھتے ہو کہ، آج بھی ایک لکڑی ہاتھ میں رکھ کر، ہم ہر جگہ گھومتے ہیں، کیونکہ ہم خود امام ہیں۔ ہمیں کوئی بھی ڈر نہیں۔ امام حاضر ہی ہیں اور اُن پر دُکھ پڑنے کے باوجود غیب نہیں ہو جاتے۔ اِس بات کو ثابت کرنے کی مثال کے لئے دور جانا پڑے ایسا نہیں ہے۔

دیکھو، ہمارے دادا حضرت امام شاہ حسن علیؑ داتار کو آپ میں سے کئی لوگوں نے دیکھے ہوں گے۔ اُن کے دیدار بھی کیے ہوں گے۔ اُن پر کیسے کیسے ستم کیے گئے تھے؟ اُنھوں نے کیسی کیسی مشکلات اُٹھائی تھی؟ اپنے ساتھ ایک لکڑی کے سوا دوسرا کچھ بھی نہیں رکھا۔ ایران میں مرحوم شاہ فتح علی کے سامنے لڑائی کی تھی اور دُکھ برداشت کرتے ہوئے، بالآخر ہندوستان تشریف لائے تھے، اُس کے باوجود بھی وہ غیب

نہیں ہوئے۔ ایران میں اُن پر اِتنی مشکلات آن پڑی کہ، اُن کے پاس کوئی بھی چیز نہ رہی؛ یہاں تک کہ، اُن کو کھڑے رہنے کی جگہ بھی نہیں ملی۔ تب اُس ملک کو چھوڑ کر، ہندوستان تشریف لائے، مگر غیب نہیں ہوئے۔ اپنے اوپر آئے ہوئے تمام دُکھ برداشت کیے، لیکن غیب نہیں ہوئے۔

دیکھو، حضرت امام حسینؑ کی چوالیسوی پشت میں، حضرت امام شاہ خلیل اللہؑ، حضرت امام شاہ حسن علیؑ کے والد، امام کے جامے میں تھے۔ اُن کے دیدار ابھی جو اسّی سال سے زیادہ عمر کے ہیں، اُنھوں نے کیے ہوں گے۔ ظاہری طورپر توحضرت امام شاہ خلیل اللہؑ کے ٹکرے ٹکرے کر دیے گئے تھے۔ اگر اُنہیں غیب ہو جانا ہوتا، تو اُسی وقت ہی غیب ہو جاتے اور ایسا دُکھ برداشت ہی نہیں کرتے۔ امام ہوئے تو اُن سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں انھوں نے ایسا بھی نہیں کہا کہ، اب ہم غیب ہو جاتے ہیں، کیونکہ، ہم پر بہت دُکھ آن پڑے ہیں۔

اب جب لوگ کہتے ہیں کہ، امام دین کی جنگ میں سے یعنی لڑائی کے میدان میں سے بھاگ گئے ہیں اور غیب ہو گئے ہیں، یہ کیسے مانا جائے؟ آپ خیال کریں کہ، جب امام ہو کر دین کی لڑائی میں سے بھاگ جائے اور دین کی خاطر کھڑے نہ رہے تب دین کے کام میں کس طرح مدد کر سکے؟ آپ کا بچاؤ بھی کس طرح کر سکے؟ اور آپ کو بہشت میں کس طرح لے جا سکے؟ اگر اُن میں مذہب کے لئے امام ہونے کی ہمت نہ ہو اور امام ہونے کی ہمت ظاہر میں نہیں بتائے، تو وہ مُریدوں کے کام کس طرح پورے کر سکے؟

اِس بات سے آپ کو یقین ہو گا کہ، امام اِس دنیا میں سے غیب ہوئے ہی

نہیں۔ امام غیب ہو ہی نہیں سکتے۔ بہت تعجب کی بات ہے کہ، لوگ کہتے ہیں کہ، ہمارے امام تو غیب ہو گئے ہیں۔ کوئی امام ایسا نہیں کہہ گئے ہیں کہ، اب ہم غیب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے دل کے ساتھ تہیّہ کریں اور شیطان کے فریب میں نہیں آئیں۔ آپ کو گمراہ کرنے کے لئے آئے اُسے سامنے جواب دے کر، اپنے دین میں مستقیم رہیں۔

جو دوسرے طریقے میں جاتے ہیں وہ مذہب ہمارا نہیں ہے۔ وہ ہمیں پہچانتے نہیں ہیں۔ وہاں جانے کی بھول نہیں کرنا۔ وہ مُنہ سے کہتے ہیں کہ، ''امام دنیا میں حاضر و قائم ہونا چاہیئے۔'' امام کے بغیر دنیا خالی نہیں رہتی، امام دنیا میں ضرور ہونا ہی چاہیئے، مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ وہ ایک طرف نبیؐ کی آل کی تعریف کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ، بارویں امام کے علاوہ دوسرا امام نہیں ہے۔

وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے - نہیں سوچتے کہ، ۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ سال ہوئے، کیا امام وہاں بیٹھے رہے ہوں گے ؟

وہ امام کو 'صاحب الزّمان' تو کہہ کر پکارتے ہیں، مگر وہ اِس کا مطلب نہیں سمجھتے؛ اور جب وہ امام دنیا میں موجود نہیں تو پھر اُسے 'صاحب الزّمان' کا لقب کیسے دیا جائے ؟

امام دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے۔ دنیا کا دارومدار امام پر ہے۔

مذہب، ایمان، اور روح ۔ دنیوی زندگی کا اہم ترین پہلو

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے فرمایا کہ:

ہمارے پیارے قابلِ احترام یاد کے داداجان کی مکمل خواہش اور نامزدگی کے مطابق پاک امامت کی ہماری تخت نشینی کے موقع پر ہم پوری دنیا کے تمام روحانی بچّوں کو ہماری مادرانہ و پِدرانہ بہترین دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے مسندِ امامت پر جلوہ افروز ہوکر مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ کو ولا برکت جنیوا میں وہاں حاضر مُریدوں کے درمیان پہلی مرتبہ مُکھ مبارک سے فرمایا:

ہم اپنے تمام روحانی بچّوں کو بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ، آپ سُکھی و آباد رہیں۔

ہمارے داداجان پر آپ نے جو ایثار اور وفاداری کا اظہار کیا ہے اِس کا ہمارے دل پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔

ہمارے داداجان نے زندگی کے آخر تک اپنے روحانی بچّوں کی بھلائی کے لئے کام کیا تھا۔ ہم بھی ہماری زندگی آپ کو وقف کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے روحانی بچّوں، ہم آپ کے روبرو فرمارہے ہیں اِس کے ساتھ ہی آپ کے گذشتہ امام کی یادوں کو ہم خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

جب ہم اُنھیں یاد کرتے ہیں تب اُن کی بہت ساری یادیں ہمارے خیال میں آتی ہیں۔

اُن کی زندگی کے دوران، اُنھوں نے ہماری قوم کے لئے وہ حاصل کیا جسے مکمل کرنے میں عام طور پر کئی نسلیں گزر جاتی ہیں۔ دنیا نے اُنھیں جو خراجِ عقیدت پیش کی ہے وہ اُن کی اعلیٰ زندگی اور کام کی صحیح تصدیق کرتی ہے۔

وہ ہمارے لئے قابلِ نقش رہیں گے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہماری ہمیشہ مکمل خواہش رہے گی۔

روح کے لئے بندگی اور جسم کے لئے ورزش کرنے کے ساتھ خیر سگالی اور تعاون کے جذبہ کو بروئے کار لائیں گے تو آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

انسان میں دو چیزیں ہیں: ایک جسم اور دوسرا روح۔

روح کو روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے، اِسی طرح جسم کو ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

آپ میں سے اکثر یہ جانیں گے کہ، اگر آپ پر کوئی مشکل وقت آن پڑا ہو یا آپ کو کوئی ذاتی غم ہو تو اُس کو دور کرنے کا واحد حقیقی ذریعہ عبادت ہے۔

لیکن، صرف مصیبت کے وقت میں ہی آپ عبادت کریں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

اچھے حالات میں بھی آپ کو عبادت کرنی چاہیئے، کیونکہ، یہ آپ کو انسانیت کی خوبیاں عطا کریں گی جو آپ میں ہونی چاہیئے۔

سینکڑوں برس سے ہمارے روحانی بچّے امامت کی رسّی سے ہدایت حاصل کرتے رہے ہیں۔

آپ نے تمام معاملات میں مشورے اور مدد کے لئے زمانے کے امام کی طرف نگاہ کی ہے اور اپنے روحانی بچّوں کے لئے آپ کے امام کی بے پناہ محبّت اور شفقت کے ذریعے، اُن کے نُور نے آپ کی رہنمائی کی ہے کہ، روحانی و دنیوی اطمینان حاصل کرنے کے لئے آپ کو کہاں اور کس جانب مُڑنا چاہیئے۔

ایمان یہ سب سے عظیم ترین چیز ہے۔ راستے میں پڑی ہوئی خاک کی کوئی قیمت نہیں ہوتی، اِسی طرح بغیر ایمان والے انسان کی قیمت خاک کے برابر ہے۔

مذہبی علم اور ایمان کے بغیر انسان خاک کے برابر ہے اور اُس کے بغیر اُس کی زندگی بے مقصد ہے۔

ایمان والے غریب شخص کی زندگی بغیر ایمان والے امیر سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔

ہمارے پیارے روحانی بچّوں، ایک نقطہ بہت زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ، آپ اپنی زندگی کے دوران جماعت خانے کی اپنی حاضری میں ہمیشہ پابند رہیں۔

آپ کی بندگیوں میں ہمیشہ پابند رہیں۔

آپ کے مذہبی فرائض میں ہمیشہ پابند رہیں، ایسا ہم چاہتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ایسا نہیں سمجھنا کہ، آپ راستے کی آخری حد تک پہنچ گئے ہیں۔

لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ، آپ ہمیشہ اُس راستے کے ابتدائی طبقّے میں ہیں۔

روحانی معاملات میں ہم چاہتے ہیں کہ، آپ یہ یاد رکھیں کہ، ہماری جماعت کی روایت تیرہ سو سال سے چلی آرہی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ، ہماری جماعت امامت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہماری روایت کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ پابندی سے جماعت خانے میں حاضری دیں اور ہماری جماعت کی تمام روایت پر عمل کریں۔

جماعت خانے میں باقاعدگی سے حاضری دیں اور باقاعدگی سے دعا بندگی گزاریں، کیونکہ، صرف یہی چیز ہے جو آپ کو حقیقی خوشی عطا کرسکتی ہے۔

آپ میں سے ہر ایک کو اپنے مذہب کا گہرا علم اور سچّی سمجھ ہونی چاہیئے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ، ہمارے نوجوان روحانی بچّوں کو گنان سکھانے کی اسماعیلیہ ایسوسی ایشن پر خاص طور پر جو ذمہ داری اور فرض ہے اُسے وہ انجام دے گی تب ہی ہم ہماری اِس انوکھی روایت کو جاری رکھ سکیں گے؛ ورنہ ہم ہمارے ماضی کے کچھ اہم وِرثے کو کھو دیں گے کہ، جو ہماری زندگیوں کے دوران اور اب جو پیدا ہونے والے ہیں اُن ہمارے روحانی بچوں کی زندگیوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

صدیوں سے ہر ایک امام کے دور میں مذہبی رسم ورواج ایک جیسے ہی رہے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ، ہماری قومی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔
دنیوی معاملات میں امام خود ہی فیصلہ کرتے ہیں اور کچھ شعبوں میں ہم تبدیلیاں کر رہے ہیں۔

لیکن ہمیں پُرزور طورپر یہ بتانا چاہیئے کہ، اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ، ہمارے مذہبی اصولوں میں بھی نظرثانی ہونی چاہیئے۔

وقتاًفوقتاً ہم آپ کو دنیوی معاملات کے متعلق فرامین فرماتے ہیں، لیکن جو معاملہ اہم ہے اور ہمیشہ اہم رہے گا وہ یہ ہے کہ، ہمارے روحانی بچوں کو اپنے مذہب کے معنی سمجھنے چاہیئے۔

صدیوں سے ہر ایک امام کے دور میں مذہبی رسم و رواج ایک جیسے ہی رہے ہیں۔

اُنہیں اپنے مذہب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیئے، خواہ وہ پانچ سو سال ماضی میں ہو یا پانچ سوسال مستقبل میں ہو۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ماضی کی طرح اپنی عبادت بندگی باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، ہمارے چھوٹے روحانی بچوں کے والدین کو یہ اپنا فرض بنا لینا چاہیئے کہ، وہ اپنے بچّوں کو مذہب سکھائیں، اور وہ بالکل صحیح صورت میں سکھائیں۔
ہماری جماعتیں یہ یاد رکھیں کہ، اِس کے بغیر اور کوئی بھی کام کرنے کا کوئی مقصد نہیں۔

آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ، صرف تعلیم کا کوئی مقصد نہیں، آپ میں

ایمان اور مذہب کے لئے عشق بھی ہونا چاہیئے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ، آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیوی زندگی بذاتِ خود آپ کا مقصد نہیں۔

سب سے اوّل آپ کو اپنے مذہبی فرائض میں اور اپنی بندگیوں میں پابند رہنا چاہیئے۔

یاد رکھیں کہ، آپ کے پاس یہاں (اِس دنیا میں) جو کچھ ہے وہ مختصر مدّت کے لئے ہے۔ آپ اِس کرّہ ارض پر لا محدود وقت تک نہیں رہیں گے۔

ہم نہیں چاہتے کہ، ہمارے روحانی بچّے یہ بھول جائیں کہ، یہ دنیوی زندگی ابدیت کے لئے ایک بہت مختصر راستہ ہے؛ اور آپ کو ایسا یقین نہیں کرنا چاہیئے کہ، آپ یہاں صرف ایک ہی ہستی کے لئے ہیں اور اُس کے بعد آپ کو کوئی حساب نہیں دینا ہو گا۔

کسی بھی روحانی بچّے کے لئے یہ دنیوی معاملات اوّلین اہمیت کے حامل نہیں، اور نہ کبھی رہیں گے۔

آپ کو سمجھنا چاہیئے کہ، اِس دنیا میں ہم بہت قلیل عرصے کے لئے ہیں۔

جب ہم اِس دنیا کو چھوڑ جائیں گے تب دنیوی ترقّی کے لئے جو کچھ کیا ہو گا وہ ہم اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے۔

لہذا، دنیوی معاملات کے پیچھے بغیر سوچے سمجھے دوڑنا یہ صرف بے وقوفی ہی نہیں بلکہ حماقت بھی ہے۔

جو لا محدود مادی دولت رکھتے ہیں، مگر وہ جانتے نہیں کہ، یہ دولت آتی کہاں

سے ہے؟ اُس کی کیا قدر ہے؟ اور کیوں یہ عملی طور پر بھی رحمت کے بجائے زیادہ سے زیادہ زحمت بن جانے کی طرف مائل ہے؟

مادی دولت و نعمتیں یہ سچّی کامیابی سے بہت ہی دور ہیں۔

ایسا وقت آئے کہ آپ کو ناگُزیر لالچوں کا سامنا کرنا پڑے تب مذہب کے مکمل علم کے ذریعے اُس پر فتح پا سکیں گے۔

آپ کے بزرگوں نے کبھی بھی نہ دیا ہو ایسا مشورہ ہم آپ کو دیتے ہیں۔

اگر آپ علم کے ذریعے اپنی ذات کو سنواریں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ فرشتے بنیں گے۔

آئندہ نسلوں کے دوران آپ بڑھتی ہوئی مادی کثرت اور وسیع مادی سرگرمی کی دنیا میں زندگی گزار رہے ہوں گے کہ جہاں انسانی فکر و ذہانت کا بڑا حصّہ آپ کو مادی فوائد فراہم کرنے میں وقف ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ ایک دن کچھ لوگوں کے ذہنوں میں مذہب کے معنی اور اُس کی ضرورت کے متعلق کچھ الجھن پیدا ہو۔

اگر کبھی ہمارے روحانی بچّے اپنی زندگیوں کو اِس طرح بنالیں کہ اُنہیں اِس بات کا یقین ہونے لگے کہ اُن کے ذہن مخلوق ہونے کے بجائے خود خالق ہیں، اور اُن کا مادی آرام و آسائش ایسا ہے کہ روحانی انکساری کا اب کوئی جواز نہیں ہے، تو ہم آپ کو ابھی بتا سکتے ہیں کہ، سچّی اور حقیقی خوشی کہ جس کے لئے ہم آپ کو دُعا فرماتے ہیں کہ اُسے محسوس کرنے کی آپ کو برکت نصیب ہو، وہ آپ کے دلوں کو کبھی بھی نہیں چُھوئے گی۔

آپ کے آس پاس کے مادی ماحول میں تیزی سے رونما ہونے والی کوئی بھی تبدیلی آپ کے اوپر انتہائی دُکھ، بے پایاں پریشانی اور مایوسی طاری کر دے گی۔

آپ کو عیش و عشرت سے اور امیرانہ طریقے سے زندگی نہیں گزارنی چاہیئے کہ جو آپ کو اور آپ کے بچوں کو اور آپ کے خاندانوں کو صرف بڑا نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں۔

آپ یہ سمجھنے میں ناکام ہوں گے کہ، مادی فوائد آپ کے دلوں میں صرف بے اطمینانی اور خود فریبی پیدا کر چکے ہوں گے۔

اگر آپ علم کے ذریعے اپنی ذات کو سنواریں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ فرشتے بنیں گے۔

آپ کو اپنی آمدنی کی حد میں رہنا چاہیئے۔ آپ کو عیش و عشرت سے یا فضول خرچ نہیں رہنا چاہیئے؛ کیونکہ، یہ وہ چیز ہے کہ جو نہ تو ہماری جماعت کے مفاد میں ہے، نہ تو یہ آپ کے بچوں یا آپ کے پوتوں یا آپ کے پر پوتوں کے مفاد میں ہے۔

ہم آپ کو پُرزور طریقے سے تاکید کرتے ہیں کہ، آپ احتیاط سے، عقلمندی سے اور کفایت شعاری سے رہیں۔ خانہ ودان۔

اگر آپ علم کے ذریعے اپنی ذات کو سنواریں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ فرشتے بنیں گے۔

آپ میں سے ہر ایک کو اپنے مذہب کا گہرا علم اور سچّی سمجھ ہونی چاہیئے۔

یہ علم اور سمجھ دوسرے حاصل کریں اِس کے لئے جو کوشش کرتے ہیں اُنہیں، اور جنہوں نے اپنے مذہب کو جاننے کا اپنا مقصد بنایا ہے اُنہیں، ہم ہماری

بہترین پیار بھری دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

ہمیں یہ جان کر انتہائی گہری خوشی ہوئی ہے کہ، جس جگہ ہمارے داداجان کی ولادت ہوئی تھی اُس جگہ پاکستان کی جماعت نے ہمارے لئے ایک گھر کا حصول ممکن بنایا ہے۔

اگر آپ بس میں یا کہیں اور ہو، اور اگر آپ کے پاس تسبیح ہو تو وہاں اور اُسی وقت اپنی دعا بندگی گزاریں۔ اُس میں ذرا بھی جھجکنا نہیں یا شرما کر ملتوی کرنا نہیں۔

حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

یاد رکھیں کہ، ہم آپ کو وقتاً فوقتاً دنیوی فائدے کے لئے فرمان فرماتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ، آپ میں سے اکثر دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور دنیوی ترقّی کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہوا ہے۔ ایسے لوگ غلط راستے کی طرف مائل ہوگئے ہیں۔

صحیح راستہ یہ ہے کہ، آپ اپنی بندگی کے وقت کو برابر سنبھالیں اور یکسوئی سے سچّا سُکھ حاصل کریں۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ، غریب یا امیر، سب کے لئے بندگی ضروری ہے۔

آپ کی دکانیں، آپ کے مکانات، آپ کی ساری اولاد، پیسہ وغیرہ سب یہیں رہ جائے گا، صرف آپ کا روح اکیلا ہی جائے گا۔ یہ بات آپ کبھی بھی نہیں بھولنا۔

انسان کی زندگی کا مقصد اور اُس کا حصول

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ، اُسے کیا چیز ملی ہے۔

مگر آپ نادان ہیں۔

حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ نادان سے دور بھاگ گئے تھے ایسے نادان آپ ہیں، تب موتیوں کے ڈھیر میں سے آپ کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ اِن جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

آپ انسان کے روپ میں ہیں، خداوند تعالیٰ نے آپ پر بہت ہی مہربانی کی ہے کہ، آپ کو محبّت سے ست پنتھ دین میں جنم دیا ہے، لیکن افسوس ہے کہ، جانور کی مانند جنم چلا جاتا ہے اور انسان دوبارہ خاک میں داخل ہو جاتا ہے۔

روزِ قیامت میں دوسرے لوگوں کے لئے تو ایک بہانہ بھی ہے کہ، اُنہیں ست پنتھ دین کی خبر نہیں تھی۔ لیکن آپ عرب، بدخشانی، خوجہ، مومنا اور دوسرے جتنے بھی اسماعیلی ست پنتھی ہیں، اُن کا کوئی بھی بہانہ قیامت کے دن نہیں چلے گا۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا ہے کہ، مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ، فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا۔

آپ کی اب جو بقیہ زندگی ہے، وہ کب تک بے فائدہ اور بے خبری سے گنواتے رہیں گے؟

آپ کے آدم کے وجود کو پہچانیں۔

انسانی وجود کا آپ کا مرتبہ سمجھیں۔

انسان ہو کر کب تک حیوان جیسے رہیں گے؟

دنیا پر کب تک محبّت رکھیں گے؟ کب تک دنیا کی بازی کھاتے رہیں گے؟

آپ انسان ہوئے تب آپ کو 'جنم مرنٹ' (پیدائش اور موت) ہے۔ انسان پیدائش اور موت کے درمیان چکر کھاتا رہے، اُس سے کیا فائدہ؟

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اُس کے پاس پوری دنیا کی حکومت ہو، اُس سے بادشاہت چھین کر، اُسے فقیر بنایا جائے تو، اُس کی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب آپ انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد، فرشتے بننے کے بجائے انسان میں سے مِٹ کر حیوان جیسے بنیں گے تو، آپ کی بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔

انسان میں سے فرشتہ بنا جا سکتا ہے۔

لیکن انسان میں سے فرشتہ بننا، اُس میں بہت محنت ہے۔

آپ کے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوا ہے۔

اولاً انسان مٹّی اور پتھر کی صورت میں تھا۔

خدا سے خیال باندھے تو انسان فرشتہ بنے۔

انسان اولاً پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اُس کے بعد انسان بنا۔

انسان فرشتہ بنے، اُس سے بھی زیادہ بلند ہو۔ دوبارہ حیوان بھی بنے، پتھر بھی بنے۔ یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

مولانا رومی کہہ گئے ہیں کہ، میں پتھر تھا، اُس میں سے درخت میں پیدا ہوا، اُس میں سے تبدیل ہو کر چیونٹی میں پیدا ہوا، اُس کے بعد حیوان میں پہنچا، حیوان میں سے مِٹ کر بندر میں پہنچا؛ اُس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے کیا بنوں گا؟ ملائک بنوں گا۔ وہاں سے کہاں جاؤں گا؟ اُس سے بھی اوپر جاؤں گا۔

انسان وہ ہے جو اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے سوا اِس دنیا میں تمام انسان حیوان کی مانند ہے۔

جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبّت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

پیر صدردین بھی آپ جیسے ایک انسان تھے۔ اُن میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں تھا؛ اُن کی آنکھیں، کان وغیرہ آپ کے جیسے ہی تھے۔ کوئی بھی خوجہ ہو گا وہ کہے گا کہ پیر صدردین نے خوجے بنائے ہیں، وہ پیر صدردین بھی آپ خوجوں کے دین بھائی تھے۔

پیر صدردین عقلمند، دانا، سچے اور صاف باطن کے تھے۔

پیر صدردین اکیلے جاتے تھے تب بھی سمجھتے تھے کہ، خدا میرے ساتھ ہے۔

آپ بھی محنت کریں اور پیر صدردین جیسے بنیں۔

عقلمند شخص کہے گا کہ، انسان ایک اعلیٰ چیز ہے۔

اچھے بُرے کی صحیح شناخت کر سکے وہ انسان ہے۔

اب دیکھیں کہ ، اچھے اور بُرے کے درمیان کیا فرق ہے؟

آپ کا اپنا روح اصل مقام پر پہنچے وہ اچھا۔

ایسا نہ ہو کہ، روح یہیں رہ جائے اور جانور کی طرح کھائے اور سوئے۔

سمجھدار انسان کو بڑی خواہش رکھنی چاہیئے؛ وہ یہ ہے کہ، روح جس جگہ سے آیا ہے اُس اصل مقام پر پہنچے۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

جب اصل کا علم نہ ہو، تو کیا حاصل؟

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا مقام ہے؟

آپ کا اصل مقام بہت بڑا ہے، مگر اب بہت دور ہے۔

آپ کا مقام کتنا بڑا ہے اُس سے آپ لا علم ہو۔

اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اُکھاڑ دینا چاہیئے؛ بُزدلی چھوڑ کر ہمّت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔

آپ جب سجدہ کریں تب مانگیں کہ، ہمیں اصل مقام پر پہنچائیں۔

جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے، گم ہو جاتا ہے، تب وہ روتا ہے کہ، کب ماں کے پاس جا پہنچوں! آپ بھی ایسے بنیں۔

آپ دنیا میں بیٹھے ہیں تو آپ کو دل سے رونا چاہیئے۔

اِس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں ایک جسم کے مومن ہیں، اور دوسرے روح کے ہیں۔

جو جسم کے مومن ہیں وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں، اور اِس دنیا ہی میں

رہنے میں خوش ہیں۔ اُن کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔

دوسرے جو روح کے مومن ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ، دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رُکتے نہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے، وہاں روح کو پہنچنا چاہیئے۔

آپ میں سے آپ کی نسبت جو زیادہ عقلمند تھے، وہ ہماری راہ پر چلے۔

مثلاً منصور چلا۔

منصور کے لئے بہشت موجود تھی؛ لیکن وہ کہتا تھا کہ، صرف بہشت میں جاکر کیا کروں؟ جب تک مغز کو نہیں چکھوں گا تب تک واپس نہیں لوٹوں گا، آگے بڑھوں گا۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔ جب اصل کا علم نہ ہو، تو کیا حاصل؟

اِس وقت آپ کے دونوں جانب دو راستے ہیں۔ ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوانی یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔

فرشتے کا راستہ آسمان پر جاتا ہے۔

اگر آپ اِس راستے پر چلیں گے تو ساتویں آسمان پر جا پہنچیں گے۔

اگر اِس راستے کو چھوڑ دیں گے تو، آپ کا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو راستہ جاتا ہے اُس کا خیال کریں۔

آپ اپنا خشک راستہ ڈھونڈھیں۔

آپ کا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔

جب آپ وہاں پہنچیں گے تب آپ کو خشک زمین ملے گی اور آپ کا دل بھی آپ کو گواہی دے گا۔

اِس دنیا نما دریا میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کے لئے، راستے میں جو سڑک ہے، اُس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اُس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔

محنت کر کے علم سیکھیں اور ہمّت رکھیں۔ جس میں ہمّت ہے وہ ساتویں آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔

میرے لئے بہت محنت ہے۔ 'وہ' بے علم کیسے خوش ہو؟ 'وہ' حقیقت کو سمجھتا نہیں، اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔

جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔

جیسے پہلے (۱) حضرت عیسیٰؑ (۲) پیر صدردین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولانا رومی، اِس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔

یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔

لیکن جو دانا عقلمند ہو گا وہ کہے گا کہ، یہ راستہ اچھا ہے۔

حقیقت کے راستے سے واقفکار بنیں گے تب آپ آزاد ہوں گے۔

جھوٹ نہیں بولنا۔ میرے دین میں جھوٹ بولنا منع ہے۔

پیسوں کے ساتھ دل نہیں لگاؤ۔

بہت پیسے کماؤ اُس میں خوش بھی نہیں ہونا۔

محنت سے کمائے ہوئے پیسے چلے جائیں تو غمزدہ نہ ہونا۔

خدانخواستہ کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اُسے افسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

مومن کو دنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے اِس کا اُسے دُکھ نہیں ہوتا۔

دنیا میں مومن کو نقصان ہو پھر بھی غم نہ کرے۔ دین کے اعتقاد اور ایمان کی یہی نشانی ہے۔

انسان پر جو دُکھ آتے ہیں، وہ مومن کو سُکھ نما لگتے ہیں۔

انسان پر بیماری، برص، جزام وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں، لیکن مومن اُس کا اندیشہ نہیں رکھتا اور ناخوش نہیں ہوتا۔

مومن کو اگر جزام کا مرض لاحق ہو، پھر بھی اُس کا دل نُورانی اور دریا کے پانی کی مانند سفید ہوتا ہے۔ اُس پر خواہ کتنے ہی دُکھ آن پڑیں، پھر بھی وہ اُسے دل پر نہیں لاتا۔

حضرت عیسٰیؑ حقیقتی تھے۔ وہ خدا میں فنا ہوئے۔

آپ بھی فنا فی اللہ ہو جائیں۔

آپ خیال کریں کہ، ہم فنا ہو جائیں۔ جو کوئی چاہے اور کوشش کرے وہ وہاں پہنچ سکتا ہے؛ لیکن آپ کے گناہ آپ کو وہاں پہنچنے نہیں دیتے، اُن گناہوں نے

آپ کو قید خانے میں بند کر رکھا ہے۔
آپ فلسفہ پڑھیں تو خداوند تعالٰی کے قریب ہو سکیں۔
پیر شمس، پیر صدردین اور مولانا رومی نے فلسفہ بہت پڑھا تھا اور قرآن شریف بھی معنی کے ساتھ پڑھا تھا۔
روح کہاں سے آیا؟ واپس روح کہاں جائے گا؟ جنہوں نے فلسفے کی کتابیں پڑھی ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔
پیر شمس، پیر صدردین، مولانا رومی، وہی ایسے بن سکے، ایسا نہیں سمجھنا۔
آپ بھی محنت کر کے پڑھیں تو ایسے بن سکیں۔
ایسا علم آپ پر واجب ہے۔
میں آپ کے لئے فلسفہ رکھوں گا، وہ آپ پڑھنا اور سمجھنا۔ اُس میں بلند ہمّت ہے۔
ہمّت والے کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔
آپ کا روح ایک دریا کی مانند ہے۔
میں ایک سمندر ہوں۔
آپ کے روح کا آخری سرا سمندر میں یعنی میرے اپنے میں ہے۔ آخر کار آپ سمندر میں مل جائیں گے۔
دیکھیں، اِس کچھ کے علاقے میں جو دریا ہیں، وہ سمندر میں مل نہیں سکتے، راستے میں ہی خشک ہو جاتے ہیں۔
اِس طرح جو لوگ بےہمّت ہیں اُن کا روح بھی کَچھ کے دریاؤں کی طرح

راستے میں ہی خشک ہو جاتا ہے۔

آپ بہت ہی بے ہمّت ہو، اِس لئے آپ کا روح جلدی سے وہاں پہنچ نہیں سکتا۔

آپ اپنے روح کو راستے میں خشک ہونے نہ دیں، بلکہ جلدی سے سمندر میں مل جانے دیں۔ آپ اِس ضمن میں اچھی طرح خیال کرنا۔

آپ نیند میں پڑے ہوئے ہیں لہذا، توپ کی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو اُٹھایا جاتا ہے اِسی طرح، ہم آپ کو جگاتے ہیں کہ، اُٹھیں! عبادت میں مشغول ہو جائیں، بھولنا نہیں! تین بجے کی عبادت میں بہت ہی فائدہ ہے۔ ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

خدا کو ملنا عبادت پر منحصر ہے۔ عبادت ایمان پر ہے، پھر ایمان حاصل ہونا وہ عشق پر ہے۔

عشق کیسا ہونا چاہیئے؟

جیسے ایک بیاباں صحرا میں کوئی پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے، اِسی طرح روح کو بھی امام کا عشق ہونا چاہیئے۔ امام کے جسم پر نہیں، لیکن امام کے روح پر عشق ہونا چاہیئے۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

انسان کو لازم ہے کہ، خداوند تعالیٰ کا عشق دل میں رکھے۔

انسان دنیا کے عشق میں کتنا مشتاق رہتا ہے اور کتنی بے قراری کرتا ہے؟ اُس کی نسبت ہزاروں درجے زیادہ خداوند تعالیٰ کا عشق ہونا چاہیئے۔

آپ مومن ہوں، تو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنیں۔

حقیقتیوں کا عشق اولاد، عورت اور پیسوں پر نہیں ہوتا، لیکن خداوند تعالیٰ پر ہوتا ہے۔

مومن جوں جوں خداوند تعالیٰ پر زیادہ اور زیادہ محبّت رکھتا ہے، توں توں خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے؛ تب وہ خدا کو حاضر وناظر دیکھتا ہے۔

اِس طرح کی محبّت آپ میرے لئے اپنے دل میں رکھیں کہ، آپ کا جسم ہی آپ کے ساتھ ہو مگر آپ کا روح ہمارے ساتھ ہو۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

اگر عشق مکمل ہو، تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہی ہو جاتا ہے۔

آپ ایمان کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے، اُسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔

آپ اپنا ایمان منصور جیسا رکھیں۔

دیکھیں، منصور کو سولی پر چڑھایا گیا پھر بھی اُس نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا۔

جب منصور کو سولی پر چڑھایا گیا تب اُس کے جسم میں سے خون نکلا، اُس خون میں سے بھی 'اَنَا الْحَقُّ' کی آواز نکلتی تھی۔ بلآخر اُسے جلا دیا گیا۔ یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مرتضیٰ علیؑ کو مومن نُصیری 'اللہ' کہتا تھا۔ اُسے ستّر مرتبہ قتل کیا گیا پھر بھی وہ 'علی اللہ' کہتا

رہا۔ بعد میں حکم آیا کہ، یہ سچا مومن ہے، اور اُس کی اولاد بھی سچائی والی ہو گی۔ اِس مومن اور اُس کی اولاد کو قیامت کے دن پوچھا نہیں جائے گا۔ یہ درجہ اُسے اُس کے ایمان کے عوض ملا تھا۔

جس کا ایمان گیا اُس کا سب کچھ گیا، جس کا ایمان سلامت رہا اُس کا سب کچھ سلامت رہا، لہذا اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہ ہونے دینا۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پا کر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

کتنے دن آپ کے دل کو عبادت کے بغیر رکھیں گے؟

عبادت کا بوجھ غریب اور امیر دونوں پر یکساں ہے۔

پیسے نہ ہوں تو نہیں دیں، مگر عبادت کریں۔

اگر عبادت نہیں کریں گے تو جہنم میں جائیں گے یا دوبارہ حیوان بنیں گے اُس میں کیا فائدہ؟

سلمان فارسی بھی آپ کے جیسا شخص تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

آپ بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنیں۔

آپ عبادت کریں تو پیر صدر دین جیسے بنیں۔

آپ کو اپنی عبادت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے۔

اگر کبھی آپ بیماری کے بستر پر ہوں، پھر بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جب تک آپ کے جسم میں جان ہے تب تک آپ کی عبادت نہیں چھوڑنا۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے وقت دنیا کا کوئی بھی خیال دل میں نہیں رکھنا۔

انسان رات دن پیسے پیدا کرے، اور اچھے کام کرے پھر مر جائے، اُس میں کیا فائدہ؟

آپ پیر صدردین جیسے بننے کا سوچتے ہیں، وہ کیسے ہو سکے؟ آپ میں ہمّت تو ہے نہیں، تب آپ سے اور کیا ہو سکے؟

ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود اگر آزادی میں نہ پہنچیں تو کیا حاصل؟

قید خانے میں عبادت کریں اور سمجھیں کہ، جب مر جائیں گے تب قید خانے سے آزاد ہو کر بہشت میں جائیں گے، مگر بہشت بھی قید خانہ ہی ہے۔

آپ بندۂ خدا ہو، خدا رحم الرحمٰن ہے، تو کیا وہ آپ کو کسی وقت آزاد نہیں کرے گا؟ ہم نہیں کہتے کہ، اِس دنیا کے بعد بھی اُس آزادی میں آپ پہنچ سکیں گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمت پر منحصر ہے۔ یہ سب آپ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

ہم ہمارے دل سے آپ کو دعا کرتے ہیں کہ، ”خدایا! اُن کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ، آزاد ہوں، حقیقتی ہوں، خرابی سے دور بھاگیں، صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔“

”خدایا! اُنہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔“ یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں، اُنہیں ہی کام آتی ہے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کُھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح

دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

آپ کہتے ہیں کہ، ہم مومن ہیں؛ تب ہم پوچھتے ہیں کہ، حیوان کی نسبت کون سا ہنر آپ میں زیادہ ہے؟

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اِس طرح کی عادت ہو تب مومن بن سکے۔

ایسے ایسے خیال کریں گے تب ہی مومن کی خوبیاں اور دین کا پتہ چلے گا۔

ہر ایک انسان کے روح کے ساتھ امام کا نُور منسلک ہے۔

جب آپ انسان کو دیکھتے ہیں، تب انسان کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، مُنہ، آنکھیں، سب دکھائی دیتے ہیں، لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔

آپ روح کو دیکھنے کی جستجو کریں۔

آپ کی فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کا ہے۔

خدا کے نُور کا چراغ آپ کے اندر ہے، آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چراغ آپ سب میں ہے۔ اُسے آپ دیکھیں، آپ اُسے پوچھیں، آپ اُسے نہیں پوچھیں گے تو آپ کو کہاں سے پتہ چلے گا؟ آپ کا مذہب بہت سخت اور مشکل ہے۔

کئی ہزار سال گزر گئے اُس میں کتنے افراد اُس مقصد کو پہنچے؟ حضرت عیسیٰؑ، حضرت رسولؐ، منصور، پیر شمس اور دنیا کے دیگر چند افراد پہنچے ہیں۔ اُن سب کا کام اور راستہ ایک جیسا ہی تھا۔

جو وہاں پہنچے وہ اپنے روح کے عاشق تھے، روح کے دوست تھے، وہ اُس مقام پر پہنچے۔

مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا ہے کہ، ”جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اُس نے گویا خدا کو پہچانا۔“

جہاں دیکھتے ہیں وہاں روح دوست کو دیکھتے ہیں۔

خدا کے مرتبے کو سمجھنے سے پہلے اپنا مرتبہ سمجھیں اُس کے بعد خدا کے مرتبے کا علم ہو گا۔

مومن کا روح ہے وہ ہمارا روح ہے۔

آپ اپنے دل میں اپنے روح کو یعنی ہمارے نُور کو دیکھیں۔

میں کہتا ہوں کہ، جو کچھ ہے وہ روح ہی ہے، لہٰذا اُس کی تلاش کریں کہ وہ کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ اُس نُور کی نگاہ کرنی چاہیئے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کُھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کرسکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

عقلمند شخص کہے گا کہ، میری آرزو آزادی کی ہے، میں آزادی کے پیچھے دوڑتا ہوں، میں دوڑوں گا، میں تلاش کروں گا!

عقلمند مومن ہو، اُس کے لئے دنیا جہنّم ہے۔

اگر بادشاہ ہو تو بھی دنیا جہنّم ہے۔

اگر ہزار، دو ہزار یا کروڑ روپے کی دولت ہو، عمر بھی سو دوسو برس کی ہو، پھر بھی سب کچھ زہر کی مانند ہے۔

ہمارے فرامین آپ کو سخت لگتے ہیں اور بہت مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ، آپ کو فرمان کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اِس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

جس طرح زمین میں بیج بوئے جاتے ہیں، اُسی طرح ہمارے فرامین اپنے دل میں بونا؛ اُس میں اچھے اچھے پھل پیدا ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔

ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے اُنہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

ہمارے فرامین کی خبر آپ کو آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلیں گے تو، آپ پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز آپ کے سر پر مارے جائیں گے، تب آپ پکار کریں گے اور کہیں گے کہ، 'توبہ توبہ'۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

بے خبری کا گُرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔

آتش کے گُرز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے عبادت کرے، وہ مومن نہیں؛ لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ، خدا کے دیدار سے دور نہ ہو جائیں؛ اُس سے ڈرنا چاہیئے۔

مومن کا دل ہے، وہ خداند تعالیٰ کا گھر ہے۔

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ، ہم اُس کے دل میں رہتے ہیں۔

آپ سے ہم نہ تو مال مانگتے ہیں، نہ تو جان مانگتے ہیں؛ صرف آپ کا دل مانگتے ہیں۔

اب سے اپنے دل کے ساتھ تہیّہ کریں اور آپ کے خداوند کو اپنے دل میں جگہ دیں۔

جب آپ کا دل خوش رہے تب خدا خوش رہے۔

آپ دنیا میں قید میں ہیں تب تک خوش نہیں ہوں گے۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیں۔

وہ ایسا نہ کہیں کہ، دین کے بول ہماری روحانی کو سُنانے میں نہیں آئے تھے۔

دین اور نصیحت کے جو بول اُن کی روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

آپ کے دین میں اور دوسرے کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ آپ خیال کریں۔ آپ کا دین 'روحانی' ہے اور دوسروں کا دین 'جسمانی' ہیں۔

روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مُکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

جنہیں علم کی خبر نہیں، اُنہیں روحانی معاملات میں اپنے جیسا کریں۔

آپ حق کی بات جانتے ہوں گے، اِس کے باوجود دوسرے کو نہیں کہیں گے تو آپ کو گناہ ہوں گے۔

آپ مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

آپ کو علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر آپ ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آئیں گے تو کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پا کر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

دوسرے فرائض کے علاوہ اوّل تو آپ کو تین وقت کی دعا کبھی بھی چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ ہمیشہ دعا کے وقت جماعت خانے میں حاضر رہنا چاہیئے اور وہیں دعا پڑھنی چاہیئے۔

اگر جماعت خانہ دور ہو اور آپ کو یقین ہو کہ، بروقت وہاں نہیں پہنچ سکیں گے، تو اُس وقت آپ راستے میں ہوں تو راستے میں، دکان پر ہوں تو دکان پر، ریل گاڑی میں ہوں تو وہاں، جہاں آپ ہوں وہاں دعا کا وقت گزار لینا۔

مومن کو لازم اور واجب ہے کہ، مغرب کے وقت ہمیشہ دعا پڑھنے حاضر ہوں۔

جو مغرب کے وقت دعا پڑھنے نہیں آتے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

جماعت خانہ دعا پڑھنے کے لئے ہے، اِس لئے آپ ہمیشہ دعا پڑھنے آئیں۔

اگر کوئی بیمار ہونے کی وجہ سے نہ آسکے، تو وہ شائد نہ آئے، مگر باقی کے تمام دعا کے وقت شام کو جماعت خانے آئیں۔

آپ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ، صبح جماعت خانے آتے ہیں، اور ہمارا دیدار کرتے ہیں۔

جو کوئی بہن بھائی جماعت خانے آتے ہیں، اُنھیں رات اور دن ہمارے باطنی دیدار ہوتے ہیں۔

ہمارے فرمان سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہو گا اور اُس میں روشنی پیدا ہو گی۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے روح کہ پہنچائیں، یہ بڑی چیز ہے۔

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنھیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛ اُنھیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھے کہلائیں، ایسا نہ کریں تو اُنھیں مار ڈالے کہلائیں۔

ہمارے فرامین کی تاویل نکال کر جماعت کو سمجھ دینا یہ مِشنریوں کا خاص کام ہے۔

زمانے کے امام کی شناخت ۔ بنیادی اصول

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

کربلا میں ہر قسم کے لوگ تھے، اُن میں سے کئی لوگ حضرت امام حسینؑ کو امام کہتے تھے۔

اُس کے متعلق امام نے ایک بیت کہہ سُنائی، جس کا مطلب یہ تھا کہ:

'امام! امام! کہتے تھے مگر اپنے امام کو شہید کیا۔'

شِمر بھی خدا کو یاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ، میں آپ کا بندہ ہوں، پھر بھی اُس نے اپنے مولا کو شہید کیا۔

وہ شِمر یہ سمجھا کہ، امام بھی ہمارے جیسے شخص ہیں۔ اُس نے خیال کیا کہ مرتضیٰ علیؑ خدا کے ہاتھ تھے، مگر وہ اب نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ہم ڈریں۔

اُس شِمر نے یہ نہ پہچانا کہ، حضرت امام حسینؑ وہی مرتضیٰ علیؑ ہیں۔ دنیا کی لالچ اور مطلب کی خاطر بھول گیا۔ آج بھی، جس حقیقتی نے دنیاکے ساتھ دل نہیں باندھا ہے وہ پہچانے گا اور اُس کا دل روشن ہوگا۔ جس کو دنیا کی طلب ہے وہ نہیں پہنچانے گا۔

نمرود، جس طرح اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا، شِمر اُس جیسا نہیں تھا۔ وہ تو کہتا تھا کہ، میں تو خدا کا بندہ ہوں، اور خدا کی عبادت بندگی بھی کرتا تھا پھر بھی، حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا؛ اتنا ہی نہیں بلکہ شہید کرنے کے لئے بہت جلدبازی کرتا تھا۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ، اِتنی زیادہ جلدبازی کیوں کرتا ہے؟ تب شِمر نے

کہا کہ، نماز کا وقت ہوا ہے، لہٰذا آپ کو جلدی سے شہید کر کے، نماز میں شامل ہو جاؤں اور نماز پڑھوں۔

نمرود ساری رات عبادت کرتا تھا، پھر بھی دن کے وقت اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا اور پیغمبرؑ کے سامنے لڑتا تھا۔ لہٰذا اُس کی عبادت اور نماز کیا کام آئی؟ کیونکہ وہ پیغمبرؑ کو پہچانتا نہیں تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ، کچھ لوگ ہمارے دین میں سے نکل جاتے ہیں، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی؛ کیونکہ، وہ خود بے علم ہیں۔ بے عقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل دین میں سے نکل جائے، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی، کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

اپنے مذہب میں نکاح کے سوا دوسری کوئی بھی رسم یا رواج واجب نہیں۔ نکاح کے سوا دوسری رسمیں فوراً بند کریں۔

ہمارا مذہب روحانی ہے۔ یہاں لکڑی یا پتھر کا مذہب نہیں، بلکہ روحانی مذہب ہے؛ بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

پہلے مِصر میں ہمارے آباؤاجداد کے راج میں، دارالحکمت نام کا ایک بڑا ادارہ تھا۔ اُس میں دین اور دنیا کے کئی معاملات کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخرکار مُرید ایسے ناہمّت ہوئے کہ، ایک وقت اپنے امام کو بھی چھوڑ کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ اِس وجہ سے وہ کام جاری نہ رہ سکا۔ اِسی طرح سے اگر آپ بھی ناہمّت ہوں گے تو نقصان ہو گا۔

اسماعیلی مذہب۔ ایک باطنی طریقہ

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

آپ میں کئی ایسے ہیں کہ، جنہیں اپنے دین کی کچھ بھی خبر نہیں۔

آپ بھی بےخود ہیں۔ اپنے دین کی اصل خوبی آپ نہیں جانتے، اُس کی معنی نہیں سمجھتے۔ دین کی کیا خوبی ہے اُس کا آپ کو علم نہیں۔

آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ، جنھوں نے اپنا نام اسماعیلی مذہب میں رکھا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ، ہم اسماعیلی ہیں؛ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اُس کی خوبی کیا ہے اُس کے متعلق اُنہیں کچھ معلوم نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ، کچھ لوگ ہمارے دین میں سے نکل جاتے ہیں، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی؛ کیونکہ، وہ خود بےعلم ہیں۔

بےعقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بےعقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بےعقل دین میں سے نکل جائے، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی، کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

آپ اسماعیلی دین کی معنی نہیں سمجھتے۔ آپ صحیح یقین کے ساتھ سمجھیں کہ، آپ کا مرتبہ کیسا ہے؟

دنیا میں کئی مذاہب ہیں، جو صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔

نصاریٰ، یہودی، ہندو وغیرہ تمام مذہب والے صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ اُن کے خیالات اور بندگی نیچے جانے کی ہوتی ہے۔ وہ جو اُمید رکھتے ہیں، وہ اُمید اچھی

نہیں ہے۔ اُنہیں یہ اُمیدیں ہیں کہ، بہشت میں جاکر وہاں اچھے اچھے کھانے، اچھے کپڑے، بہت سی حوریں اور بہشت کے سُکھ اُنھیں ملیں۔ اُن کی ایسی اُمیدیں اچھی نہیں۔ بہشت بھی دنیا کی مانند ہے۔ روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرامین سُنیں، تو اُنکے دل میں اثر نہیں کرتے۔

ہمارے لئے بہت محنت ہے۔ 'وہ' بے علم کس طرح خوش ہو؟ 'وہ' حقیقت کو پکڑتا نہیں۔ اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔

جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

جن کے دل ضعیف ہیں اور ہمّت نہیں ہے اُن کے دلوں میں کم یا زیادہ شک پیدا ہوگا، کیونکہ، حقیقت پر اُنہیں کم اعتبار ہے۔

ادھورے دل والے ہمیں اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔

ہم پیغمبرؐ کی آل ہیں۔

ہمارے گھر کی تعریفیں، اور قدرت جو علم سے واقفکار ہیں وہ سمجھیں گے۔

ادھورے ایمان والوں کو ہم پر بالکل اعتبار نہیں آئے گا۔

جو دوسرے طریقے میں جاتے ہیں وہ مذہب ہمارا نہیں ہے۔ وہ ہمیں پہچانتے نہیں ہیں۔ وہاں جانے کی بھول نہیں کرنا۔ وہ مُنہ سے کہتے ہیں کہ، ''امام دنیا میں حاضر و قائم ہونا چاہیئے۔'' امام کے بغیر دنیا خالی نہیں رہتی، امام دنیا میں ضرور ہونا ہی چاہیئے، مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ وہ ایک طرف نبیؐ کی آل کی تعریف کرتے ہیں اور دوسری

طرف کہتے ہیں کہ، بارویں امام کے علاوہ دوسرا امام نہیں ہے۔

وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔ نہیں سوچتے کہ ۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ سال ہوئے، کیا امام وہاں بیٹھے رہے ہوں گے ؟

وہ امام کو 'صاحب الزّمان' تو کہہ کر پکارتے ہیں، مگر وہ اُس کا مطلب نہیں سمجھتے؛ اور جب وہ امام دنیا میں موجود نہیں تو پھر اُسے 'صاحب الزّمان' کا لقب کیسے دیا جائے؟

امام دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے۔ دنیا کا دارومدار امام پر ہے۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چرا اس کے آپ کو تسلیم کرنے چاہیئں۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ مومن کا یہی مذہب ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

آپ نے یزید کا نام سُنا ہوگا ! یزید کون تھا؟

یزید ایک عرب تھا۔ ظاہر میں مولا کا بھتیجا ہوتا تھا۔ ظاہر میں قرآن شریف بہت پڑھتا تھا اور مسلمان بھی کہلاتا تھا؛ مگر حاضر امام کے گھر کا دشمن تھا۔

چاندرات

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

یہ فرمان تمام جماعت حقیقتیوں کی نجات کے لئے فرماتے ہیں۔

آپ نے ہر آٹھویں دن مجلس کرنے کا تہیّہ کیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ مگر، مُمبئی کے سارے پنجے بھائی جمع ہو کر مہینے میں ایک رات یعنی چاندرات کو مجلس کریں تو بہت اچھا ہو۔ آپ سب پنجے بھائی ایک دل ہو کر جماعت خانے میں آ کر بندگی کریں۔ خدا آپ کے گناہ معاف کرے اور آپ دنیا میں سے پاک ہو کر بہشت میں جائیں اور دیدار نصیب ہو۔

اولاً تو آپس میں ایک دل ہو جائیں۔ کسی حقیقتی کی اور دوسرے دین کی گلہ غیبت نہ کرنا۔ دوسرا، کسی پر بد نظری نہ کرنا۔ پرائے مال سے دور رہنا۔

جو کوئی پنجے بھائی، چاندرات کی مجلس میں نام درج کرائیں اُس سے ہر مہینے ایک پیسے سے آٹھ پیسے تک لینا۔ جس میں ایک پیسے سے کم نہیں اور آٹھ پیسے سے زیادہ نہیں ہو۔

غریب اور پیسے والے سب برابر ہیں۔ ایک پیسے سے آٹھ پیسے کی جو رقم جمع ہو اُسے علیحدہ رکھنا؛ اُس کے لئے چھ عملدار مقرّر فرمائے ہیں، وہ جمع شدہ رقم چھ افراد کے پاس رہے۔

اگر چاندرات کے پنجے بھائیوں میں سے کوئی اِس فانی دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف جائے یعنی کسی کی وفات ہو جائے، تو اُس کے نام کی ایک چھوٹی مجلس

جماعت خانے میں منعقد کرنا، جس میں تھوڑا جُرعہ بھی کرنا۔ اُس میں ایسا نہیں کرنا کہ، غریب کے لئے کم اور پیسے والے کے لئے زیادہ ہو۔ سب کا حق یکساں ہے، اور قائدے کے مطابق خرچ کرنا۔

آپ سب جمع ہو کر اُس کے حق میں دعا مانگیں گے تو خدا اُس کے گناہ معاف کرے گا اور بہشت نصیب کرے گا، اور آپ کو بھی فائدہ ہو گا۔

ہم تب ہی خوش ہوں گے کہ، ہمارا کوئی بھی مُرید دنیا میں سے گنہگار ہو کر نہ گزر جائے۔

انشاء اللہ! آپ سب ایک دل ہو کر جماعت خانے میں آکر بندگی کریں۔ اُس میں صلوات زیادہ پڑھیں گے تو انشاء اللہ آپ کی قوّت دن بدن بڑھے گی اور آپ کے دشمن دفع ہوں گے؛ آپ کے گناہ معاف ہوں گے؛ آپ بہشت میں جائیں گے اور دیدار نصیب ہو گا۔ انشاء اللہ!

روح کے لئے عبادت ۔ روحانی زندگی کی ضرورت

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے فرمایا کہ:

ہمارے داداجان نے زندگی کے آخر تک اپنے روحانی بچوں کی بھلائی کے لئے کام کیا تھا۔ ہم بھی ہماری زندگی آپ کو وقف کرتے ہیں۔

وہ ہمارے لئے قابلِ نقش رہیں گے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہماری ہمیشہ مکمل خواہش رہے گی۔

روحانی معاملات میں ہم چاہتے ہیں کہ، آپ یہ یاد رکھیں کہ، ہماری جماعت کی روایت تیرہ سو سال سے چلی آرہی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہماری روایت کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، ہماری جماعت امامت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

صدیوں سے ہر ایک امام کے دور میں مذہبی رسم ورواج ایک جیسے ہی رہے ہیں۔

دنیوی معاملات میں امام خود ہی فیصلہ کرتے ہیں اور کچھ شعبوں میں ہم تبدیلیاں کر رہے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ، ہماری قومی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔

لیکن ہمیں پُرزور طورپر یہ بتانا چاہیئے کہ، اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ، ہمارے مذہبی اصولوں میں بھی نظرثانی ہونی چاہیئے۔

اگر آپ علم کے ذریعے اپنی ذات کو سنواریں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ فرشتے بنیں گے۔

ہم آپ کو وقتاً فوقتاً دنیوی معاملات کے متعلق فرامین فرماتے ہیں لیکن جو معاملہ اہم ہے اور ہمیشہ اہم رہے گا وہ یہ ہے کہ، ہمارے روحانی بچوں کو اپنے مذہب کے معنی سمجھنے چاہیئے۔

اُنہیں اپنے مذہب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیئے، خواہ وہ پانچ سو سال ماضی میں ہو یا پانچ سو سال مستقبل میں ہو۔

روح کے لئے بندگی اور جسم کے لئے ورزش کرنے کے ساتھ خیر سگالی اور تعاون کے جذبہ کو بروئے کار لائیں گے تو آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

روح کو روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے، اِسی طرح جسم کو ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسان میں دو چیزیں ہیں: ایک جسم اور دوسرا روح۔

حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

ہمارے پیارے روحانی بچّوں، ایک نقطہ بہت زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ، آپ اپنی زندگی کے دوران جماعت خانے کی اپنی حاضری میں ہمیشہ پابند رہیں۔

آپ کی بندگیوں میں ہمیشہ پابند رہیں۔

فرمان برداری : کانگوا

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

حضرت مولا مرتضیٰ علیؑ اور نبی صاحبؐ کے زمانے سے ہی کانگوا بھرنے کا، یعنی قول لینے کا کام چلا آ رہا ہے۔ اُس وقت بھی مُرید بنتے تھے۔

اِس ست پنتھ دین اسماعیلی کا یہ قائدہ ہے کہ، ہر ایک مُرید پر ہر نئے جامے کا خاص طور پر ایک مرتبہ لازمی کانگوا بھرنا واجب ہے۔ اپنی زندگی میں ہر ایک نئے جامے کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے۔

کانگوا بھرنے کا کام، چھانٹا لینا یا مذہب کے دوسرے کاموں جیسا نہیں ہے۔

کانگوا بھرنے سے آپ ہماری بیعت میں آتے ہیں اور ہمارے مُرید بننے کا قول دے کر ہماری قبولیت میں آتے ہیں۔

جب ہم مسند پر براجمان ہوئے اُس وقت جنھوں نے ہمارا کانگوا بھرا تھا، وہ اُس وقت ہمارے نئے مُرید بنے تھے۔

ایسے بھی کئی افراد ہیں، جو ہم پر ایمان برابر رکھتے ہیں، پنجے بھائی بنے ہیں اور مجلس شبِ بیداری میں ہمیشہ جماعت خانے میں آتے ہیں، پھر بھی اُنھوں نے اب تک ہمارا کانگوا نہیں بھرا، نیز اُن کے دس بارہ سال کے چھوٹے بچّوں کے بھی کانگوا ہمارے پاس نہیں بھروائے ہیں۔ اِس لئے وہ لوگ اب بھی ہمارے مُرید نہیں بنے ہیں، کیونکہ، اُن لوگوں نے مُرید بننے کا قول ہمیں نہیں دیا ہے؛ اور اُن کے بچّوں سے مُرید بننے کا قول نہیں دلوایا ہے۔

پنجے بھائی بنے مگر ہمیں مُرید بننے کا قول نہیں دیا، تب تک پنجے بھائی بننا کچھ کام نہیں آئے گا۔

نئے جامے کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے، اِس بات سے کئی لوگ بے خبر ہیں۔ اپنی زندگی میں جو جامہ ہو، اُن کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا ہر ایک مومن پر واجب ہے۔ ایک مرتبہ نئے جامے کی بیعت میں آنا لازم ہے۔

والدین پر خاص طور پر واجب ہے کہ، بچّوں کو سب سے پہلے کانگوا بھروا کر مُرید بنائیں۔

جن لوگوں نے ہمارا کانگوا نہیں بھرا، اُن لوگوں نے ہمارا دین قبول کرنے کا اقرار نہیں کیا۔

جس طرح آپ بیوپار یا دوسرے معاملات میں دستخط کر کے رضامند ہوتے ہیں، اِسی طرح کانگوا بھروا کر ہم آپ کے روح سے دستخط لیتے ہیں۔

ہمارا کانگوا بھرنا اور ہماری دست بوسی کرنا یہ دونوں ایک جیسے کام نہیں ہیں۔ دست بوسی تو کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ جو ہمارے مُرید نہیں ہیں وہ بھی ہماری دست بوسی کر سکتے ہیں۔

عرب، ہمارے نوکر چاکر یا دوسرے لوگ کہ جو ہمارے مُرید نہیں ہیں، وہ بھی ہمارے ہاتھ چومتے ہیں، اُس میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہے۔

ہمارا کانگوا بھر کر، مُرید بن کر، قول دے کر، دست چومے اُس کا فائدہ بڑا ہے۔

ہمارے مُریدوں کے سوا، کانگوا بھرنے کا کام کوئی اور نہیں کر سکتا۔ کانگوا

بھرنے کا کام تو مُرید ہی جانتے ہیں۔

جن لوگوں نے ہمارا کانگوا بھرا ہے اور ہمارے مُرید بننے کا ہمیں قول دیا ہے، وہ اپنے دل سے تہیّہ کریں کہ، وہ ہمیں دیا ہوا قول کبھی بھی نہیں توڑیں۔

ہمارا کانگوا بھرنے والے ہمارے ساتھ ایسا قول کرتے ہیں کہ، جب تک زندہ ہیں تب تک آپ کے فرمان سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔

آپ کانگوا بھرتے ہو، یعنی ہماری بیعت کرتے ہو؛ یعنی کہ، آپ قول دے کر اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیتے ہو۔

قول یہ ہے کہ، آپ کی زندگی پوری ہونے تک ہمارا فرمان آپ کی گردن پر رہے اور آپ ہماری فرمان برداری کریں۔ جس طرح گردن میں رسّی ہو اِس طرح ہمارا فرمان عقل سے گردن پر رکھنا۔ فقط اتنا ہی سمجھ کر خوش نہیں ہونا؛ مگر یہ کام اور فرمان کا مطلب بھی سمجھنا چاہیئے۔ آپ نے یہ کام کیا اُس کا اور فرمان کا سبب آپ بھول جاؤ تو یہ کام کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہو؟ آپ جب یہ کام کریں تب سمجھیں کہ، آپ نے مُرشد کو قول دیا ہے کہ، جب تک آپ زندہ ہیں، تب تک ہمارے فرمان سے باہر نہیں جائیں گے۔

آپ کانگوا بھرتے ہیں یعنی کہ، آپ ہمیں قول دیتے ہو کہ، ”صاحب ہم نے آپ کا دین اختیار کیا ہے اور کسی بھی وقت آپ کے فرمان سے باہر نہیں جائیں گے۔“

جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے اُن کے لئے کوئی بھی خوف نہیں ہے۔

ہم کسی بھی وقت فرمان فرماتے ہیں، اُس میں آپ کا فائدہ ہے۔

ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے کہ، ہمارے کسی بھی مُرید کو دنیا میں یا

آخرت میں نقصان ہو؛ اِس لئے اِس وجہ سے آپ اِس دین پر مستقیم رہیں۔

جن لوگوں نے ہمیں قول دیا ہے اُن لوگوں کو اپنا قول بالکل نہیں توڑنا چاہیئے۔

آپ کانگوا بھرتے ہیں اُس کی معنی یہ ہے کہ، آپ ہماری بیعت کرتے ہیں یعنی کہ، آپ ہمارے ساتھ ایسا قول کرتے ہیں کہ، ہمارے حکم سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔

ایسا قول کر کے پھر ہمارے ساتھ نہیں چلتے، ہمارے فرامین پر نہیں چلتے تو اُس سے تو کانگوا نہیں بھرنا اور قول نہیں دینا وہی بہتر ہے۔

مقصد یہ ہے کہ، آپ بیعت کرتے ہیں کہ، ہم آپ کے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دیں تب تو یہ مذاق ہوا، آپ مذاق کرنے کے لئے تو نہیں آتے؟

حضرت امیرالمومنینؑ کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے کہ جنھوں نے بیعت کی تھی۔ اُن میں سے کئی بیعت کرکے مُکّر گئے؛ وہ بہت خراب تھے۔

آپ آج کانگوا بھرتے ہیں، اور کل شیطانیت پر چلیں گے تو کانگوا کا کیا فائدہ؟

عمروعاص، جو پیغمبرؐ کی زندگی میں مومن کی طرح خدمت کرتا تھا، بعد میں معاویہ کے دور میں اُس نے معاویہ کی دوستی کی اور حضرت علیؑ کا دشمن بنا۔

آپ میں عمروعاص جیسے کئی لوگ ہیں، جو امام کے فرمان نہیں مانتے۔

جو لوگ خداوند تعالیٰ کے مومن ہوتے ہیں، اُن سے بیعت لینے کے لئے امام اپنا وارث مقرر کر جاتے ہیں۔ مومنین پر واجب ہے کہ، اُنہیں اُس گدی وارث کے

فرامین ماننے چاہئیں۔

قرآن شریف میں بھی یہ ہے کہ، پیغمبرؐ اور زمانے کے امام جو فرمان کریں اُس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

آپ جماعت بھی ہمارے اصحاب ہیں۔ پیغمبرؐ کے تمام اصحابوں نے گھر بار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبرؐ کے ہمراہ جانے کے لئے، مکّہ میں سے گھر بار کو ترک کیا، اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پیغمبرؐ کے حضور میں پیش ہوئے۔ آپ بھی اِسی طرح فرمان پر چلیں۔

ہم آپ کے لئے کہتے ہیں، ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ آپ قبول کریں گے تو فائدہ ہو گا، ورنہ نقصان ہو گا۔ تمام باتیں آپ کے اختیار میں ہیں۔

آپ دین اسماعیلی میں آئے ہیں؛ اِس وجہ سے ہم آپ کے مختار ہیں۔ اب آپ پر لازم ہے کہ، آپ دل و جان سے ہمارے حکم کے مطابق چلیں۔

آپ اپنے مَن (نفس) کی خواہش کے مطابق کبھی بھی نہیں چلنا۔ اگر اِس طرح کریں تو، پیری مُریدی کس بات کی؟ ہمارے فرمان آپ قبول کریں۔

آپ کی جان و مال کا مالک جب آپ ہمیں سمجھتے ہیں، تب تو ہمارا جو کچھ حکم ہو وہ آپ کو بجا لانا چاہیئے۔

ہم آپ کے اچھے کام کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ کپتان اور ملّاح جہاز کو دریا میں چلاتے ہیں، وہ راستے سے واقف ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ، یہاں پانی تھوڑا ہے، یہاں پتھر ہے، یہاں چٹان ہے، یہاں ریت ہے، یہاں پانی زیادہ ہے، یہاں راستہ صاف ہے، یہاں سے چلیں گے تو پار اُتریں گے، اِسی طرح امام ہے۔ اُن کو دین

کے راستے کا پورا علم ہے۔

ہم آپ کو آسان راستے سے پار اتارنے کے لئے آئے ہیں۔

ہم یہاں آئے ہیں وہ، آپ کے دل کو پتھر کی طرح سخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ کے دل کو نرم اور صاف کرنے کے لئے آئے ہیں۔

آپ کے دل پتھر جیسے سخت ہیں، اُن پر ہم نُور کی بارش برسا کر نرم کریں گے۔

ہم جتنے دن یہاں ہیں، اُتنے دن ہمیشہ آئیں گے اور روزانہ آپ کو فرمان فرمائیں گے۔ جتنے دن ہم یہاں ہیں اُتنے دن ہمیشہ نُور کا پانی آپ کے دل میں ڈالیں گے اور آپ کے دل نُورانی کریں گے۔

پیر مُرشد کی یہ ریت ہے کہ، جس طرح والدین اولاد کا ہاتھ پکڑ کر چلاتے ہیں، اِس طرح ہم بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کر چلاتے ہیں۔

ہم آپ کو اپنی اولاد شمار کرتے ہیں، لہذا آپ کا یہ فرض ہے کہ، ہمارے فرمان کے مطابق چلیں۔

آپ یقین جاننا کہ، ہم آپ کو اپنے فرزند سمجھتے ہیں۔ آپ تہیّہ کریں اور والد کے حکم کے مطابق چلیں۔

آپ فرمان برداری کریں اور جو حکم ہو اُسے سر آنکھوں پر رکھیں۔

ہم آپ کو اپنی اولاد شمار کرتے ہیں تب آپ کو بھی ایسی ہی محبّت اور عشق سے چلنا ضروری ہے، یعنی کہ، آپ ہمارے فرمان پر مستقیم رہنا۔

فرمان ماننے میں آپ کا اپنا فائدہ ہے۔

ہمارا کام یہ ہے کہ، آپ کو راستہ بتائیں۔ راستے میں پتھر یا درخت ہوں اُنہیں ہٹا کر راستہ صاف کر دیں، اُس راستے پر آپ چلیں گے تو آپ کے لئے فائدہ ہے، نہیں چلیں گے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں۔

آپ کی بہتری ہو ایسا سوچ کر فرمان فرماتے ہیں۔

آپ ایسا نہیں سمجھنا کہ، صبح سویرے سوچ کر پھر ہم آپ کو یہاں فرمان فرماتے ہیں۔

آپ یقین رکھنا کہ، ہمارا مقصد آپ کے فائدے کے لئے ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ، جو ہمارے فرمان کے مطابق چلے وہ فرشتہ جیسا بنے اور اُس میں کوئی عیب نہ ہو۔ اُن کے دین و دنیا کے کام اچھے ہوں اور اُن میں دنیا اور دین کا علم ہو۔

ہمارے فرمان آپ کے دل اور کان میں رکھنا۔ آپ کی بہتری کے لئے فرمان فرماتے ہیں۔

آپ ہمارے فرمان قبول کریں گے تو، ہم آپ پر خوش ہوں گے اور اُس کا فائدہ بھی آپ کو ملے گا۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔

مومن ہے وہ حاضر امام کے فرامین قبول کرے اور حاضر امام جو حکم فرمائیں اُسے سر آنکھوں پر رکھے۔

مومن پر واجب ہے کہ، امام جو فرمان کرے وہ ماننے چاہیئے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ایمان کے ساتھ حاضر جامے کا فرمان ماننا۔

جس طرح مولا مرتضیٰ علیؑ کا فرمان مانتے تھے اِسی طرح ہمارے فرمان مانیں

اور اُس کے مطابق عمل کریں۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چرااں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہیئں۔

اِس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ آپ کو کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امام کی عقل کے مطابق آپ کو چلنا چاہیئے۔

انسان کی عقل کی بنیاد بھی امام کی ہی عقل ہے۔ امام کے حکم کے سامنے آپ کو اپنی عقل چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب بھی فرمان ہو تب، اُس کے بارے میں دوبارہ پوچھنا واجب نہیں۔

اگر ہم آپ کو فرمائیں کہ، دعا نہیں پڑھیں تو، آپ کو دعا نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ہم فرمائیں کہ، یہ کام ثواب کا ہے، تو اُس کے لئے دوبارہ نہ پوچھیں کہ، کیسا ثواب ہو گا۔ کوئی بھی فرمان ہو تو اُس کے مطابق عمل کریں۔

فرمائے ہوئے فرمان کے بارے میں، دوبارہ پوچھنے کا سبب یہ ہے کہ، پوچھنے والا سمجھتا ہے کہ، میں کیسا ہوشیار ہوں، ایسی مغروری کرتا ہے۔

مُرید کا فرض یہ ہے کہ، مُرشد کے حکم کے مطابق چلے۔

اگر کسی وقت ایسا فرمان ہو کہ، چراغ کی بتّی بنائیں، تو وہ کام کرنا چاہیئے؛ اگر فرمان ہو کہ، باورچی بن کر کھانا پکائیں تو اِس طرح کرنا چاہیئے۔ مُریدوں کو اِس طرح نہیں کہنا چاہیئے کہ، یہ کام میں نہیں کروں گا، بڑا کام ہو تو ہی کروں گا۔

مُرشد جو کچھ حکم فرمائیں اُسے مُرید کو بجا لانا چاہیئے۔

بہشت میں جانے کا کون سا راستہ ہے وہ پیر مُرشد کو پتہ ہے۔

آپ دوسرے ملک جائیں اور آپ کو راستے کی خبر نہ ہو اور رہبر کہے کہ،

اِس راستے پر چلیں ، تو اُس راستے پر چلنا چاہیئے۔ اُس کا حکم نہ مانیں تو گھر یا راستے پر پہنچ نہیں سکتے۔ آپ کو علم نہ ہو اور وہ کہے، اِس راستے پر پگڑی اُتار کر چلیں؛ تو اُس کے مطابق کرنا چاہیئے۔

آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ، آپ کو راستے کا علم نہ ہو تو، وہ رہبر کہے اُسی طرح چلنا چاہیئے یا نہیں؟

رہبر آپ کے ساتھ ہو اور وہ کسی کے گھر لے جائے؛ وہاں اُس کا مالک نہ ہو اور وہ کہے کہ، ''میں ہوں تو فکر نہیں،'' اور کہے کہ، ''یہاں بیٹھیں'' تو، آپ کو وہاں بیٹھنا چاہیئے، کیونکہ اُسے خبر ہے۔

مولا مرتضیٰ علیؑ عظیم ہیں، اُن کے فرامین ماننے چاہئیں، کیونکہ، وہ اپنی قدرت سے گناہ معاف کرکے بہشت میں بھیج سکتے ہیں۔

جس وقت، جو فرمان ہو وہ محبّت سے ماننا چاہیئے اور فرمان فرمائیں اُس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے، کیونکہ، اُنہیں سب روشن ہے۔

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ، چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوسی نہ کرے، تو فرمان قبول کر کے دست بوسی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اُسے حاضر رہنا چاہیئے۔

ایک لشکر اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے سردار کے حکم کے

بغیر ایک قدم بھی آگے پیچھے رکھ نہیں سکتا۔ اُسی طرح حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین کے مطابق چلنا چاہیئے۔

مالِ واجبات دینے کا ثواب آپ سمجھتے ہیں، اُس میں بھی اگر کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، جو دے گا وہ گنہگار ہے، تو وہ آپ کو دینا نہیں چاہیئے۔ ہمارے فرمان کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ ہمارا حکم نہ ہو پھر بھی دے وہ گنہگار ہو گا۔

کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، چھ یا آٹھ مہینے تک دعا نہیں پڑھنی، تو اُتنے عرصے تک ایسا ہی کرنا۔

جو ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

آپ کو لشکر کی طرح اپنے سردار کے حکم کے مطابق چلنا چاہیئے۔

جس طرح ایک قُلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اِس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔

نا فرمانی کرے تو، ایسی پیری مُریدی سے کچھ فائدہ نہیں۔

ابھی آپ کو فرمائیں کہ، اِس راستے پر چلیں تو اُسی راستے پر چلنا چاہیئے۔ جس وقت جو کچھ فرمان ہو، اُس کے مطابق چلیں، تب ہی فرمان پر عمل کیا ایسا سمجھا جائے۔

جس طرح رہبر چلائے اُس کے مطابق چلیں تو منزل پر پہنچیں۔ آپ بھی اُس کے مطابق چلیں گے تب ہی مقام پر پہنچیں گے؛ نہیں چلیں گے تو نہیں پہنچیں گے۔

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ اِن جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

ہمارے فرمان جواہرات کی طرح سمجھیں۔

ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی بھی باہر جاکر گھاس نہیں کھاتا۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

ہم نے آپ کو ہیرے، جواہرات نما فرامین فرمائے ہیں، وہ بھول نہیں جانا۔ اِن جواہرات کو دل نما خزانے میں سنبھال کر رکھنا۔

آپ کو ہیرے، موتی، جواہرات عطا کیے ہیں۔ اُنہیں آپ پہچانتے نہیں ہیں اور پھینک دیتے ہیں، اُس میں آپ کا بہت نقصان ہے، لہذا اچھی طرح سنبھالیں۔

ہم نے آپ کے پاس جواہرات کی گٹھڑی کھول کر آپ کو بتائی ہے، اُسے آپ اچھی طرح سنبھالیں۔

ہم جو فرمان فرماتے ہیں وہ جواہرات جیسے ہیں۔ جب آپ کو فرصت ملے تب ہمارے فرمان پر دو گھنٹے خیال کریں۔

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والے مومن ہوں وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ، اُنہیں کیا چیز ملی ہے۔

مگر آپ نادان ہیں؛ حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ نادان سے دور بھاگ گئے تھے ایسے نادان آپ ہیں، تب موتیوں کے ڈھیر میں سے آپ کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

نادان دین کا دشمن ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے ؟

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

آپ جماعت کو جو نصیحت کی جاتی ہے اُسے دل میں رکھیں اور دوسرے گاؤں کے آپ کے بھائیوں کو وہ سُنائیں کہ جس سے، وہ اُس پر عمل کریں۔

آپ سب جماعت، جماعت خانے میں نصیحت کریں۔ آپ حُضور میں بیٹھیں ہیں اور ہم فرمان فرما رہے ہیں اُسے، اِس کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔ تمام جگہوں پر یہ فرمان سُنائیں۔

ہمارے فرمان ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔ اگر آپ دوسرے کان سے نکال دیں گے اور اُس کی جانچ نہیں کریں گے، اعمال اچھے نہیں کریں گے تو، ہم ہماری جگہ پر ہیں، آپ اپنی جگہ پر رہیں گے۔ اُس میں کیا فائدہ؟

ہمارے فرمان سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دیں، آپ کے دین کا خیال کریں اور اُس کے مطابق چلیں۔

ہم آپ کو ہمیشہ فرمان فرماتے ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے فرمان سُنتے ہیں۔ اُن فرمان کے مطابق چلنا۔

جو ہمارے فرمان کے مطابق چلیں گے، اُن پر ہم بہت ہی خوش ہوں گے۔

ہم حقیقتیوں کے حکیم ہیں۔ آپ کا روح بیمار ہو اُس کے ہم حکیم ہیں۔ جسے درد ہو، وہ ڈاکٹر کے پاس جائے تو اُسے ڈاکٹر کی بات ماننی چاہیئے۔ اُسی طرح آپ کو ہمارے فرمان ماننے چاہیئے۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

گنان و فرمان میں فرمایا ہے اُس کے مطابق چلیں، اُن کی کتابیں صحیح طرح پڑھیں، اُن کی معنی نکالیں، اُن پر عمل کریں۔

ابھی آپ کا وقت ہے، اُس میں آپ اپنی عقل کھولیں، سُنیں، یاد کریں اور آپ خیال کریں۔

پیر صدردین نے جو روحانی گنان فرمائے ہیں اور حاضر جامے کے جو فرامین ہیں اُسے آپ یاد کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اُس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

ایک ایک سطر دل میں نقش کریں۔ گنان کی اور ہمارے فرمان کی ایک ایک سطر ہزار ہزار سطروں کے جیسی ہے۔

ہمارے فرمان پر چلیں؛ ہمارے فرمان مانیں۔ ہمارے سوا اور کوئی بھی ہو اُس کی بات نہیں ماننا۔

ہمارے فرمان سُن کر بھول نہیں جانا، ہمیشہ دل میں رکھنا۔ بُرے کام سے ہمیشہ دور رہنا۔ اِس بات کو معمولی نہیں سمجھنا، بہت بڑی ہے۔

آپ ہمیں کوئی چیز دیں، اُس سے ہم خوش ہوں ایسا نہیں ہے۔ ہمارے فرمان پر عمل کریں، تب ہم خوش ہوں۔

کوئی شے یا چیز لانے کی بجائے آپ ہمارے فرمان میں رہیں گے تو ہم زیادہ خوش ہوں گے۔

آپ ہمارے فرمان سُن کر دل میں رکھنا۔ آپ ہمیں دیکھیں گے اور دین کے فرمان کے مطابق نہیں چلیں گے تو کیا فائدہ ہو گا؟

آپ ہمیشہ ہمارے فرامین کا خیال کرنا۔ ضرور خیال کرنا، بھول نہیں جائیں گے تو ہماری محنت کام آئی کہلائے گی۔

ہمارے فرامین کا خیال کرنا۔ ہمارے فرامین کی ہزاروں معنی ہیں اُس کی سمجھ لے کر چلیں گے تو، شیطان اور چور کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

جس طرح آپ گنان کی معنی نکالتے ہیں، اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ اُس میں کیا راز اور خوبیاں سمائی ہوئی ہیں، وہ سمجھنی چاہئیں۔

ہمارے فرمان کے ہر ایک لفظ کی معنی نکالیں۔ اُس میں بہت سے راز ہیں، وہ سمجھنے چاہئیں۔

ہم فرمان فرماتے ہیں وہ آپ ہمیشہ پڑھنا۔ اُن کی معنی نکالنا، خیال رکھنا، بھول نہیں جانا۔

جب آپ علم پڑھتے ہیں تب بیٹھ کر خیال کریں۔ اِس طرف بھی خیال کریں اور اُس طرف بھی خیال کریں۔ جب آپ بہت خیال پہنچائیں گے تب اُس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکیں گے۔

ہمارے فرمان صرف سُن لئے اِتنا ہی کافی نہیں ہے، آپ پر واجب ہے کہ، ہمارے فرمان پر خیال کریں، اُن کی معنی نکالیں اور معنی سمجھیں۔ ایک کان سے سُن کر، دوسرے کان سے نکال دیں تو کیا فائدہ ہو؟ مگر اکھٹے مِل کر پڑھیں اور اُس کی معنی نکالیں۔

کوئی مقصد کے متعلق پوچھے کہ، اِس فرمان کی کیا معنی ہے؟ دوسرا جواب دے کہ، اُس کا یہ مقصد ہے۔ اِس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کریں۔

تمام پیغمبروں کے زمانے میں بھی فرمان ہوتے تھے، اُن کی بھی معنی نکالنے میں آتی تھی؛ اُسی طرح آپ بھی ہمارے فرامین کی معنی نکالیں۔

ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا، بھول نہیں جانا۔ ایسا نہ ہو کہ، جب تک ہم ظاہری طور پر یہاں موجود ہیں تب تک ہمارے فرامین پڑھیں اور پھر نہ پڑھیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

جس طرح گنان پڑھتے ہیں اُس طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہیں اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

فرمان کا درجہ اور اہمیت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنہیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛ اُنہیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھیں کہلائیں۔ ایسا نہ کریں تو اُنہیں مار ڈالے کہلائیں۔

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والے مومن ہوں وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ، اُنھیں کیا چیز ملی ہے۔

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ انِ جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

مومن ہیں وہ حاضر امام کے فرامین قبول کرے اور حاضر امام جو حکم فرمائیں اُسے سر آنکھوں پر رکھے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ مومن کا یہی مذہب ہے۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔
حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ، چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوسی نہ کرے، تو فرمان قبول کر کے دست بوسی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اُسے حاضر رہنا چاہیئے۔

اِس طرح جو ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

جس طرح ایک قُلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اِس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

مومن پر واجب نہیں کہ، جو اپنی نگاہ (مرضی) میں آئے ایسا کرے۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چراں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہئیں۔

اِس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ آپ کو کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امام کی عقل کے مطابق آپ کو چلنا چاہیئے۔

ہمارے فرمان پر چلیں؛ ہمارے فرمان مانیں۔ ہمارے سوا اور کوئی بھی ہو اُس کی بات نہیں ماننا۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟

ہمارے فرامین پڑھنے اور اُن کی معنی نکالنے کی جو کوئی منع کرتا ہے، وہ دین کا دشمن ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

فرمان پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان بنیں گے، تکبّر والے بنیں گے۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرامین سُنیں، تو اُن کے دل میں اثر نہیں کرتے۔ جو حقیقتی نہیں وہ بے عقل ہیں۔

مرتضیٰ علیؑ عظیم ہیں، اُن کے فرامین ماننے چاہئیں۔

جس وقت، جو فرمان ہو وہ محبّت سے ماننا چاہیئے، کیونکہ، اُنہیں سب روشن ہے۔

مُرشد کا چاہے کیسا ہی فرمان ہو ماننا چاہیئے۔

ہمارے فرامین آپ کو سخت لگتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ، آپ کو فرمان کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اِس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

جس طرح زمین میں بیج بوئے جاتے ہیں، اُس طرح ہمارے فرامین اپنے دل میں بونا، اُس میں اچھے اچھے پھل پیدا ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔

ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے، اُنہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

ہمارے فرامین کی خبر آپ کو آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلیں گے، تو آپ پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز آپ کے سر پر مارے جائیں گے، تب آپ پکار کریں گے اور کہیں گے کہ، 'توبہ توبہ'۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

بے خبری کا گُرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔

ہمارے فرامین سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہوگا اور اُس میں روشنی پیدا ہوگی۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے روح کو پہنچائیں، یہ بڑی چیز ہے۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے۔

عبادت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

آپ نیند میں پڑے ہوئے ہیں لہذا، توپ کی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو جگایا جاتا ہے اِسی طرح، ہم آپ کو جگاتے ہیں کہ، اُٹھیں! عبادت میں مشغول ہو جائیں، بھولنا نہیں! تین بجے کی عبادت میں بہت ہی فائدہ ہے۔ ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبر دست وزن ہے۔

خدا کو ملنا عبادت پر منحصر ہے۔ عبادت ایمان پر ہے، پھر ایمان حاصل ہونا وہ عشق پر ہے۔

عشق کیسا ہونا چاہیئے؟

جیسے ایک بیاباں صحرا میں کوئی پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے، اِسی طرح روح کو بھی امام کا عشق ہونا چاہیئے۔ امام کے جسم پر نہیں، لیکن امام کے روح پر عشق ہونا چاہیئے۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

انسان پر لازم ہے کہ، خداوند تعالیٰ کا عشق دل میں رکھے۔

انسان دنیا کے عشق میں کتنا مشتاق رہتا ہے اور کتنی بے قراری کرتا ہے؟ اُس کی نسبت ہزاروں درجے زیادہ خداوند تعالیٰ کا عشق ہونا چاہیئے۔

آپ مومن ہوں، تو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنیں۔

حقیقتیوں کا عشق اولاد، عورت اور پیسوں پر نہیں ہوتا، لیکن خداوند تعالیٰ

پر ہوتا ہے۔

مومن جوں جوں خداوند تعالیٰ پر زیادہ اور زیادہ محبّت رکھتا ہے، توں توں خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے؛ تب وہ خدا کو حاضر و ناظر دیکھتا ہے۔

اِس طرح کی محبّت آپ میرے لئے اپنے دل میں رکھیں کہ، آپ کا جسم ہی آپ کے ساتھ ہو مگر آپ کا روح ہمارے ساتھ ہو۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

اگر عشق مکمل ہو تو، ایمان روح کے ساتھ ایک ہی ہو جاتا ہے۔

آپ ایمان کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے، اُسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔

آپ اپنا ایمان منصور جیسا رکھیں۔

دیکھیں، منصور کو سولی پر چڑھایا گیا پھر بھی اُس نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا۔

جب منصور کو سولی پر چڑھایا گیا تب اُس کے جسم میں سے خون نکلا، اُس خون میں سے بھی 'اَنَا الْحَقُّ' کی آواز نکلتی تھی۔ بلآخر اُسے جلا دیا گیا۔ یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مرتضیٰ علیؑ کو مومن نُصیری 'اللہ' کہتا تھا۔ اُسے ستّر مرتبہ قتل کیا گیا پھر بھی وہ 'علی اللہ' کہتا رہا۔ بعد میں حکم آیا کہ، یہ سچا مومن ہے، اور اُس کی اولاد بھی سچائی والی ہو گی۔ اِس مومن اور اُس کی اولاد کو قیامت کے دن پوچھا نہیں جائے گا۔ یہ درجہ اُسے اُس کے

ایمان کے عوض ملا تھا۔

جس کا ایمان گیا اُس کا سب کچھ گیا، جس کا ایمان سلامت رہا اُس کا سب کچھ سلامت رہا، لہذا اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہ ہونے دینا۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پاکر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

کتنے دن آپ کے دل کو عبادت کے بغیر رکھیں گے؟

عبادت کا بوجھ غریب اور امیر دونوں پر یکساں ہے۔

پیسے نہ ہوں تو نہیں دیں، مگر عبادت کریں۔

اگر عبادت نہیں کریں گے تو جہنم میں جائیں گے یا دوبارہ حیوان بنیں گے اُس میں کیا فائدہ؟

سلمان فارسی بھی آپ کے جیسا شخص تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

آپ بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنیں۔

آپ عبادت کریں تو پیر صدردین جیسے بنیں۔

آپ کو اپنی عبادت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے۔

اگر کبھی آپ بیماری کے بستر پر ہوں، پھر بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جب تک آپ کے جسم میں جان ہے تب تک آپ کی عبادت نہیں چھوڑنا۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے وقت دنیا کا کوئی بھی خیال دل میں نہیں رکھنا۔

انسان وہ ہے جو اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے سوا اِس دنیا میں تمام انسان حیوان کی مانند ہے۔

جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبّت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ہمیشہ خدا کی عبادت کرنا۔

ہر پل، ہر لمحہ خدا کو یاد کرنا چاہیئے۔

اگر آپ بھول گئے ہوں اور غافل ہو گئے ہوں، تو ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں۔

عبادت ۔ زندگی کی پہلی ذمہ داری

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

دنیا میں عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ عبادت نہ کرنے والے سے پوچھا جائے گا۔

لوگ پیسے میں مدہوش ہو کر جماعت خانے نہیں جاتے۔

بہت سے لوگ دولت زیادہ مانگتے ہیں، مگر جماعت خانے کم جاتے ہیں۔

انصاف سے جواب دیں کہ، آپ اولاد مانگتے ہیں اور جماعت خانے سے محبّت کیوں نہیں کرتے؟

آپ دولت کو بھی عبادت سے بھی زیادہ چاہتے ہیں!

جب نفسا نفسی ہوگی تب، اولاد، دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گی؛ عبادت کام آئے گی۔

قیامت کے دن جہنم میں ایسے لوگوں کو ڈالا جائے گا کہ، جنھوں نے عبادت بندگی نہیں کی ہوگی۔

کتنے دن آپ کے دل کو عبادت کے بغیر رکھیں گے؟

عبادت کا بوجھ غریب اور امیر دونوں پر یکساں ہے۔

پیسے نہ ہوں تو نہ دیں، مگر عبادت کریں۔

اگر عبادت نہیں کریں گے تو جہنم میں جائیں گے یا دوبارہ حیوان بنیں گے اُس میں کیا فائدہ؟

آپ کو اپنی عبادت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے۔

اگر کبھی آپ بیماری کے بستر پر ہوں، پھر بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جب تک آپ کے جسم میں جان ہے تب تک آپ کی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پاکر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

جس کا ایمان گیا اُس کا سب کچھ گیا، جس کا ایمان سلامت رہا اُس کا سب کچھ سلامت رہا، لہذا اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہ ہونے دینا۔

سلمان فارسی بھی آپ کے جیسا ایک شخص تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

آپ بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنیں۔

آپ عبادت کریں تو پیر صدردین جیسے بنیں۔

'لکھ چوراسی' کا چکر کاٹ کر انسان بننے کا کیا فائدہ؟

جب انسان بنے اُس وقت میں نہیں سنبھلے۔ گدھے کتّے ہی رہ گئے، 'لکھ چوراسی' میں جاکر حیوان بنے اور مر گئے تب کیا حاصل؟ مر کر دوبارہ کتّے بنے اُس سے کیا فائدہ؟

آپ انسان ہوئے تب آپ کو 'جنم مرنڑ' (پیدائش اور موت) ہے۔

انسان پیدائش اور موت کے درمیان چکر کھاتا رہے اُس میں کیا فائدہ؟

آپ کے خیالات ایسے رکھیں کہ، مرنے کے بعد آپ کا روح دوسرا جنم لے کر وہاں سے واپس نہ لوٹے اور دوبارہ دنیا میں جنم نہ لے۔

سمجھدار انسان کو بڑی خواہش رکھنی چاہیئے؛ وہ یہ ہے کہ، روح جس جگہ سے

آیا ہے اُس اصل مقام پر پہنچے۔

اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے؛ بُزدلی چھوڑ کر ہمّت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔

ہمّت والے کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔

آپ کو علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر آپ ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آئیں گے تو کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کو سخت لگتے ہیں اور بہت مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ، آپ کو فرمان کریں۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

فرمان پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان بنیں گے، تکبّر والے بنیں گے۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟

ہمارے فرامین پڑھنے اور اُن کی معنی نکالنے کی جو کوئی منع کرتا ہے، وہ دین کا دشمن ہے۔

ہمارے فرامین کی خبر آپ کو آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلیں گے تو، آپ پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز آپ کے سر پر مارے جائیں گے، تب آپ پکار کریں گے اور کہیں گے کہ، 'توبہ توبہ'۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

آپ حق کی بات جانتے ہوں گے، اِس کے باوجود دوسروں کو نہیں کہیں گے تو آپ کو گناہ ہوں گے۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مُکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں، اُن کو ہی کام آتی ہے۔

ہمّت والے کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔

ہمارے فرامین سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہو گا اور اُس میں روشنی پیدا ہو گی۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں، وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنہیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛

اُنہیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھیں کہلائیں۔ ایسا نہ کریں تو اُنہیں مار ڈالے کہلائیں۔

قیامت کے دن ایسے لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا کہ، جنھوں نے عبادت بندگی نہیں کی ہو گی۔

اعمال

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

ابھی آپ خاک ہیں، اُس خاک میں سے آپ پاک بنیں۔

انسان کس طرح پاک ہوتا ہے؟ آنکھ، کان، ناک، مُنہ سب پاک ہوں تب روح بلندی پر پہنچ سکے۔

انسان میں سے فرشتہ بنا جا سکتا ہے۔

لیکن انسان میں سے فرشتہ بننا اُس میں بہت محنت ہے۔

آپ مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

کتّا جب کاٹتا ہے تب اُس کا مُنہ بند کیا جاتا ہے، دوسرے حیوان کا مُنہ بھی بند کیا جاتا ہے اِسی طرح، انسان کا مُنہ بھی فرمان سے بند کیا جائے تو بند ہوتا ہے۔

حقیقتی انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ، انسان کا مُنہ نہیں باندھیں پھر بھی وہ نہیں کاٹتا۔

حقیقتی کا دل کسی کو کاٹنے کو نہیں چاہتا، کیونکہ، وہ کاٹنے سے خوش نہیں ہے مگر ایسے ساری دنیا میں چند ہی مل سکیں گے۔

آپ کا مُنہ کُھلا ہو پھر بھی آپ کو کاٹنا نہیں چاہیئے۔ آپ کسی کو کاٹنے کا خیال بھی نہ رکھیں۔

آپ کو معلوم نہیں کہ، ایک گالی دینے میں کتنے گناہ ہیں! اگر معلوم ہو تو گالی نہ دیں۔

مومن کا مُنہ باغیچے کی مثال ہے۔

مومن کے مُنہ سے لعنت یا بُرے الفاظ نہیں نکلنے چاہیئے۔

زبان پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ، کبھی بھی کسی مومن یا کسی دوسرے کی غیبت یا بدگوئی نہیں کرنی چاہیئے۔ اِس طرح اپنی زبان پاک رکھیں۔

اگر کسی مومن میں کسی قسم کے عیب کا پتہ چلے تو، اُس کا انصاف کرتے ہوئے اپنی زبان سے اُس کا عیب ظاہر نہ کرنا۔

کسی بھی شخص یا مومن کا انصاف کرنا وہ آپ کا کام نہیں ہے۔

خداوند تعالیٰ بھی انسان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے، چنانچہ آپ کو بھی اپنی زبان سے کسی کا عیب ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔ اِس طرح اپنی زبان پاک رکھیں۔

جھوٹ نہیں بولنا۔ میرے دین میں جھوٹ بولنا منع ہے۔

جس انسان کی آنکھیں پاک نہیں ہوں گی اُسے عظیم گناہ ہے۔

آنکھیں پاک رکھنے کا کام بہت ہی مشکل ہے۔

آپ کی آنکھیں پاک ہونی چاہیئے۔

اگر آپ پاک آنکھوں سے دیکھیں گے تو، ہر ایک میں خداوند تعالیٰ کا نُور دیکھیں گے۔

فرمان چھوڑ کر بد نظری سے دیکھیں گے، تو آپ کے دل کی آنکھیں آہستہ آہستہ اندھی ہو جائیں گی۔ دل میں اندھیرا ہو جائے گا۔

آپ کے ہاتھ کو خراب کام کرنے سے روکیں۔ اِسی طرح آپ کو ہر ایک کام میں پاک ہونا چاہیئے۔

جس طرح ڈاکٹر مریض کی نبض دیکھتا ہے کہ، اِس مریض کو بخار ہے یا نہیں؟ اِسی طرح آپ خود ہی ڈاکٹر بن کر اپنے دل کی نبض دیکھیں۔

آپ تفتیش کریں کہ، کیا میں نے نافرمانی کے کام کیے ہیں یا نہیں؟ کیا میرا دل کسی سے حسد کرتا ہے یا نہیں؟ کیا میرے دل میں بُرے شیطانی خیالات پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ کیا میں کسی سے دشمنی رکھتا ہوں یا نہیں؟ کیا کسی کے ساتھ دغابازی کرتا ہوں یا نہیں؟ اِس طرح آپ اپنے دل کا جائزہ لیں۔ اگر آپ ایسے کام کرتے ہوں گے تو آپ کا روح یقیناً آپ کو اِس کے متعلق گواہی دے گا۔

اگر آپ کا دل آپ کو گواہی دے کہ، آپ گلہ غیبت کرتے ہیں، کسی کے ساتھ دغابازی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، تو اپنے دل کو ایسے بُرے کام کرنے سے باز رکھنا۔

جس شخص کے ساتھ آپ نے دغابازی کی ہو، جس کی غیبت کی ہو، جس کے متعلق بُرا کہا ہو، اُس شخص کے پاس آپ فوراً جائیں۔ وہ شخص جماعت خانے میں یا کسی اور جگہ پر ہو، وہاں جاکر عاجزی اور فراخ دِلی سے، دغابازی، دشمنی یا جس قسم کا اُس کا گناہ آپ نے کیا ہو، اُس کا اقرار کر کے اُس سے معافی مانگیں۔ صاف دل سے معافی مانگ کر ایک دل ہو جائیں۔

مومن کو گناہ سے دور بھاگنا چاہیئے۔

جس طرح لوگ بیماری سے دور بھاگتے ہیں، اِسی طرح مومن گناہوں سے دور بھاگ جائے گا۔

مومنین کے درمیان ہمیشہ یکدلی اور اتفاق رکھنا چاہیئے۔

مومن کے دل میں فتنہ نہیں ہوتا۔

نا اتفاقی رکھنا مومن کا کام نہیں۔

کسی سے دشمنی رکھنا مومن کے لئے واجب نہیں۔

اگر آپ نے کسی کی غیبت کی ہو، تو فوراً اُس کے روبرو جاکر اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اُس کی معافی کے لئے التجا کرنا۔ مومن کی پہچان یہی ہے۔ ایسا کرنے سے وہ ضرور معاف کرے گا۔

مومن فرشتہ جیسا بنے۔

نیک خاتون وہ ہے جس کے اعمال اچھے ہوں۔ اُس کے اعمال مومن جیسے اچھے ہوں۔

جو خواتین اپنے خاوند کے حق ادا کرے گی اُن کی ہی عبادت قبول ہوگی۔

جو خاوند کے حق ادا نہیں کرے گی اُس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

حقیقت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

مذہب کا جو فاہدہ لینا چاہیئے وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔

آپ کو سب ظاہری کام چاہیئے، باطنی کام میں آپ کچھ دھیان نہیں دیتے ہیں۔ ظاہری سب کچھ دنیا کے متعلق ہے، آپ باطن پر نگاہ رکھیں۔ اگر آپ باطن کو دیکھیں گے تب ہی آپ کے کام ہوں گے۔

خدا کی مہربانی سے ابھی آپ کو پرانے گنان اور مختلف جگہوں پر کئے گئے ہمارے فرامین کا فائدہ ملتا ہے۔ ایسا فائدہ پچھلے زمانے میں لوگوں کو نہیں ملتا تھا، جس کی وجہ سے دین سے ناواقف رہ کر شیطانی کام کرتے تھے۔ اِس اسماعیلی دین کے اندر شریعت، طریقت اور حقیقت کو وہ سمجھ نہیں سکے۔

آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ، جنہوں نے اپنے نام اسماعیلی مذہب میں رکھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ، ہم اسماعیلی ہیں؛ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اُس کی خوبی کیا ہے اُس کے متعلق اُنہیں کچھ معلوم نہیں، وہ نادان ہیں۔

آپ کا مذہب بہت کٹھن اور مشکل ہے۔ جماعت خانے میں ہمیشہ دعا پڑھنے کے لئے آنا وہ مشکل نہیں؛ وہ سہل اور آسان کام ہے۔

پھل کا اوپر کا چھلکا دیکھنے میں اچھا لگتا ہے، مگر پھل کے اندر کا مغز کھائیں گے تب لذّت اور مٹھاس آئے گی۔

ابھی جو فرامین ہوں، جن میں، آپ کے روح کی نجات ہو، وہ پڑھیں۔

آپ مغز کو چھوڑ کر چھلکے کھاتے ہیں، مگر اصل خوبی کے متعلق آپ تلاش نہیں کرتے۔

آپ ایسے کام کریں کہ، خدا آپ سے راضی ہو۔ سجدے کرنے، رکوع میں جانا یہ تو آسان ہے، مگر حقیقت کی پیروی کرنا مشکل ہے۔

آپ سڑک پر فضول بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دل میں یہ سمجھتے ہیں کہ، ہم خوجے ہیں؛ اُس سے کیا فائدہ؟

جس طرح مُرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک آپ زمین پر سر پٹکتے رہیں گے؟ آپ اوپر جانے کا خیال کریں؛ یعنی کہ، اپنے روح کا خیال آسمان پر جانے کا رکھیں۔

آپ کے سر پٹکنے سے خدا آپ کے قریب نہیں ہو گا۔ نیک اعمال کریں گے تو خدا آپ کے قریب ہو گا۔ انشاء اللہ! ہمارے فرمان پر چلیں گے تو آپ کو فائدہ ہو گا۔

آپ پر لازم ہے کہ، ہمارے فرامین سُن کر آپ کا دل آئینے کی طرح صاف کریں گے تو خدا آپ کے قریب ہو گا۔

یہ جو تمام فرامین ہوتے ہیں، وہ آپ سمجھیں۔ حقیقت اور شریعت کیا ہے؟ یہ اور ہی صحبت ہے۔ 'یہ' اور 'وہ' کبھی بھی ایک ہونے والے نہیں ہیں۔ کبھی بھی ایک نہیں ہوں گے۔ 'یہ' کتاب، روزہ، نماز اور بندگی کو چاہتے ہیں۔ 'وہ' اُمید آزادی کی رکھتے ہیں۔ یہ دو باتیں ہیں، دونوں کے خیالات مختلف ہیں۔ ہمارے لئے بہت محنت ہے۔

'وہ' بے علم کس طرح خوش ہوں؟ 'وہ' حقیقت کو پکڑتا نہیں۔ اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔ جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔ جیسے پہلے (۱) حضرت عیسیٰؑ (۲) پیر صدردین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولانا رومی، اِس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔ یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔

آپ اپنے مذہب میں مضبوط اور مستقیم رہنا۔ ظاہر پرست یعنی باہر کی چیزوں کو ماننے والے خراب ہیں۔ باطن پرست یعنی باطنی چیزوں کو ماننے والے بہتر ہیں۔ آپ باطن پرست بننا۔

آپ روح پرست ہیں لہذا آپ کو روح پرست ہی رہنا چاہیئے۔ ظاہر میں ہاتھ پیر دھو کر دوستی رکھنے کے دین پر عمل کرنے والے مولا کے دین میں کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، اِس لئے آپ کو روح پرست رہنا چاہیئے۔

ہمارے درویشی مذہب کو حقیقتی کہا جاتا ہے۔ حقیقتی دین پر عمل دل کے اندر کرنا چاہیئے۔

گنان پر چلیں تو سچّا دین ملا۔ اب تک گنان کے مطابق چلے تو سچّے راستے پر رہے۔

گنان کے راستے پر چلیں تو ہم یہاں بھی خوش ہیں اور وہاں بھی خوش ہوں گے۔

علم کے ذریعے پہاڑ جیسے مشکل معاملات آسان کر دئے جاتے ہیں۔
آپ کے لئے علم ہیں وہ 'گنان' ہیں۔

جس طرح گنان پڑھتے ہیں اُس طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہیں اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

کچھ ایسے ہیں کہ جو، دوسروں پر نظر رکھتے ہیں، مگر اِس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کو اپنے آپ کے متعلق خیال کرنا چاہیئے اور اپنا اپنا راستہ ڈھونڈھ لینا چاہیئے۔

خدا نے سب کو عقل دی ہے، اُس کے مطابق خیال کرکے اپنے دین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔ آپ کو جس معاملے میں سمجھ نہ آئے وہ ہم سے پوچھیں تو، ہم آپ کو دین کا خلاصہ دیں۔

آپ کو فرمانے کا ہمارا مطلب یہ ہے کہ، آپ کو اپنا مغز پُہنچانا چاہیئے؛ جس سے فوراً آپ کو دین روشن ہو جائے گا۔

ہمارا دین ہے اُس کے متعلق، عقل سے خیال کریں گے تو، زیادہ روشنی حاصل ہوگی۔ ہمارا دین عقل پر قائم ہوا ہے۔ عقل کے بغیر دین کا جائزہ لیں گے تو، زیادہ سمجھ نہیں آئے گی، اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا، مگر عقل سے خیال کریں گے تو، زیادہ سمجھ آئے گی۔

جب آپ علم پڑھتے ہیں تب بیٹھ کر خیال کریں۔ اِس طرف بھی خیال کریں اور اُس طرف بھی خیال کریں۔ جب آپ بہت خیال پہنچائیں گے تب اُس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکیں گے۔

آپ کا دین عقل پر ہے، اُسے آپ نے تراٹی پر رکھ دیا ہے، اُسی وجہ سے

کمی رہ جاتی ہے۔ آپ بادام کے چھلکے کھاتے ہیں لیکن، بادام کے مغز کی لذّت آپ نے نہیں چکھی۔ آپ مغز کھائیں تو، دین کا زیادہ پتہ چلے اور آپ کو زیادہ اعتبار اور خوشی حاصل ہو۔

دین پر عمل کرنا وہ دل کے اندر کا کام ہے۔ مومن اور مُرشد کے درمیان ایک راستہ ہے۔

ایماندار مومن اگر لاکھوں گاؤں ہم سے دور ہو پھر بھی ہم اُس کے نزدیک ہیں اور بے ایمان اگر ہمارے حضور میں ہو اور وہ بے ایمان ہمیں اپنے جیسا سمجھے تو ہم اُس سے اُسی طرح کی دوستی رکھتے ہیں۔

مومن کا دل ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کی طرح ہے، جس کے ایک سِرے پر مُرشد اور دوسرے سِرے پر مومن ہے۔ جب آپ ہمیں یاد کرتے ہیں تب، اُسی وقت آپ بھی ہمیں یاد آتے ہیں۔

آپ ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا، جس سے آپ کے دل روشن ہوں گے۔

آپ کو ہیرے، موتی، جواہرات عنایت کیئے ہیں۔ اُنہیں آپ نہیں پہچانتے اور پھینک دیتے ہیں، اُس میں آپ کو بہت نقصان ہے، لہذا اچھی طرح سنبھالیں۔ آپ کے پاس جواہرات کی گٹھڑی کھول کر آپ کو بتائی ہے، اُسے آپ اچھی طرح سنبھالیں۔

آپ ابھی نہیں سمجھتے مگر مر جائیں گے تب، فائدے کا صحیح احساس ہو گا۔ جواہرات کو نہ پہچانے تب تک قدر نہیں ہو گی۔ مر جائیں گے تب احساس ہو گا۔

ہمارے فرامین جواہرات کے مانند سمجھنا۔

آپ کے پاس بہت قیمتی سچّا ہیرا ہو اور آپ ریل گاڑی میں بیٹھے ہوں، آپ کے ساتھ چور ہو تو کیا آپ سوئے رہیں گے؟ نہیں سوئیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ، آپ کا دین جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

آپ کے دین سے بہتر دوسرا کوئی دین نہیں ہے۔ ہزاروں ہیرے اور جواہرات ہوں اور وہ انمول قیمت کے ہوں پھر بھی وہ آپ کے دین کے ایک بال کے برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ کا دین ایسا انمول ہے، لہذا آپ اپنے دین سے غافل نہیں رہنا۔

ہم نے آپ کو ہیرے، جواہرات جیسے فرامین فرمائے ہیں، وہ بھول نہیں جانا۔ اِن جواہرات کو دل نُما خزانے میں سنبھال کر رکھنا۔ آپ کا ایمان ثابت رکھنا، اور پہاڑ جیسا مضبوط کرنا۔

ہر ایک کو اپنا ایمان سنبھالنا چاہیئے۔ جو سونا ہو گا اُس کی ویسی قیمت ہو گی، چاندی ہو گی تو اُس کی ویسی قیمت ہو گی، تانبا اور لوہا ہو گا تو اُس کی اُس کے مطابق قیمت ہو گی۔ پتھر کی کیا قیمت ہو گی؟ آپ سچ اور جھوٹ کو پہچانیں۔ انشاءاللہ، ہمیں پہچاننے والے جواہرات ہیں، جن کی ایک رتّی کی قیمت سو گُنا ہے۔

ایمان ہے وہ اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ کو آخرت چاہیئے تو اپنے روح کو خدا کے عشق اور محبّت میں رکھنا۔ ہمیشہ خدا کے خیال میں رہنا۔ خدا کا خیال ایک پل بھی نہیں بھولنا۔

دیکھیں! پروانہ ہے وہ، بتّی کی روشنی دیکھ کر عشق اور محبّت کے ساتھ اپنی

جان جلا دیتا ہے۔ اُنہیں اتنی محبّت اور عشق ہے کہ، کئی پروانے جان دے دیتے ہیں۔ آپ کو بھی ایسی ہی محبّت خداوند تعالیٰ کے لئے رکھنی چاہیئے۔ آپ ایسے عاشق بنیں۔

انسان پر لازم ہے کہ، امام کو اپنے دل میں جگہ دے۔ آپ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھیں۔ بڑائی چھوڑ دیں تو امام آپ کے دل میں رہے؛ مگر وہ رسومات پر آپ عمل نہیں کرتے۔

یہاں آپ ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اُسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہیں پھر بھی آپ کو کیا فائدہ ہو؟

صرف ہمیں دیکھ کر آپ خوش ہوں اُس میں کیا فائدہ ہو؟ آپ ہمارے فرامین سُن کر دل میں رکھنا۔ آپ ہمیں دیکھیں اور دین کے فرمان کے مطابق نہیں چلیں تو کیا فائدہ ہو گا؟

ہم ظاہر میں یہاں آئے ہیں اور آپ ہمارا دیدار کرتے ہیں۔ ظاہر میں ہم آپ کے پاس نہ بھی ہوں، یعنی یہاں سے غیر حاضر ہوں پھر بھی آپ کے دل ایسے پاک اور صاف رکھیں کہ، جس سے آپ کے دل میں ہمیں روبرو دیکھیں۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دیں گے تو، اِس دنیا اور اُس دنیا دونوں میں، آپ اچھی طرح سے رہیں گے۔ ہم آپ کے پاس رہیں گے اور آپ کا روح پاک اور صاف رہے گا۔

مرتضیٰ علیؑ کے حضور میں جانے والے ہیں وہ باطنی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ مرتضیٰ علیؑ کو وہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر، باطن سے مولا علیؑ کا نُور دیکھتے ہیں۔

خدا تو اپنے بندے کو اور پوری خلقت کو دیکھتا ہے مگر انسان اُسے نہیں دیکھ سکتا؛ کیونکہ، اُس کے آگے پردہ ہے۔ جب آگے پردہ ہو تب خود کس طرح دیکھ سکے؟ جب وہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا تب اُس کے خیالات خدا کی طرف رہ نہیں سکتے؛ کیونکہ، وہ خدا کو نہیں دیکھتا۔ اِس وجہ سے اُس کا دھیان خدا کی طرف رہ نہیں سکتا۔

خدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے تو، اُس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

حاضر امام کو پہچان کر عبادت کریں اُسی کی عبادت قبول ہو اور کام آئے اور سب اچھا ہو۔ خانہ وادان۔

آپ میں جو جوان بچّے ہیں اُنہیں دین کا علم اور گنان سکھائیں گے تو آپ کے بچّے بہت نیک ہوں گے۔ اگر آپ اُنہیں علم نہیں سکھائیں گے تو وہ گدھے جیسے ہو جائیں گے اور دو لفظ کہیں گے، مُنہ سے بَک بَک کریں گے اور کہیں گے کہ، ہم نے عبادت بندگی کی۔

زبان کی عبادت تو حیوان بھی کر سکتے ہیں۔ وہ کس کام کی ہے؟

آپ حرام خوری اور دشمنی کریں، نافرمانی کے کام کریں، اُس کے بعد عبادت کریں، یہ تو شیطان کی عبادت کہلائے۔

دنیا کو ڈھونگ کرکے دکھانے کی عبادت وغیرہ کو بھی گناہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

بیت الخیال والوں کی بندگی، مخفی یعنی باطنی ہے اور تنہائی میں کی جاتی ہے۔

جو سچّے حقیقتی مومنین ہیں اُنہیں فائدہ ہوتا ہے؛ اپنے آپ ہوتا ہے۔

جو ہمارے فرمان پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

مُرشد کے فرمان کو جو تعظیم دیتے ہیں، وہ بڑے ہیں اور حقیقتاً دین کا مطلب بھی یہی ہے۔

آپ کا دین ایسا ہے کہ، اُس پر عمل کریں تو فرشتے اور ملائک جیسے بن جائیں۔

ہمارا دین سیدھی سڑک کی طرح ہے۔ آپ سڑک پر سیدھے چلے جائیں گے تو، آپ کے گاؤں پہنچ جائیں گے؛ یعنی کہ، آپ کے اصل نُورانی مقام پر پہنچیں گے۔

انسان رات دن پیسے پیدا کرے، اور اچھے کام کرے پھر مر جائے، اُس میں کیا فائدہ؟

ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود اگر آزادی میں نہ پہنچے تو کیا حاصل؟

آپ بندۂ خدا ہو۔ خدا رحم الرحمٰن ہے، تو کیا وہ آپ کو کسی وقت آزاد نہیں کرے گا؟ ہم نہیں کہتے کہ، اِس دنیا کے بعد بھی آپ اُس آزادی میں پہنچ سکیں گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمّت پر منحصر ہے۔ یہ سب آپ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

ہم ہمارے دل سے آپ کو دعا کرتے ہیں کہ، "خدایا! اُن کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ، آزاد ہوں، حقیقتی ہوں، خرابی سے دور بھاگیں، صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔"

"خدایا! اُنہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔" یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں، اُنہیں ہی کام آتی ہے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان

ہیں، وہ کُھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامات کا پتہ چلے۔

آپ کہتے ہیں کہ، ہم مومن ہیں؛ تب ہم پوچھتے ہیں کہ، حیوان کی نسبت کون سا ہُنر آپ میں زیادہ ہے؟

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اِس طرح کی عادت ہو تب مومن بن سکے۔

ایسے ایسے خیال کریں گے تب ہی مومن کی خوبیاں اور دین کا پتہ چلے گا۔

گدھے جیسے لوگ آ کر ہمیں پوچھتے ہیں کہ، ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اِس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چُپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

جب آپ انسان کو دیکھتے ہیں، تب انسان کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، مُنہ، آنکھیں، سب دکھائی دیتے ہیں، لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔

آپ روح کو دیکھنے کی جستجو کریں۔

خدا کے نُور کا چراغ آپ کے اندر ہے، آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چراغ ہمیشہ آپ سب میں ہے۔ اُسے آپ دیکھیں، آپ اُسے پوچھیں، آپ اُسے نہیں پوچھیں گے تو آپ کو کہاں سے پتہ چلے گا؟

آپ نیاز پیتے ہیں، تب بعد میں خالی پیالی آنکھوں پر کیوں لگاتے ہیں؟

آپ نیاز - آبِ شفا پیتے ہیں، اُس میں مِٹی اور پانی سے کچھ آپ کا دل صاف

نہیں ہوتا؛ دل کس طرح صاف ہو، اُس کا آپ کو خیال نہیں۔

جس اعتقاد، ایمان اور سچّائی سے آپ آبِ شفا پیتے ہیں، اُس سے دل صاف ہوتا ہے۔ اگر دل میں سچّائی نہ ہو، تو صرف مِٹی اور پانی کا نیاز پینے سے کوئی فائدہ نہیں۔

جو ہمارے ظہور کو نہیں پہچانتا اُسے مِٹی اور پانی پینے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

ہمارے فرامین سُن کر ایک فرد بھی اُس کے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔

ہمارے فرامین دل میں رکھ کر ہمیشہ دھیان میں لینا۔

دل پاک رکھنے سے نجات ملتی ہے۔

نُور کو دیکھنے کے لئے ایمان صاف ہونا چاہیئے۔

اگر آپ پاک آنکھوں سے دیکھیں گے تو ہر ایک میں خداوند تعالیٰ کا نُور دیکھیں گے۔

دنیا میں ہمیشہ (۳۱۳) تین سو تیرہ مومن ہوتے ہیں۔ اگر یہ تین سو تیرہ افراد نہ ہوں تو دنیا نہیں چل سکے۔

تین سو تیرہ حقیقتی ایک دل ہوں اور سانپ جیسی عقل رکھ کر کبوتر جیسے غریب بنیں تب، ظہورات ہو گی۔

ایسا کہا گیا ہے کہ، عقل سانپ جیسی چاہیئے اور دُکھ ہو تب کبوتر جیسا بننا چاہیئے۔

انسان ظالم ہو اُس سے مظلوم بننا اچھا ہے۔

دوزخ کے دُکھ اور بہشت کے میوے کا دنیا کو پہلے سے علم ہو اور دیکھے تو،
دنیا کی درکار نہیں رکھے۔

آپ بچّے کی مانند دین کو دور کر کے دنیا کے ساتھ کھیلتے ہیں؛ ہمیں سب
روشن ہے۔

دنیا اور آخرت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

دنیا ایک بدچلن عورت کی طرح ہے، اُسے جلدی سے نکال دینا چاہیئے۔ انسان ایسی عورت میں دل لگائے اُس میں کیا فائدہ ہو؟

گدھے جیسے لوگ آکر ہمیں پوچھتے ہیں کہ، ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اِس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چُپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

آپ بچّے کی مانند دین کو دور کر کے دنیا کے ساتھ کھیلتے ہیں؛ ہمیں سب روشن ہے۔

جس طرح مُرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک آپ زمین پر سر پٹکتے رہیں گے؟

خدا کوئی مداری نہیں ہے کہ، رسّی ڈال کر آپ کو کھینچ لیگا۔

سونے چاندی کی انگوٹھیاں پہن کر دعا کے وقت جانا نہیں، کیونکہ، اُس میں خدا خوش نہیں۔

جو خواتین اپنے خاوند کے حق ادا کرے گی اُن کی ہی عبادت قبول ہوگی؛ جو خاوند کے حق ادا نہیں کرے گی اُس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

آپ کو معلوم نہیں کہ، ایک گالی دینے میں کتنے گناہ ہیں؟ اگر معلوم ہو تو گالی نہ دیں۔

آپ مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

امام، انسان پر آنے والے قسمتی اور قدرتی دُکھوں کو ٹالنے کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اگر امام اِس طرح کریں، تو پھر دوسری دنیا یہاں ہی ہو یعنی کہ، دنیا اور عاقبت یا آخرت جیسا کچھ نہ رہے۔

انسان پر اِس دنیا میں جو دُکھ آتے ہیں، اُن سے اُسے ناراض نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ انسان کو اُس سے خوش ہونا چاہیئے؛ کیونکہ، ایسے قدرتی دُکھوں سے انسان کے گناہ دُھلتے ہیں اور روح کو گناہوں سے نجات ملتی ہے۔

ہم جب مُمبئی میں تھے تب بدخشاں کے مُکھی ہمارے پاس آئے تھے، جس کا پورا جسم سفید کوڑھ سے نہیں بلکہ سیاہ کوڑھ سے زخمی تھا اور اُس کے جسم کے سارے اعضائ بہت نازک حالت میں تھے؛ پھر بھی وہ خوش ہوتے تھے اور ہمارا احسان مان کر کہتے تھے کہ، اِس سے ہمارے گناہ دُھلتے ہیں، اور جو تکلیف مجھے اِس دنیا میں ہوتی ہے، اُس سے اگلی دنیا میں مجھے تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔

آپ پر جو دُکھ اور تکلیف آتی ہے، اُس کی فریاد نہیں کرنا؛ اُسے خوش ہو کر قبول کر لینا چاہیئے۔

آپ کو سمجھنا چاہیئے کہ، قسمت کے جو دُکھ اور تکالیف مقرر کیے ہوئے ہوتے ہیں، اُنہیں برداشت کرنے سے ہی روح صاف ہوتا ہے۔

مگر جو بیماریاں اور دُکھ آپ کی لاپرواہی سے آتے ہیں، اُس سے گناہ نہیں دُھلتے۔

انسان کو خداوند تعالیٰ نے عقل دی ہے لہذا اُس کا استعمال کر کے غفلت سے

آنے والی بیماریوں کا علاج کروانا چاہیئے۔ خانہ ودان۔

پچاس فیصد دُکھ قسمت کے اور قدرتی ہوتے ہیں، کہ جو دُکھ انسان کے اختیار سے باہر ہوتے ہیں اور ایسے دُکھ برداشت کرنے سے ہی انسان کا روح صاف ہوتا ہے۔ خانہ وادان۔

اعتمادی سبز علی نے ہماری ایسی خدمت کی ہے کہ، اُسے ہم نے گُزر جانے کے بعد پیر کا درجہ عنایت کیا ہے۔ دوسرے بھی اگر اِس طرح کی خدمت کریں گے تو اُنھیں بھی ایسا درجہ ملے گا۔

ہماری ۵۴ سالہ امامت کے دوران ایک ہی شخص کو ہم نے ایسا درجہ عنایت کیا ہے۔ خانہ ودان۔

اعتمادی سبز علی خدا کی رحمت کو پہنچے ہیں۔ اُن کے حق میں ہم بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔ اُن کا نام تاریخ میں ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ پہلے جو داعی ہو گزرے ہیں، اُن کی طرح موجودہ جماعت میں وہ بڑے داعی تھے۔

اعتمادی سبز علی نے اپنی روحانی طاقت ہزاروں لوگوں کو نیز باہر کی قوم کو دکھائی ہے۔

اعتمادی سبز علی حقیقتی مومنین کے عَلم بردار تھے۔ دنیا میں سے وہ رحلت کر گئے ہیں، اُس سے دنیا کو بہت نقصان ہوا ہے، لیکن اُن کی اپنی روحانی کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ وہ حقیقتی خوشحالی میں گئے ہیں۔

وارث بسریا، وارث رحیم اور وارث رحیم کی والدہ نے ہماری بہت خدمت کی ہے۔ وارث رحیم نے ہماری خدمت عشق، محبّت اور دل و جان سے کی ہے، اُس

کے لئے بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

یہ تینوں ہمیشہ ہمارے خیالات میں زندہ ہیں اور ہم ہمیشہ یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ، یہ تینوں اِس فانی دنیا کو چھوڑ گئے ہیں تاہم وہ ہمارے دل میں حیات ہیں۔ خانہ ودان۔

امام کے پاس ایک بھائی نے عرض کی کہ، "مجھے دنیا میں رہنا اچھا نہیں لگتا۔ مجھے اصل میں واصل کریں۔" تب امام نے فرمایا:

دنیا میں رہیں، دنیا میں رہ کر مومن کے کام کریں۔ اِس دنیا میں بھی مومن اصل میں واصل ہو سکتا ہے۔ اپنے مذہب میں دنیا میں رہ کر اصل میں واصل ہونا آسان بات ہے۔ آپ بیت الخیال میں داخل ہیں؟ داخل ہوتے وقت کے حکم کے مطابق عمل کریں گے تو عشق بھی پیدا ہو گا اور سب کچھ ہو سکے گا۔ خانہ ودان۔

آپ دنیا کی لذّت چھوڑ دیں تو بہشتت میں جائیں۔

دنیا کی لذّت چھوڑ دیں گے تب ہی مشکل سے بہشت میں پہنچیں گے۔

منجی لال جی نایانی کی بیوی اور اُس کا بیٹا حُسین یہاں میلے میں آکر خدا کی رحمت میں پہنچے ہیں ایسی عرض حضور میں رکھی گئی تب فرمایا:

وہ سیدھے ہمارے حضور میں پہنچے ہیں، کیونکہ، وہ ہماری اُمید کر کے یہاں آئے تھے، اِس لئے اُن کے تمام کام ہم قبول فرماتے ہیں اور وہ ہمارے نُور میں پہنچے ہیں۔

اگر وہ دنیا میں حیات رہتے اور ہمارے حضور میں کام کرتے تو بھی اُن سے دوبارہ گناہ بھی ہوتے اور پھر معافی مانگتے؛ اِس طرح گناہ ہوتے رہتے، مگر وہ تو بے گناہ

سیدھے ہمارے حضور میں ہی پہنچے ہیں۔ اُنہیں بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔ خانہ ودان۔

ایک خاتون کی روحانی کی مہمانی میں فرمایا:

وہ خاتون ہمارے حضور میں ہے اور آپ یقین سے ماننا کہ، وہ بذاتِ خود ہمیں مہمانی کر رہی ہے اور وہ خود یہاں حاضر ہے۔ خانہ ودان۔

مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ، حیوان کی حالت کو چھوڑ دے۔ حیوان کی حالت ہے وہ بد ہے۔

فرشتہ بننا ہو تو بد نظری چھوڑ دیں۔

دس اوتار کا فلسفہ لے کر اسلامی اصول سے سمجھانا چاہیئے اور دنیا بنی اُس کے پہلے سے چلتے آئے ہوئے خدائی نُور کی سمجھ دینی چاہیئے۔

حضرت امام اسلام شاہؑ کے وقت میں پیر صدردین نے جو اصول سمجھائے تھے، اُس کے مطابق سمجھانا چاہیئے۔

وزیر صالح جیسے بہت کم لوگ ہیں۔ وہ گزر گئے ہیں، اب اُسے آپ دیکھ نہیں سکیں گے، کیونکہ، وہ نُور میں مل کر نُور ہو گئے ہیں۔ جس طرح کہ، دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔ مرنے کے بعد ایسا ہو سکتا ہے۔ حیاتی میں نہیں ہو سکتا، لیکن حیاتی میں محنت کرنے سے مرنے کے بعد امام کے ساتھ ایک ہو سکتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ، ماں باپ، مال اور جان سے بھی زیادہ حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کے جانشین پر آپ اپنا ایمان مضبوط رکھنا۔ حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کی نسل جو بِراجمان ہے اُن پر پیار رکھیں گے تو آپ کو دنیا میں کوئی ڈر نہیں رہے گا۔ اِس ایک فرمان میں عبادت بندگی اور مذہب کی سب خوبیاں آجاتی ہیں۔

جو حقیقتی دیدار ہے وہ آپ کے دل میں ہے۔
جو مومن حقیقتی ہے اُس کے دل میں ہمارا مقام ہے۔
آپ ایسا نہ سمجھیں کہ، صاحب کُرسی پر بیٹھے ہیں، ویسا نہیں ہے۔
اچھے اعمال کرنے والے اور حقیقتی کے دل میں ہم ہیں، مگر اُس میں دو شرائط ہیں:

(۱) ایمان صاف ہو۔

(۲) اعمال اچھے ہوں۔

اُس کے دل میں ہم ہیں۔ خانہ ودان۔

جو حقیقتی سچّے مومن ہیں، وہ حیاتی تک مومن رہ کر فوت ہو جائیں تو اُن کا روح امام کے روح میں داخل ہوتا ہے، وہ بھی مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ مگر جب تک مومن کا روح جسم میں ہے تب تک حیاتی میں وہ ایک نہیں ہو سکتا۔

جس طرح میٹھے پانی کا دریا سمندر میں مل جاتا ہے، اُسی طرح مرنے کے بعد مومن کا روح امام کے روح میں داخل ہوتا ہے، مگر حیاتی میں زمین اور آسمان جتنا دور ہے۔

مرنے کے بعد ہوا کی طرح دوسری ہوا میں مل جاتا ہے۔

جس طرح وزیر صالح ہو گئے، اُس طرح البتہ ایک روپ ہو سکتا ہے۔

وزیر صالح جیسے بہت کم لوگ ہیں۔ وہ گزر گئے ہیں، اب اُسے آپ دیکھ نہیں سکیں گے، کیونکہ، وہ نُور میں مل کر نُور ہو گئے ہیں۔

جس طرح کہ، دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔

نیکی کر کے دوسرے کو چھُڑوانا، یہ ہزار سال بندگی کریں اُس سے زیادہ ہے۔ ہزار سال بندگی کریں اُس سے بھی یہ کام بڑا ہے۔

سو سال بندگی کریں اُس سے دوسرے روح (جیو) کو چھُڑوانا وہ زیادہ ہے۔

دنیا میں عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ عبادت نہ کرنے والے سے پوچھا جائے گا۔

لوگ پیسے میں مدہوش ہو کر جماعت خانے نہیں جاتے۔

بہت سے لوگ دولت زیادہ مانگتے ہیں، مگر جماعت خانے کم جاتے ہیں۔

انصاف سے جواب دیں کہ، آپ اولاد مانگتے ہیں اور جماعت خانے سے محبّت کیوں نہیں کرتے؟

آپ دولت کو بھی عبادت سے بھی زیادہ چاہتے ہیں!

جب نفسا نفسی ہوگی تب، اولاد، دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گی؛ عبادت کام آئے گی۔

دنیا میں اِس طرح چلیں اور ایسے کام کریں کہ، قیامت میں کالا مُنہ لے کر نہ جائیں۔

قیامت میں ایک گھنٹہ ہزار برس جیسا لگے گا۔ وہاں آپ کیا کریں گے؟ اور کیا جواب دیں گے؟

'مہادن کا رویا کچھ کام نہیں آوے۔'

خدا کا ڈر رکھیں اور آخری دم تک دوسرا حرف نہ نکلے اُس کا ڈر رکھیں۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ، اصل مقام پر پہنچے۔ دین کے کام میں غافل ہوگے

تو نہیں پہنچو گے، حیوان ہو جاؤ گے۔

دین کے لئے اولاد، جان، مال قربان کریں۔ اِس طرح چلیں گے تب الماس جیسے بنیں گے۔ اِس طرح نہیں چلیں گے تو شیشے جیسے بنیں گے۔

شیشے کو چاہے جتنا بھی صاف کریں پھر بھی، وہ الماس جیسا نہیں ہو گا۔

دو گھنٹے بیٹھ کر دین کے خیال کرنے چاہئیں۔

انسان اولاً تو پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اُس کے بعد انسان بنا۔ یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

آدھی رات کو آدھا گھنٹہ فراغت سے بیٹھ کر دین کے خیال اچھی طرح کرنا، ضرور کرنا۔ حاضر جامے کا فرمان دل سے بھلا نہیں دینا۔

دسوند

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

’مہادن کا رویا کچھ کام نہیں آوے۔‘

آپ میں سے بہت سے لوگ سات روپے دے کر کہتے ہیں کہ، گناہ معاف کریں! اِس طرح گناہ معاف نہیں ہوتے۔

غلطی سے مالِ واجبات کھا لیا گیا ہو، وہ چھانٹا ڈلوانے سے معاف ہو سکتا ہے؛ لیکن مومن کے گناہ کریں گے وہ معاف نہیں ہوں گے۔

آپ میں سے کوئی دین بھائی کی غیبت کرے، وہ گناہ کس طرح معاف ہو؟ اُس کا ہاتھ چوم کر عرض کرے کہ، میں نے آپ کی غیبت کی ہے، مجھے معاف کریں، اور وہ شخص معاف کرے تو معاف ہو۔

کوئی شخص ضعیف، بوڑھی عورت کے زیورات، پیسے امانت ہوں وہ کھا جائے، اُس کا گناہ کیسے معاف ہو؟ ایسے مال کے پیسے میں سے ایک روٹی خرید کر کھائیں گے، تو وہ روٹی قیامت کے دن آپ کی گردن پکڑے گی اور حساب لے گی۔

انسان، جو بھی خدا کے گناہ کرتا ہے اُسے بڑی اُمید رکھنی چاہیئے؛ یعنی خدا رحم الرحمٰن ہے۔ وہ اپنے گناہ معاف کرے گا اِس لئے، وہ جو خدا کے گناہ کرتا ہے، اُس کی مجھے تشویش نہیں ہے، کیونکہ، وہ شائد معاف کرے۔ خدا رحم الرحمٰن ہے۔

کسی مومن کا گناہ کرنا یعنی کسی مومن کے لئے کینہ رکھنا، یا کسی کی غیبت کرنا، یا کسی کا مال لے لینا، یا کسی کی عورت پر بد نظری کرنا، ایسے شخص کے لئے مجھے

بہت تشویش ہے۔ اِس لئے اُس سے آپ پاک رہنا، کیونکہ، وہ پرایا حق ہے۔ وہ گناہ خدا معاف نہیں کرے گا۔

پرائے حق کے گناہ خدا معاف کرے تو وہ رحم الرحمٰن نہ کہلائے، ظالم کہلائے۔ اِس لئے وہ گناہ خدا معاف نہیں کرے گا۔

لیکن، جس انسان کے گناہ کیے ہوں، وہ انسان معاف کرے تو معاف ہوں، خدا معاف نہیں کرے گا۔

کسی بھی انسان کے پیچھے غیبت کی ہو یا دل میں دشمنی رکھی ہو تو، کسی بھی بہانے سے اُس کے پاس سے معافی مانگ کر کہنا کہ، مجھ سے ایسے گناہ ہو گئے ہیں، میں خدا سے ڈرتا ہوں، اِس لئے آپ مجھے معاف کریں۔ اِس طرح کہہ کر، اُس سے معاف کروالیں۔

پوری زندگی تک اگر کسی نے سرکار (امام) کو ایک پیسہ بھی نہ دیا ہو، ایسے گناہ سے کسی مومن کا ایک پیسہ کھایا ہو تو، وہ گناہ بڑا ہے۔

خدا کا پیسہ ہے وہ علٰحیدہ بات ہے۔ خدا رحم الرحمٰن ہے ۔ وہ شائد معاف کرے گا، مگر مومن کا پیسہ لیا ہو گا تو مومن شائد معاف نہ بھی کرے کیونکہ، وہ رحم الرحمٰن نہیں ہے۔

آپ کسی وقت غلطی سے کسی کا پیسہ کھائیں گے تو آپ کا اُتنا گوشت خدا کاٹ لے گا۔ پرایا پیسہ وہ سُوّر کی مانند ہے۔

دسوند آٹھواں حصّہ برابر دیتے رہنا۔ آپ کے کھیت میں جو پیدا ہو اُس میں سے، راجا اپنا حصّہ لے جائے بعد، جو باقی رہے اُس میں سے آٹھواں حصہ دینا۔ بغیر

حساب کے نہیں دینا۔

پرائے پیسے لے کر دین کے کاموں میں استعمال کریں وہ بہت ہی خراب ہے۔ کسی پرائے کا مال کھا جانا وہ بہت خراب ہے۔

کوئی بُرا کام کرنے والا ہو یا آپ کے دین کا دشمن ہو، اُس کے پیسے بھی کھا جانا حرام ہے۔ اُس میں سے آپ دین مذہب کے لئے استعمال کریں گے اُس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہو گا، اُس کے برعکس گناہ ہوں گے۔

کسی پرائے کا مال کھا جانا وہ، مومن کے لئے واجب نہیں ہے۔

دین کے دشمن کا بھی مال نہیں کھانا۔

کسی کا پیسہ بھی نہیں کھانا۔

دعا

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

دوسرے فرائض کے علاوہ اوّل تو آپ کو تین وقت کی دعا کبھی بھی نہیں چھوڑنی چاہیئے، وقت ہوا کہ فوراً دعا میں حاضر ہونا۔

ہمیشہ دعا کے وقت جماعت خانے میں حاضر رہنا چاہیئے اور وہیں دعا پڑھنی چاہیئے۔

اگر جماعت خانہ دور ہو اور آپ کو یقین ہو کہ، بروقت وہاں نہیں پہنچ سکیں گے، اُس وقت آپ راستے میں ہوں تو راستے میں، دکان پر ہوں تو دکان پر، ریل گاڑی میں ہوں تو وہاں، جہاں پر آپ ہوں وہاں دعا کا وقت گزار لینا۔

جماعت خانہ دعا پڑھنے کے لئے ہے، اِس لئے آپ ہمیشہ دعا پڑھنے آئیں۔ اگر کوئی بیمار ہو اُس وجہ سے نہ آ سکے، وہ شائد نہ آئے، مگر باقی کے تمام دعا کے وقت شام کو جماعت خانے آئیں۔

مغرب کے وقت دعا پڑھنے میں آپ کو کوئی نقصان یا رُکاوٹ نہیں ہے۔ دنیا کا کاروبار کرنے کا یہ وقت نہیں، نیز دوسری کوئی رُکاوٹ نہیں ہے۔

مغرب کے وقت دعا پڑھنے نہیں آئیں گے تو کیا جواب دیں گے؟ جماعت خانے میں آکر دعا پڑھیں اُس میں بہت ہی اچھا ہے۔ اِس کا فائدہ دنیا اور آخرت میں بہت ہی ہے۔

مومن پر لازم اور واجب ہے کہ، مغرب کے وقت ہمیشہ دعا پڑھنے کے لئے

حاضر رہے۔

جو مغرب کے وقت دعا پڑھنے نہیں آتے، وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

دعا جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ گھر پر پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

دعا گھر پر پڑھنے سے بھول جائیں گے؛ بھول جائیں گے تو حیوان بنیں گے، حقیقت کو نہیں پہنچ سکیں گے۔

جماعت خانے میں دعا پڑھنے نہیں جائیں گے تو آہستہ آہستہ بھول جائیں گے اور اصل حیوان کے ساتھ جاملیں گے۔

ایک مومن شخص ایسا خیال کرے کہ، میں آج جماعت خانے میں نہیں جاؤں گا بلکہ کل جاؤں گا۔ پھر جب کل ہو تب ایسا خیال کرے کہ، اب آج تو نہیں، کل جاؤں گا۔ اِس طرح اگر وہ سُستی کرے گا، تو سُستی کرنے کی اُسے عادت ہو جائے گی۔ اور رفتہ رفتہ اُس کا ایمان کم ہو جائے گا۔ اِس طرح آخر اُس کا پورا ایمان چلا جائے گا۔

ایسی سُستی مومن کو ہوئی اُس کی کیا وجہ؟ وجہ یہ ہے کہ، شیطان اُس کے پیچھے لگا ہوا ہوتا ہے، وہ اُسے سُستی کرواتا ہے اور کوئی بھی اچھا کام کرنے نہیں دیتا۔

آپ کو علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر آپ ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آئیں گے تو کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

آپ بہت قسمت والے ہیں کہ، صبح جماعت خانے آتے ہیں اور ہمارا دیدار کرتے ہیں۔

ہمارے فرامین سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہو گا اور اُس میں روشنی پیدا ہو گی۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے روح کو پہنچائیں۔ یہ بڑی چیز ہے۔

جو جماعت خانے نہیں آتے اُنہیں ایمان نہیں ہے، یہ بغیر شک کی بات ہے، اِس لئے آپ ہمیشہ جماعت خانے آنے کی عادت ڈالیں۔ ہمارے یہ فرامین کان سے سُن کر، ذہن میں اچھی طرح یاد رکھنا۔ خانہ ودان۔

دعا پڑھنے کی اور جماعت خانے آنے کی عادت چھوڑ دیں گے تو ایمان چلا جائے گا۔

مِشنری

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

مِشنری آپ کو واعظ سُنانے آئے تب، آپ حاضر رہ کر سُننا۔

اگر کسی مِشنری کی معنی آپ کو ٹھیک نہ لگے اور اُس کی غلطی نظر آئے تو، معنی کے وقت اُس کو روکنا نہیں، لیکن آپ کو ٹھیک نہ لگے تو، دوسرے دن واعظ کرنے سے منع کرنا۔

اگرچہ مِشنریوں کی بہت ضرورت ہے اور گاؤں گاؤں جا کر نصیحت کرنی چاہیئے، مگر ایسے بھگت ہونے تو چاہیں!

مِشنریوں کو جس مجالس میں بلایا گیا ہو وہاں ہی جائیں، یہ مِشنریوں کا کام نہیں ہے، یہ تو مہمان کی طرح ہوا۔

مِشنریوں کو دنیا اور عزّت (خاطر مدارت) سے ہاتھ اُٹھا لینا چاہیئے۔

جو مِشنری ایسے خیالات رکھتے ہوں کہ، عزّت آبرو کے ساتھ بُلاوا آئے تب ہی جائیں، اُنہیں مِشنری کے کام سے ہاتھ اُٹھا لینا چاہیئے۔

پادری، سادھو، درویش وغیرہ جو مِشنری ہیں، اُنہیں کوئی گالی دیتا ہے یا پتھر مارتا ہے، پھر بھی خاموشی سے برداشت کر کے کُھلے عام بازاروں میں وہ اپنی واعظ کرتے ہیں۔

جہاں پانچ، دس یا بیس گھر ہوں وہاں مِشنریوں کو بغیر بُلائے جانا چاہیئے۔

سال میں چھ مہینے تک واعظ کے لئے اُنہیں گاؤں گاؤں گھومتے رہنا چاہیئے۔

مِشنریوں کو جماعت خانے کے علاوہ اور کہیں پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

لوگ واعظ سُنیں یا نہ سُنیں، پھر بھی مِشنری اپنے فرض کے مطابق واعظ کرتے رہیں۔ اِس طرح عمل کرنے والے سچّے مِشنری ہیں۔ اِس کے علاوہ دوسروں نے مِشنری کا جھوٹا نام اختیار کیا ہوا ہے۔

مِشنریوں کو لوگ جانتے تک نہ ہوں، تو وہ کس قسم کے مِشنری ہیں؟ ایسا جھوٹا نام اختیار کرنے والے مِشنری نہ ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔

ہر ایک شخص کے پاس جا کر اُسے دین میں مضبوط کرنے کا بوجھ مِشنریوں پر ہے۔

آپ کو علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر آپ ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آئیں گے تو کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

ایمانی لوگوں کا فرض ہے کہ، اپنے دوستوں اور خاندان قبیلے کو دین کی تعلیم دیتے رہیں۔

جنھیں قرآن سیکھنے کی خواہش ہو، وہ قرآن کا حقیقی مطلب جاننے والے کے پاس سے سیکھیں۔ اِس طرح سیکھنے سے اُس کی صحیح معنی کیا ہے وہ پتہ چلے گا۔

کتابِ مولانا رومی اور کتابِ شاہ شمس تبریز کی پڑھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ، کونسا راستہ اچھا ہے۔

جنہیں علم کی خبر نہیں، اُنہیں روحانی معاملات میں اپنے جیسا کریں۔

آپ حق کی بات جانتے ہوں گے، اِس کے باوجود دوسرے کو نہیں کہیں

گے تو آپ کو گناہ ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

استاد ہوشیار ہونا چاہیئے، نیز روحانی علم سے بھی واقفکار ہونا چاہیئے۔

آشاجی مارگ چوکھو ملی کری چالو،
اِس ماہیں اندھیرا نہیں لگارجی؛
اجواڑا ماہیں جے اندھاروں کرشے،
تے جاشے نرگ دُوار۔ علی...

آشاجی جنم کھوٹا تے جیو کہیئے،
جے گنان وِچاری نہیں چالےجی؛
تے جیو مانکھا جنم ج ہوشے،
پڑ ہوشے تے ڈھور پرماڑ۔ علی...

اےجی جے ست پنتھ لئی اوسری گیا،
انے گُر پیرنے دیوراوشے گاڑ،
تینوں مُکھ دیٹھے برہمَ ھتیا اُپجے،
تے تو پڑشے دوذخ نی جاڑ۔

اے جی کلجُگ سندھے ایوا جِیو تھائیشے،
پوتے ڈوبشے انے بیجا نے ڈوباوشے،
ارتھ نو انرتھ کرینے ٹھیراوشے،
انے سَتگُرنا وچن اُتھاپشے تینی وار۔

(گنانِ شریف)

گمراہ کُوں گمراہی میں چھوڑو،
اُس کا نہیں کچھ علاج،
جس کُوں خدا نے گمراہ کیا،
وے راہ نہ پاوے باج؛
آنکھاں اندھی علاج کرے،
تو چنگی ہووے جان،
پڑ جس کا سینہ اندھا علاج ناہیں،
جو پھر کر آوے لقمان۔

(کلامِ مولا)

* * * * *

کلامِ مولا

حضرت امام مولا مرتضیٰ علیؑ کے پاک 'کلامِ مولا' میں سے منتخب شدہ روحانی کلام کی لڑی

دُنیا گھر ماتم کا،
جسے دیکھو سو روتا ہے زارو زار،
غفلت کا ڈٹا کانوں سے کاڑھو،
تو سُنو کیسی پڑی ہے پُکار؛
کاٹھ سِر کَروَت پھرے پتھر ٹانکے،
اے دوئے کیسا کرتے ہیں شور،
بَہتے پانی میں آواز کیسا،
عمرو ہی وہی جاتی سو روتی ہے زور۔

بُھولا وَے جے کوئی دُنیا رِیجھا،
جِیُوں پیاسا دیکھے ویلا دُھوپ،
کہ جنگل سارا بھرا ہے پانی،
اے تو دُھول دِیسے ہے پانی رُوپ:
دُنیا سب دُھول ہے،
دُنیا مال گاڑو وَے بھی ہے دُھول،
اِس دُھول کُوں تُوں سونا رُوپا مانک دیکھے،
اے تمھارے دیکھنے میں پڑی ہے بُھول۔

پانی کی پیاس سے،
مال کی پیاس جانو ہووے سخت،
مال کی پیاس گھڑی ایک نہ بُجھے،
پانی کی پیاس ہووے کوئی وقت:
جس کوں پیاس مال کی ہوئی،
انہیں پیاس میں کھوئی ساری عمر،
کبھی نہیں پیٹ اُس کا بھرے،
جو سب مال پاوے جیتا ہے دُنیا بھیتر۔

دُنیا بیچ یہ فانی ہے،
اور مول لے عاقبت کام،
دُنیا تیرے سنگ نہ رہے سی،
خوب عاقبت مُقام؛
دُنیا دِن چار ہے،
چیت تُوں چھوڑ جائیسی،
اِسے بیچ عاقبت بسائے لے،
وَے تُجھ کام آئیسی۔

دُنیا کی نعمتوں سے،
خُوب ثواب عاقبت کیرا،
عاقبت سدا باقی رہے سی،
دُنیا فنا ہووے سویرا؛
جو تُجھے خدا نے عقل دیا،
تو دُنیا کُوں نہ کر پیار،
کہ جو ٹھام چھوڑنا وہاں گھر کرے،
ایسا کام کرے گیمار۔

خوشی نے آرام چاہو تو،
آرام وہاں جہاں نہیں ڈر،
دُنیا میں تو بہت کسالہ،
آرام کہاں ہے اِس دُنیا بھیتر:
ایک دِن خُوشی میں ڈھول بجایا،
دُوجے دِن کوئی مُوا ہُوا غم،
بھلی خوشحالی عاقبت کیری،
دِن دِن اَدکی ہوئیسی نہ ہوئیسی کم۔

دُنیا دیکھو جاوے چلی،
یہ ہے دو دِن کا بہار،
شاہ، گدا اور ادنیٰ اعلیٰ،
نہیں کسی کُوں اِس میں قرار:
چیت سَمالو مومن بھائی،
جب لگ نہیں آئے خِزاں کے آثار،
تب لگ پانی سِینچو نیک بندگی کا،
تو تیری زندگی کا باغ سدا رہے گلزار۔

گمراہ ہُوا وَے،
جِنے دین سے دُنیا کُوں اَدکا چاہیا،
کہ دُنیا کام کرتے،
جِنے دین کا سو کام گمایا:
پہلا تجھے دُنیا سِرجیا،
کہ عاقبت کارنؕ کرے کمائی،
تو وَے صحیح گمراہ ہُوا،
جِنے دُنیا کارنؕ عاقبت گمائی۔

آچھی بندگی عبادت وے،
جو سب سُوں چُھپا کر کریئے،
کسی بندے کُو نہ جتائیئے،
اپنے خدا سُوں ڈریئے:
بندگی نیکی خدائے کاجے کریئے،
نہ بڑا کرنا اپنا نام،
جو خدائے کارنؕ کام کریئے،
تو درگاہ میں ہووے قبول تمام۔

جِنّے عمروہو لمبی پائی،
اور ساری عمر رَیْن دِن بندگی کیتی اللہ،
تو نبیوں کا سَرو پائے جانو،
اُس بندے کُوں صحیح مِلا؛
نبیوں کُوں بڑائی رَبّ نے دِیتی،
سب اُمّت اُوپر کئے سردار،
تو جو کوئی چلنٹی اُنوں کی چلے،
سو مقبول ہووے رَبّ دربار۔

گئی عمروہو میں جو کام نہ کیا،
سو آخرت میں کرلے شِتاب،
ایتی عمر گئی باقی جائیسی،
کیوں سوتا ہے بَھرخواب؛
عمروہو دیکھو جاوے چلی،
چیتو کرو نیک کمائی،
دُنیا بازار میں کوئی کمایا،
کِنے پُونجی آپ گمائی۔

روشن کر بھائی قبر تیری،
کہ نِت اُٹھ نماز کر بیچ رَیْن اندھیری،
اندھیری رَیْن بیچ نماز کیے سے،
روشن ہووے صحیح قبر تیری:
نماز نفل کر آدھی رات کُوں،
خدا کے بِن نہ بُوجھے کوئی،
مولا فرماوے کہ قبر تیری،
اس نماز سے صحیح روشن ہوئی۔

مومن کے مُنہ اُوپر نُور اَدکیرا،
جو بیچ رات اُٹھ کرے کمائی،
رات کی بندگی دن میں دِیسے،
کہ گَرَنُہار کے مُنہ اُوپر ہووے روشنائی:
قِیامت کے دِن کوئی مُنہ کالے،
کوئی مُنہ ہووے سفید،
وَے جِنے رات میں بندگی کیتی،
ساچے صِدق سے اُنے پائی اُمید۔

سب دِن پچھے رات ہے،
دِن کُوں کرو آپ کمائی دھندا،
رات کُوں بیٹھو آرام سے،
جپو اُس کُوں جس کا ہے تُوں بندہ؛
دُنیا لوک کہے پیٹ دھندا لاگا،
کب بیٹھے ہم خدا کے گیل،
مولا فرماوے جو ویلا دھندا نہیں،
رَبّ کُوں سمبھارو بیچ اندھیری لَیْل۔

معراج خدا کا رسول پایا،
جِنے سب رات کیتی حق بندگی،
سو معراج مومن کُوں ہووے،
جو دِل سے نکالے سب دُنیا گندگی؛
رات کُوں جاگے ایک دھیان سُوں،
پیروی رسُول کی کرے کِردار،
تو اُس مومن کُوں معراج ہووے،
اپنے رَبّ کا دیدار۔

رَیُن مرتبہ بہت بڑا ہے،
سب خلقت پاوے آرام،
پیِر پیغمبر ولی اولیاء،
رات بندگی سے سب پائے نام:
معراج رسول بھی رات میں پایا،
عاشق وَصل پاوے معشُوق،
جو تُوں ساچا عاشق ہے،
تو رَیُن بندگی سے مت چُوک۔

سب دِل منِے لگن ہے،
پرَن بھلا دِل وے جس دِل ہے لگن کِرتار،
اور لگن میں پڑا سو ڈُوبا،
رَبّ کی لگن بھلی جو اُتارے پار:
لگن بِنا کوئی دِل خالی نہیں،
بِن لگن تو دِل رہے اُداس،
ساچے سائیں سُوں جو لگن باندھو،
تو ذِکَر کرو ساس اُساس۔

رحمت رَبّ کی وَے کوئی پاوے،
جے کوئی ذِکَر کرے ہر دَم،
جو ایک دَم ذِکَر کرنے سے چُوکا،
تو خوشی نہ پاوے لِکھاوے غم:
رَبّ درگاہ حاضر وَے،
جو ہر دَم ذِکَر کرے کَسَبْ،
جو ایک دَم ذِکَر کرنے سے چُوکا،
تو رَبّ کرے اُس اُوپر غَضَبْ۔

خدا کی غیر محبّت سے،
جِنے دل کِیا ہے خالی،
کہ دُنیا کی محبّت ساری،
اپنی دِل تھی ٹالی:
اِس رِیت دِل خالی کرنا،
کھِیسا بھرنے سے ہے خاصا،
مال گھٹنے سے ہے اے بھلا،
جو ٹُوٹے مَن کی آشا۔

جو بہشت چاہو تو تقویٰ پکڑو،
جیوں رہو گُناہ سے پاک،
کہ بہشت ہے جگہ پاکُوں کی،
وہاں مُشک و عَنبر کی بچھائی ہے خاک:
دولتمند کے گھر میں جیوں پیٹھنے نہ پاؤ،
جو پاؤں تُمارے لاگی ہوئے کیچ،
تو موتی لال کے مِندر کستوری زمین،
گناہ میل سُوں کیوں پیٹھو ایسی جنّت بیچ۔

خدائے کا ڈر جس دِل وَسے،
وَے دِل نِت ہووے اُجاس،
جِنے دِل اپنا اُجاسِیا،
دیدار کی تو اُسے لگی آس:
دِل آریسہ دیدار کا،
جِنے اُجاسیا تِن کے پُورے بھاگ،
رَبّ کے ڈر سے دِل اُجاسو،
سوتا کیوں ہے غافل جاگ۔

دِین مانک عِرفان الٰہی،
دُنیا پتّھر دُنیا کی چاہ،
چودہ طبق لگ جو جو نعمت،
سو سب جانو دُنیا فنا؛
خدا تو ہے سب سے نیارا،
اور جو پَسریا سو رَبّ کا نُور،
جو دیہہ مَیں پَن سے ہاتھ اُٹھاؤ،
تو باقی ہے سو رَبّ کا ظہور۔

ایک نُکتہ معرفت کیرا،
اُس کُوں کوئی نہ پہونچے عمل،
جِنے پچھانیا اُس نُکتے کُوں،
اُس کے ایمان میں کبھی نہ ہوئے سی خلل۔

ایک نُکتہ جو معرفت کیرا،
مُرشد جس کُوں بتلاوے،
سو واصل ہووے ذات حق میں،
اصل اپنے کُوں پاوے:
جِنے دل سے کھویا اِس نکتے کُوں،
اُنے کھویا اپنے رَبّ کُوں،
یہ سُنو سمجھو ہر دَم بِچارو،
مولا فرماتا ہے سب کُوں۔

حق شناسی خوب ہے بھائی،
ناحق سے مَن وار،
ظاہر باطن حق تعالیٰ کُوں،
ہر دَم نہیں بِسار؛
ایک دَم پر دو شُکرانے،
لازم حق کے جان،
ساس اُساس جو آتا جاتا،
سو بڑی نعمت ہے مان۔

ساس اُساسے سَمَرَٹ کر لے،
اور حِرص ہوا سب چھوڑ،
حق بِنا سب حِرص ہوا ہے،
تُوں حق سے محبّت جوڑ:
جو جو سُکھ دُنیا عُقبیٰ کے،
سب سے دِل کُوں وار،
تو پاوے گا وصل حق کا،
یہ سب رہیں گے تیرے تابعدار۔

ظاہر باطن جو کُچھ دِستا،
جو کُچھ سُنتا کان،
حق بِنا تو خالی نہیں،
یہ نُکتہ خُوب پہچان:
جس پر کرم کرے وہ آپ،
اُس کُوں آپ ہی آپ بُجھاوے،
عِلم، علما، کامل مُرشد،
بن کر آپ سُجھاوے۔

اَوّل، آخر، ظاہر، باطن،
دِستا سُنتا سو ہے،
ہے سب ہی میں سب سے نیارا،
اور نہیں سب وہ ہے:
میں اور تُوں کی دُوئی چھوڑ کر،
ایک دیکھ کُچھ دو نہیں ہے،
ایسا سمجھ فنا ہو اُس میں،
تُوں نہیں تب وہ صحیح ہے۔

نُور اِلٰہی اوّل تھا،
سو آخر جَگ میں پایا ظہور،
اِسی دین کے تابع ہووے،
اُس میں روشن ہووے رَبّ کا نُور:
ختم کِیا اِس کلام کُوں،
سب ظاہر کَہے سُنایا،
سو پڑھو، سیکھو اور سُنو، سُناؤ،
یُوں مولا نے حکم فرمایا۔

مرتبہ علِم کیرا،
سب ہُنر اُوپر ہے اعلیٰ،
کہ علِم سے تو رَبّ پہچانا،
جِنے اپنا دِل اُجالا؛
اور ہُنر کمائی سب فنا ہووے،
پہچان خدا کی رہیوے باقی،
اے سُنو سمجھو یاد جَ راکھو،
فرمایا کوثَر ساقی۔

خوشخبری دِیئو آپ جیو،
جب صبُوری کیتی،
جِس بندے نے صبر کیا،
تِسے فتح رَبّ نے دِیتی؛
خالق کی سب خلقت جانی،
کوئی دُکھ دیوے تو صبر کرنا،
تو اُس سے تُوں صحیح جِیتے،
ایسا مَن میں دھرنا۔

صبُوری تیری تُجھ فتح دیوے،
جِس کسی اُوپر آوے بلا،
جو وے صبُوری کرے تو اُس کُوں فتح دیوے،
بُوجھو آپ اللہ؛
صبُوری گَرَنُہار کُوں رَبّ دوست راکھے،
آپ رَبّ کرے اَنت پیار،
بندہ بھلا وے جو صبُوری کرے،
تو کٹھن ویلا رَبّ ہووے اُس کا یار۔

مَرنا جِنے سچ کر مانا،
اُسے دُنیا میں کیا کرنی ہے خوشی،
اِس بُوجھ ساتھ جو خوشی کرے،
تو خوشی نہیں اے تو ہے بےہوشی؛
پر مُلک جاتے عمروہو گھٹے،
دِل نا کہے اے مُلک میرا،
تو دُنیا مُلک سُوں کائیں دِل باندھو،
کِنے بتایا کہ یہ مُلک ہے تیرا۔

مَلکُ المَوت تو سب پر آوے،
سب بندے کی لے جاتا ہے جان،
اِس مرنے آگل جو مر چلے،
سو مر کر پاوے اَمر مکان؛
ایسا مرنا جو مَر جانے،
واصل حق ہو کامل فقیر،
اے درجہ پاوے سو ولی کِلاوے،
اے فرمایا حضرت آپ امیر۔

* * * * *

گنان ۔گرنتھ

ہمارے پیروں اور سیّدوں کے تحریر کردہ پاک گنان ۔ گرنتھ میں سے منتخب شدہ روحانی پاٹھ کی لڑی

سلوکو

پیر شمس اور پیر صدردین

ستگُر کہے رے

نام لِیا سو اَتی گھنٹا،
پَنٹ پریم پیڑا نہ لائے،
اے تو دھوڑی اوپر لِپپنٹا،
جیم پُھوٹا مِنڈل بجائے رے۔

ستگُر کہے رے

پِیُوں پِیُوں کرتا جوپِیُوں مِلے،
اَنے سِر اوپر بَھرِیا بھار،
جو مَن کھیلے موکڑا،
تو بھانگی ناؤ نہ ہووے پار رے۔

ستگُر کہے رے

سَتی تَھئی تو کُیوں رہی،

جو نہ جَلی پِیُوں جی کے لائے،

جا جا نہ مُوئی دولڑی،

پریم لاج نہ ماہیں رے۔

ستگُر کہے رے

سیتا کارنؕ دُکھ سھیا،

دس سِر دیا کٹائے،

پَنؕ سچے سُرِتجَن کیرے کارنؕے،

ایک سِر دیو نہ جائے رے۔

ستگُر کہے رے

بولے جو بولے لیجیئے،

اَنے پِیُوں نے پِچھانؕ،

سِر ساٹے جو پِیُوں مِلے،

توئے سونگھا جانؕ رے۔

ستگُر کہے رے

سِر ساٹا تو کیجیئے،

جو پِیُوں جی بِکاتا ہووے ہاٹ،

تو ایک شِنڑ وِلَمب نہ کیجیئے،

سر ہاتھے دِیجے کاٹ رے۔

ستگُر کہے رے

سِر دیا تو کیا ہوا،

جو رَدیہہ نہ بھینا جانڑ،

کَٹکا کرے کایا تنڑا،

توئے اجمپیا جاپ وِنا کُوڑا کام رے۔

ستگُر کہے رے

سِر ساٹا جو کیجیئے،

تو رہینڑ جَگائیئے آپ،

جِیو لگائیئے ذِکَر سُوں،

تو ساچا سُرِتجَن پاس رے۔

ستگرُ کہے رے

اَماری پُکار جے سامبھڑے،
انے سامبھڑے ایکانتے جانڑ،
تے پانچ ہَتِیا تھی اَڑگا رہیوے،
بھائی تے ماہیں اَماروں ٹھام رے۔

ستگرُ کہے رے

اَمے آوی تے ماہیں بیسیئے،
اَنے بوُتیر کوٹھا ماہیں تھائے اَواج،
رہیٹی جائے تینی جاگتاں،
تیاں رَچنا گنان نی تھائے رے۔

ستگرُ کہے رے

اجمپیا جاپ تینے گھٹ وسے،
اَنے کایا ماہیں تھائے جَنتُری نو اَواج،
تِیاں بوُتیر کوٹھا ماں تال تمبل واجے،
تینی دھات جانے وِیرلا کوئی رے۔

ستگُر کہے رے

تے جِیونی جیبھ اَم تنٹی،
اَنے وسے تے آ سنسارَج ماہیں،
تینے بَنْدھ بندھاناٹا اَم تنَٹا،
تینی دھات نہ جانٹے کوئ رے۔

ستگُر کہے رے

ناوَ کیجے علی کے نام کی،
اَنے تے ماہیں ساچا بَھرِیئے بھار،
پوَن جو چالے پریم کا،
تو ستگُر اُتارے پار رے۔

ستگُر کہے رے

پرِیت پیانی دوہیلی،
اَنے پریم پِیڑا ہے سُول،
اے کَنگَ کَسوٹے آپ کُو،
تو چَتُر دا پاوے مُول رے۔

ستگُر کہے رے

عِشق تو واڑی ماں نہ نپجے،
اَنے عِشق ہاٹے نہ ویچائے،
عِشق تو ہَیڑا ماہیں نپجے،
تے ہَیڑو کوری کھائے رے۔

ستگُر کہے رے

پریم رَس اَتی مِیٹھڑا،
اَنے جے کوئی دیکھے چاکھ،
سُواد جو پاوے سِر لگی،
تینُوں ہَیڑُو دیوے سانکھ رے۔

ستگُر کہے رے

سونا ویچی ساجن لِیجیئے،
اَنے موتی کیرے مُول،
وے ساجن کیم چھوڑِیئے،
بھائی لوکاں کیرے بول رے۔

ستگُر کہے رے

جینے کلیجے باݨ لاکا نیہہ تنّا،
تینی درشٹی اَوَر نہ جائے،
تینؤں پِنڈ چالے مُرت لوک ماں،
تینی سُرتی آکاشے جائے رے۔

ستگُر کہے رے

مِیٹھی دُنیا سَروے دُور کرو،
اَنے مایا ماں نہ لاوو جِیو،
جَنَم گمائِیئے پریم سُوں،
تو پامِیئے ساچا پِیو رے۔

ستگُر کہے رے

مانکھا اَوتار تُوں پامِیو،
پَݨ کائیں نہ جاݨیو مُگتی نو بھید،
ماٹک موٹو شُوں تھیو،
جو اَنْتَر نہ پَڑِیو چھید رے۔

ستگُر کہے رے

دیدار امارو دوہیلو،
اَنے راتے جاگو لوک،
نِینڈرا تینے شُوں کرے،
جے راکھے مولا سُوں ہیت رے۔

ستگُر کہے رے

دِل ماہیں دیوَل پُوجیئے،
اَنے دِل ماہیں دیوَ دُوار،
دِل ماہیں مولا آپے وَسے،
اَنے دِل ماہیں دیوے دِیدار رے۔

ستگُر کہے رے

جِس گھٹ اِیمان پَرگَٹیا،
تِس تھی غفلت ہووے دُور،
تِیاں اَندھارا شُوں کرے،
جِیاں ستگُر کیرا نُور رے۔

ستگُر کہے رے

دیدار اما رو دوہیلو،
تے ماہیں گھاٹِیوں چھے اَپار،
ایک ایک گھاٹی ماہیں سوڑ سوڑ چوک چھے،
تے بِن کھَمِیا نہ آوے ہاتھ رے۔

ستگُر کہے رے

پانچ تَنُتو ماں سردار چھے،
بھائی تینُوں کَھمِیا نام،
جے کَھمِیا راکھے دیہی ماں،
تینے تِیاں سَہو اُٹھی کرے سلام رے۔

ستگُر کہے رے

بَھلکا واگے بھاؤ کا،
اَنے پڑے پریم کے گھائے،
جو پِیڑا ہووے پریم کی،
تو نَیُنٹے نیند نہ آئے رے۔

ستگُر کہے رے

نِیند بیچاری کِیا کَرے،
جو بَندہ ہووے ہُشِیار،
پِیُوں پِیُوں کرتا رہینٹی گماوے،
پچھی ہووے پَربھات رے۔

ستگُر کہے رے

نِینڈرا تو جَمنی داسی جاٹِیئے،
اَنے کایا کَسِیئے آپ،
پوتانی حق نی کمائی کَرِینے کھاییئے،
بھائی تو نِیندرا نہ آوے پاس رے۔

ستگُر کہے رے

پِیُوں پِیُوں تو سب جُگ کَرے،
پَنٹ پِیُوں نہ پاوے کوئی،
مُکھ جَپنتا جو پِیُوں مِلے،
تو سِر ساٹا نہ ہوئے رے۔

ستگُر کہے رے

سِر ساٹا جو کیجیے،

تو رہِنی جگائیئے آپ،

جیو لگائیئے ذِکر سُوں،

تو ساچا سُرِتجَن پاس رے۔

ستگُر کہے رے

پِیُوں پِیُوں تو جیو جنُت کَرے،

پَنڑ پِیُوں نہ پاوے کوئی،

جیبھ جپنتا جو پِیُوں مِلے،

تو بگُّلا ہَنُس جَ ہوئے رے۔

ستگُر کہے رے

بگ ہَنُس بے پَٹُنتَرا،

اَنے دِیسے ایک وَرنڑ،

پَنڑ بگ چَرے مَن مانیو،

اَنے ہَنُس موتی چَرنڑ رے۔

ستگُر کہے رے

کانچ رَتَن بے پَٹُنترَا،
اَنے کَسُتا پاوے بھاو،
کانچ کَمایو وِکھ بَھرے،
اَنے رَتنے اَجواڑو ہوئے رے۔

ستگُر کہے رے

نُگرا سُگرا بے پَٹُنترَا،
اَنے سَروے صُورت ایک سَمان،
پَنْ نُگرا چھاوے دام کُوں،
اَنے سُگرا صاحِب جی کے نام رے۔

* * * * *

بُوجھ نِرَنجَن

پیر صدردینؒ

اَتی اَچُرت کہوں ایک پہیلی،
جس تھی ہووے واٹ سوہیلی،

پیوِ چھانا کیوں پرگٹ آیا،
کون کون پِیا بھیکھ پِھرایا،

لا تھیں اُن ذاتِ کہاوے،
جاں کی بات کَہی نہیں جاوے،

ڈُبکی لے لے گوتھا کھاوے،
پیر پیغمبر توئے نہ پاوے،

مَہا اَگم سمندر گَہاوے،
جاکو پار کوئی نہ پاوے،

جو اِس سمندر ماں ڈُبکی کھاوے،
مَرجِیوا ہوئے سو مانٹک لاوے،

ڈُبکی لے لے جَنَم گماوے،
وانکو تھاگ کَبَہُو پاوے۔

رے تُونہی
مارا ساچا سائیاں پیوجی تُونہی...

نِرالا نِرَنجَن کہیئیں،
نرالی کہیئیں کُچھ بات رے،
گُونگے سپنا پائِیا،
سمجھ سمجھ پچھتائے رے۔

* * * * *

برہم پرکاش

پیر شمس

سَت شبد ہے گرو ہمارا،
تا کو لِکھے نہ یو سَنسارا۔

سَت شبد کا کَرو وِچارا،
پیِر شاہ کَہو جی وارم وارا۔

پَرتھم دِھیان رَسناسُوں کیجے،
نِش دِن پیِرشاہ پیِرشاہ بَھنِیچے۔

تِین ماس رَسنا بیچ رَہیئا،
پیچھے نام برہم سو کَہیئا۔

نام لیتا بَھیئا پریم پرکاشا،
تَب اُوپجیئا مَن وِشواسا۔

کہو پریم لکش کیسا رے بھائی،
گُپت بھید کَہُو پرگٹ بَتائی۔

گد گد لَہیری پریم کی اُٹھے،
تاں بیچ شِیری مُکھ کی چُھوٹے۔

ہوت گلگلی سُکھ میں اگاہی،
تاں بیچ مَنوا رہیئا سَمائی۔

چلے ترَٹ جانُہاں پریم کی دھارا،
پیوَت پریم ہووَت متوالا،

چھکی کر بگییا ان بھے بانی،
دُور پہُنچے کی یہی نشانی۔

برہم سُکھ کی کیا کہُوں وڑائی،
مہِیما اَدِھیک کہی نَو جائی۔

کہو ارو لوک کیسا رے بھائی،
وہاں کی مہِیما کہی نہ جائی۔

اَکھنڈ شبد کھنڈت نہ ہوئی،
نِش دِن رہَت سُرَتی میں سوئی۔

اَمَر شبد مَرے نہیں جانُہی،
رَہی سُرَتی تانُہاں بیچ سَمائی۔

اَجَر شبد دھِیان سُوں جَریئا،
سیہجے ہی کام مُکتی کا سَریئا۔

اَگھر شبد کَبھُوں نہیں گھریئا ،
مِلی کَری برہم اَگھر ہوئی رَہیئا۔

شبد اَکال کال جانُہاں نانُہی،
نِش دِن رَہیت سُرتی تانُہاں مانُہی،

شبد اَکھنڈ دِھیان سُوں دیکھا،
آوا گَمَنْ کا مَٹیئا لیکھا۔

شبد اَلیکھ جُگتی سُوں لَکھیئا،
جانُہاں پَھل سُرتی مُکتی کا چکھیئا۔

شبد اَڈول بھَوے نہیں ڈولے،
شبد اَتول تانُہی کون تولے۔

شبد اَپار پار کون پاوے،
شبد اَتھا تھا نہیں آوے۔

سُرتی شبد کا جانُہاں ہے واسا،
جانُہاں نہیں دَھرَنْ نہیں آکاشا۔

سُرتی شبد کی اُنمُونی لاگی،
جانُہاں جَنَم مَرَنْ کی کَھڑبَڑ بھاگی۔

جانُہاں اِنگلا پِنگلا سُکھمَنڑا ناڑی،
لاگی شبد سُوں اُن کی تاری۔

شبد کو دیکھے دیہہ سَنجوگا،
سُرتی شبد کا لیکھ نہ جوگا۔

سُرتی شبد کی گانٹھی گُلائی،
جِیُوں جَل میں جَل دِیا مِلائی۔

ایک سمَے اَب دیہی چھوٹے،
توئے سُرتی شبد کی گانٹھی نہ ٹُوٹے۔

شبد نِرنجَن نِراکارا جِس نے،
پھیر اَنجَن نہیں دھارا۔

جِس اَنجَن دھارا نہیں کَرتا،
کَرتا سو اَنجَن نہیں دھرتا۔

رے رَنکار کِرتار ہمارا،
جِس کا دِیسے سَکَل پَسارا۔

صاحب سو سب ہی سے مُکتا،
مِلی رَہیِنا کوئی جوگی جُگتا۔

اَنجَن ماہُیے نِرنجَن دیکھا،
بَہُو دَھرنٹے کا چُھوٹا بھیکھا۔

جانُہاں جَرمَر جَرمَر اَمرت جَری ہے،
سُکھمَنٹا سُکھ میں کِرِیڈا کَری ہے۔

سُکھمَنٹا سُکھ میں سُرتی سَمانٹی،
کَہیت جا کی اَن بھے بانی۔

اُوپر کا پَرچا سَب کوئی بُوجے،
برہم پَرچا کی بات نہ سُوجے۔

برہم پَرچا کی اَن بَھئے کَیسی،
بھیدی بِنا بھید کون لَیسی۔

سُکھ ساگر جانُہاں سُبَھر ہی بَھریئا،
تانُہاں بیچ برہم غَرَق ہوئی رَہیئا۔

نِج مَن نِج پدماں سَماوے،
تو یونی سَنکٹ بَہُوری نہیں آوے۔

نِج پد میں دیکھے نِج رُوپا،
سو جَن جِیوَت مُکَت سَرُوپا۔

نِج پد کی کیا کَہُوں مَہِما پَرما،
کُچھ کَہُوں تو بھی ہے مَن شَرما۔

سُوجَت آنکھا تِتنے ہِیرا پائیا،
اَندھے کُوں ایتبار نہ آئییا۔

ہِیرا بَاندِھیا گَٹھڑی ماٗنہی،
تو کیا بَھئییا اَندھے مانییا ناٗنہی۔

بِنا سُنی کا اے دیکھی بَتایا،
بِھن بِھن کرکے سَمجھایا۔

جیسے میں پہونچییا تیسے میں کَہِییا،
اَنٹ پہونچییا ایتبار نہ رَہِییا۔

تین لوک جے کوئی پِھری آوے،
ایک نام بَھجے بِن مُکتی نہ پاوے۔

صاحب نام ہے موہوسَر نیڑا،
بَھوساگر تَرنے کا بیڑا۔

جو کَرسی کوئی کَہِییا ہَمارا،
تو تُونہی تُونہی کَرسی ایک ہی دھارا۔

تُونُہی تُوں صاحب نِش دِن کَرسی،
تو بَھوساگر نِسچے کَر تَرسی۔

جے کوئے صاحب نام دِھیاوے،
تے ہرتجَن صاحب کُوں پاوے۔

نام رَٹے بِن جَنم گماوے،
سَمرَنٹ کَرتا سُپھل تَن کَہاوے۔

نام رَٹت اَبھیمان ہَٹائیا،
تِین کال کَرم کا بَھئے مَٹائیا۔

سَمرَنٹ کَرتا کَرت جَن سوہی،
پَنچ ہُوتے اَتی اُتَم ہوئی۔

ست جُگ ترِتا دُواپُور ماُنہی،
چوتھے کلجُگ کَہُوں میرے بھائی۔

چُھوٹے چُھوٹَت بھیگے جے تے،
بِن اَبھیمان بَھجَت حَق تے تے۔

صاحب جی کے نام اَنَنتا،
نیندا تجَی بَھجے سوہی سَنتا۔

اگم نیگم پوراݨ قُرآنَ،
صاحب مہیما بھاکھت نہ نہ۔

اَپنی قُدرت آپ پچھاݨے،
حَق کی حِکمت اور نہ جاݨے۔

کھݨ ماںُہے بَھر مَنڈ جَماوے،
کھݨ ماںُہے پُونی سَکَل سَماوے۔

حق کی حِکمت لِکھی نہ جائی،
سُنو ہو مومن میرے بھائی۔

اَوَرہی سَنُسا سَرَوے سَماوے،
اور اَنُتَر نَج نام ٹھیراوے۔

تاتے اَوَر وِچار نہ کیجے،
جیسے تیسے نج نامَ لیجے۔

نام لیتے نامی کُوں پاوے،
آپا مَٹّی نج آپ سَماوے۔

نَج آپا سو ویناپک ہی دھریئا،
پِنڈھ برھمانڈھ چراچر بَھریئا۔

تا نِرگُنْ کے گُنْ ہی اَنیکا،
سَمجھی دیکھو ایک تے ایکا۔

حَق اَرُوپی رُوپ ہوئی آوے،
سو ہرتجَن مومن مَن بھاوے۔

اَنَنتَ کَلَپ جُگ بیتے آگے،
تِس میں چُھوٹے جِیو سو جو نِیند میں جاگے۔

تِن کی خاصِیت کِتنی گاوے،
کَہت کَہت پار نہ آوے۔

سَت مارَگ کا سار اے بھائی،
شمس دَرِیا کَہی سَمجائی۔

گُرنر پُورے سب کی آشا،
جِنے کَنتھیا برہم دِھیان پَرکاشا۔

* * * * *

سَت ویڻی

سیّد نُورمحمد شاہ

ذِکَر جاپ (عبادت)

سُرِتجَن سار تو جا کَرسی،
ذِکَرُوں لیکر دِل ماڻُھے دَھرسی؛

نِش دِن جَپیئے پِیا کا نام،
تیم تیم دِل آوے ٹھام؛

حَیات دِل کی ذِکَرُوں پاوے،
ذِکَرے نیہڑا اَدکا وادے؛

چَپنڻی کم مَ کرجو رے کوئی،
تو جا دِل تیرا جِندہ ہوئی؛

رَسُولے آکھی ایہہِ جُ گالی،
دِل ٹھام نہ آوے ذِکَرُوں ٹالی۔

رے تُونْہی

مارا ساچا سائْہیاں پیُوجی تُونْہی...

ذِکَر جِسے ہے پیا کی،

بھائیؔ دِل کی دارُو ایہہ رے:

جِندہ ہووے دِل مانْہے تھی،

اَنے اَدکا وادے نیہہ رے۔

روحانی عشق

نیہہ کے مِندر جو جا پَڑ یئنا،
تو رومے رومے تِسے دُکھڑا جَڑ یئنا؛

تَن مَن دَھن پِیا کا جانڑے،
آپَس مانُہے پِیا دیکھ پچھانڑے؛

پِیا کی پرِیت جِس مَن بھاوے،
سو سب جائے اَگن جَلاوے؛

اور سو سارے سُکھ سُوں سووے،
پریم ماں تو اے ٹَپ ٹَپ رووے؛

اور سو ہنُسا باجی بُوجے،
وِریہہ ویراگی کُوں سب کُچھ سُوجے۔

رے تُونُہی
مارا ساچا سانُہیاں پِیُوجی تُونُہی...

سِیس ساٹا جے کرے،
سو کھیلے پریمَ جُ کھیل رے؛
جِیو گَماوے آپنا،
اَنے سَت سُوں باندھے نیہہ رے۔

جدائی کا فراگ

جِس کُوں پِیا کی وِرِیہ ِج ہووے،
سو کُیوں جا کر روٹی موہووے؛

اُس کُوں تَپتے رینٹی جاوے،
سُکھ سُوں نِیند تِسے کیسی آوے؛

اُس دوہاگنٹ کی پُھوٹی چھاتی،
شاہ بِساری جے نِیندَ ِج ماتی؛

جُوٹھ بِسارو تو نِیند نہ آوے،
ساچ کارَنٹ سَب جُوٹھ گماوے؛

جِس کُوں پِیُو کا بِچھوڑا ہووے،
سو کیُوں جا کر سُکھ سُوں سووے۔

رے تُونُہی

مارا ساچا سانُہیاں پِیُو جی تُونُہی...

جسے بِچھوڑا پِیُو کا،
تِسے نِیند نہ آوے رات رے؛
جیو گَماوے آپنٹا،
انے ذِکَر کرے دِن رات رے۔

گنانِ شریف

۱۰ روحانی گنان

گنان : ۱

پیر ستگُر نُور

اے جی بھائیو بَھرمے نہ بُھولِیئے،
وِیرا نَو بُھولِیئے؛
سمجھو سَتگُرنی واٹ کایا کیرو جُھوپڑو،
کایا مَڈورے مَسانٹ۔
بھائیو... ۱

اے جی کایا گَندی نے گوبری،
کایا میلی سَدائے؛
کایا وَٹسے نے سڑے،
کایا بُھونڈی گَندھائے۔
بھائیو... ۲

اے جی مَڑ مُتُرَ مانُہے بَھرِیو،
دَھاڑے اُٹھے دُرگندھ؛
اُوپر آلِیو چامڑو،
مانُہے چھے نَس جاڑینا بَندھ۔
بھائیو... ۳

اے جی شُکر کہیے تات نُو،
شوٹیت ماتانی ہوئی؛
اُوپج اینی وِچارتا،
آوے اُکڑاٹو جوئی۔
بھائیو... ۴

اے جی تینے تُو دھوئیش کیم کری،
کائیں شُدھ نَو تھائے؛
نَو دُوار نِت چُوے،
مانُہے نَرگ بَھرائے۔
بھائیو... ۵

اے جی کایا لُولی بَہیری پانگڑی،
کوڈھی کُشٹی نے اَندھ؛
نُور سَتگُر بولِیا،
دیہی نو ایوو سَمبَندھ۔
بھائیو... ٦

اے جی پَڑی رہے تو کیڑا پڑے،
باڑی راکھ ج تھائے؛
نَرگ کرینے جو نا کھیئے،
تو سَہُو جانوَر کھائے۔
بھائیو... ۷

اے جی مُکھ ماں چھے کڑکا ہاڈنا،
اُوپر روم نی مُوچھ؛
مَن ماں مان دَھرے گھنٹوں،
امے چَھپئے کُوڑنا اُونچ۔
بھائیو... ۸

اے جی کُوڑنُو مان کرتا،
رَکھے دَھرتا اَبھیو؛
کایا کلیوَر کارمی،
دیہی تھی اَڑگو چھے آتما۔
بھائیو... ۹

اے جی دیہی نے جے "ہُوں ہُوں" کری مانتا،
تے تو دیکھیتا آندھ؛
رِدیہہ نی آنکھوں نَتھی اُگھڑیُوں،
تینے لاگو چھے دُھندھ۔
بھائیو... ۱۰

اے جی بے بے لوچَن سَرُوَنے،
وِیدِھیا لوچَن ترَنْٹ؛
سَپَت لوچَن دَھرمنا،
جُنُو وِچاری جَنْٹ۔
بھائیو... ۱۱

اے جی لاکھ لوچَن چھے گنان نا،
جیئُو وار نہ پار؛
آتما تَتُو نے جے اوڑکھے،
تے چھے سارماسار۔
بھائیو… ۱۲

اے جی تَتُو گنانی ترَنٹ لوک ماں،
سمجھے کوئِیک سَنت؛
تینی درَشٹی سَگھرَے پھرے،
تینی آنکھوں اَننت۔
بھائیو… ۱۳

اے جی گندی دیہی تھی اَڑگا رہو،
کاڈھی ناکھونی کاہار؛
جیم سَرپ نی کانچڑی،
دیہی تھی اڑگی تھائے۔
بھائیو… ۱۴

اے جی کیاں نی دیہی کیاں نو آتما،
جینُو وار نہ پار؛
گندی دیہی اَشُدھ چھے،
آتما چھے شُدھ سار۔
بھائیو... ۱۵

اے جی آتما نِرگُنٹ بَرہم چھے،
دیہی چھے تَرلا نے گھاس؛
نُور سَتگُر بولیا،
مُنِوَر کرجو آتما اَبھیاس۔
بھائیو... ۱۶

گنان : ۲

پیر صدردین

اے جی دِل نا دَغا بندے کرنا ہو دُور،
اے گُناہ بخشے سُجانہ۔ جیرے۔ ۱

اے جی پِنڈ نے کارنٹ کائیں جِیوڑا نے ہارو،
سامی راجو لیکھا لیشے۔ جیرے۔ ۲

اے جی گُنوہ تَمارو دُشمن تھاشے،
اَوَر رنگ لئی نے اُٹھشے۔ جیرے۔ ۳

اے جی جَنتَر جھالی جِیوڑو سانٗسیئے توڑاوشے،
تارے جِیوڑو کرشے پُکار۔ جیرے۔ ۴

اے جی نہیں تِیاں ماتا نے نہیں تِیاں پِتا،
نہیں تِیاں بین نہ بھائی۔ جیرے۔ ۵

اے جی آتما جوؤں تو کائیں نہ دِیسے،
سامی راجو لیکھا لیشے۔ جیرے۔ ٦

اے جی گنان مہارس بھٹّے پیر صدردین،
نکلنکی آگڑ ہوئیشے۔ جیرے۔ ۷

گنان : ۳

پیر صدردین

اے جی　تِلبھار　ٹلنٹا،　کھنے　کی　دھار　چلنٹا،
یا شاہ تِل تِل کا لیکھا دیئنٹا میرے جِیو کُوں

تو　میں　کیا　کروں　جِیو　آپنٹا،
آپ　سوارتھ　بھائی　رات　کا　سپنا،
پِنڈ　سوارتھ　بھائی　رَینٹ　کا　سپنا،

تو میں... ۱

اے جی　آگل　ہاٹ　نہ　پاٹ　نہ　وورا،
تِیاں ست کا ثمر ساتھے لیئنٹا میرے جِیو کُوں

تو میں... ۲

اے جی　سو　سو　گَرنٹیئے　تِیاں　سورج　تپشے،
تِیاں کِیا چھپنٹا کِیا ڈھونڈھنٹا میرے جِیو کُوں

تو میں... ۳

اے جی　ایسو　گنان　پیر　بھنٹاوے　صدردین،
یا شاہ فجل کرو تو جِیو چھوٹنٹا میرے جِیو کُوں

تو میں... ۴

گنان : ۴

پیر شمس

اَبدُھو جُگت جول سنتوش پاتُر کرو،
اَنے ڈنڈا کرو وِچار،
کھَمِیا دیا کی دوئے مُدرا پھرو،
گنان کرجو آھار۔

اَبدُھو تے جوگی جُگ ماہیں،
جا کو مَن دُوجارے ناہی،
اَبدُھو تے جوگی جُگ ماہیں۔ ۱

اَبدُھو گُر میرا گنان ویراگ کی اِندری،
اَنے سنگم کرو بَھبُھوتا،
ساچ دھرم سچ گَری دِھیاوو،
تو جوگی ہے اَبدُھوتا۔
اَبدُھو تے جوگی... ۲

اَبدُھو چاندو سُورج دوئے روکی راکھو،
اَنے مَن چِت دَھرو اِس ڈنڈی،
سُکھمنڑا تنُتی واجنڑ لاگی،
اے بھید کِسے جَ کھنڈی۔
اَبدُھو تے جوگی... ۳

اَبدُھو سب اَوگُنڑ تَجو تِروینڑی نہاوو،
اَنے اَنحد ناد بجاوو،
کہے پیر شمس جِیوَنت مریئے،
تو اَورتھ جنم نہ پاوو،
اَبدُھو تے جوگی... ۴

گنان : ۵

پیر صدردین

ہو جیرے بھائی رے

جُھوٹھی رے دُنیا تمے کائیں بُھولو،

انے چھوڑو تے مَن دا اندھیراجی،

اِس دُنیاسُو جینٹے چِت نہ لایا،

تِسے نہیں دُوجا پھیراجی۔

آش تو ایک اَلکھ کی کیجے،

اَنے اَورتے آش نِراش جی،

ساچے رے مَنے سامی جی نے سریوو،

تو ہووے امراپوری واس جی۔ ا

ہو جیرے بھائی رے

گِربھاواس کی واچا سنبھارو،

انے قول قائم جی نا پاڑو جی،

ساچو صِدق مَن راکھو آپنٹوں،

نے پنج بُھو نے تمے وارو جی۔

آش تو... ۲

ہو جیرے بھائی رے

چیتہارا تمے چیتو مورا بھائی،

انے کرو تے آچھی کمائی جی،

انت کاڑے تو ایکلڑا چلنا،

ساتھے کوئی باپ نہ مائی جی۔

آش تو... ۳

ہو جیرے بھائی رے

ہاتھ گھسے نے ڈھساسا میلے،

انے جِبھ تے ہوئیشے بندھ جی،

انت کاڑ ویڑا ایوی اوُنجی رے جانو،

نے کُچھ نہ سُوجھے سَندھ جی۔

آش تو... ۴

ہو جیرے بھائی رے

آنکھلڑیئے پانی ایم رے چالے،

جیم ندیئے وہے نیر جی،

تِس ویڑا ماہیں پرانی سینسا ماہیں پڑشے،

انے نہ رہے مَن ماہیں دِھیر جی۔

آش تو... ۵

ہو جیرے بھائی رے

کاچی رے کایا تجھے کام نہ آوے،

نے مِٹّی تے مِٹّی ماہیں مڑی جاوے جی،

اُتّم کَرٹیئے جو تمے چالو،

تو پھری پھیرو نہیں آوے جی۔

آش تو... ۶

ہو جیرے بھائی رے

آل امام آرادھو مورا بھائی،

تو ہووے بہت کمائی جی،

اِس رے آل کُوں تمے ساچی کری جانٹو،

تو ہووے اَننت بھلائی جی۔

آش تو... ۷

ہو جیرے بھائی رے

وچن امارا تمے ساچا کری جانٹو،

انے مَن ماہیں شک نہ آنٹو جی،

پیر صدردین کہے تمے سُنو مارا مُنیورو،

ساچو تے صاحب پِچھانٹو جی۔

آش تو... ۸

گنان : ٦

پیر صدردین

اے جی شیٹھ کہے تمے سامبھڑو واٹوتر،
وٹج رُوڑو کری لاووجی۔ ١

اے جی ڈاہیا تھاجو تَمنے شی دَوَں شِکھامڻ،
لابھ گھنیرو کری لاووجی۔ ٢

اے جی پیرنے پُچھی تمے پنتھ کماوٗ،
نبی محمّدؐ نی شِکھامڻ ہئیڑے راکھوجی۔ ٣

اے جی گھور اَگھور ماں تُوں بہُو دِن ہوتا،
تُوں نے گھڑیئے گھڑیئے وِگھنے اُگاریاجی۔ ٤

اے جی اَٹھ چِپّتوَیا تُوں نے بھوجن پُوریا،
ماتا پِتا وِنا پاڑیاجی۔ ٥

اے جی نَورے ماس تُوں نے پیٹ ماہیں راکھیو،
نبی محمّدے بندھ چُھڑایاجی۔ ٦

اے جی قول کری جیوڑو بار نِیسَریو،
مایا دیکھی نے جیوڑو بُھولو جی۔ ۷

اے جی موٹیرو ہاٹ تارو بہورے واٹوتر،
تو آپے آپے شیٹھ تھئی نے بیٹھو جی۔ ۸

اے جی کھوٹا تارا تَراجُوا نے ڈانڈی ماہیں پاسن،
کاٹلا کھوٹا تارا بھاری جی۔ ۹

اے جی اوچُھوں دیدُھوں جیوڑے اَدکیرُوں لِیدُھوں،
جِیونی چِنتا نہ کیدھی جی۔ ۱۰

اے جی کھیر کھانڈ گِرت اَمُرت بھوجن،
اُوپر پیو چھو شِیتل پاٹی جی۔ ۱۱

اے جی ڈھولیا تڑائی اُوپر اوشیکا پتھراویا،
اُوپر زِھینا زِھینا وائے ڈھوڑایا جی۔ ۱۲

اے جی شیٹھ نا تیڑا تُوں نے تیڑوانے آویا،
چالو واٹوتر ویگے جی۔ ۱۳

اے جی تاڑا کُونچیوں تاری رہیوں رے وَکھارے،
تُوں کیم چالیو ٹھالے ہاتھے جی۔ ۱۴

اے جی سگا کُٹُمب جِیونا ملی کری بیٹھا،
کوئی نہ چالے جِیونے ساتھے جی۔ ۱۵

اے جی سگا کُٹُمب جِیونے ووڑاوی نے وڑیا،
پاپ نے پُون دوئے ساتھے جی۔ ۱۶

اے جی شیٹھ کہے تمے سامبھڑو فِرَستہ،
جِیوڑانا کھاتہ کاڈھوجی۔ ۱۷

اے جی شیٹھ نے وانٹوتر بیئی نامُو کروا بیٹھا،
تیاں جِیوڑو گھنٹو دھرُوجے جی۔ ۱۸

اے جی پانے پانے جِیونا پاپ لکھانٹا،
ماہیں دھرم نُوں اَکھر نہ سُوجھے جی۔ ۱۹

اے جی بھنٹے پیر صدردین،
سامی امے تمارُوں سروے کُچھ کھاڈھوں،
مَیّا کرو تو جِیوڑو چُھوٹے جی۔ ۲۰

گنان : ۷

پیر صدردین

اے جی اَلکھ سریو بانا آپٹوں،
بانا سچ تھی کریو کمائی۔
اللہ یاد کریو جی۔ ۱

اے جی دُنیا فانی جاٹیئے،
بانا ہی لاڈانٹوں ساتھ۔
اللہ یاد کریو جی۔ ۲

اے جی پُرکھ پاچھم تھی سامی راجو آوشے،
شاہ مارو دُلدُل گھوڑے اسوار۔
اللہ یاد کریو جی۔ ۳

اے جی جمبو میں شاہ تخت رچاوے،
شاہ نا مُنِیوَر میڑا میڑ۔
اللہ یاد کریو جی۔ ۴

اے جی کوٹ گھٹا گھٹ لُوٹیا،
تارو بھَمر چلیو موکلائے۔
اللہ یاد کریو جی۔ ۵

اے جی کایا ہَنسا دیہڑی،
تیئوں ہنس اُڈانٹوں جائے۔
اللہ یاد کریوجی۔ ۶

اے جی کایا سے تھی ہنس وِچھوٹا،
تیئوں مشکل ہوئے قرار۔
اللہ یاد کریوجی۔ ۷

اے جی گوڑ اندھاری ماہیں چالنٹا،
تیئوں عجرائیل جلّاد جِیوڑو قبج کرشے۔
اللہ یاد کریوجی۔ ۸

اے جی چھوڑ وَستا جھونپڑا،
تَمے اُجڑ جائے وسائے پاندھی پنتھ رے سریوو۔
اللہ یاد کریوجی۔ ۹

اے جی پیر بھٹّے صدردین مومنو،
بانا ہی کُوڑو سنسار۔
اللہ یاد کریوجی۔ ۱۰

گنان : ۸

سیّد محمد شاہ

اُگمیا سوہی دِن آتھمیا،
ہاں رے پُھولیا سوہی کرمائے،
چُنٹیا مِندر ڈھڑی پڑے،
ہاں رے جنمِیا سوہی مر جائے،

ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو،
ہاں رے مایا مَمتے لوبھانٹو،
چار دِوس کیرو پیکھنٹو،
ہاں رے آخر خاک ہو جانا۔ ۱

سُوکنٹ لاگو رے کیوڑو،
ہاں رے ٹوٹی رَینٹ کی ماڑ،
بیل چَلنتا رہی گیا،
ہاں رے چل گیا سِینچنٹہار۔
ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو... ۲

لکھپتی چھترپتی چل گیا،
ہاں رے چَل گیا لاکھوئی لاکھ،
راج کرنتا گوکھے بیسنتا،
ہاں رے جَل بَل ہو گیا خاک۔
ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو... ۳

مایانو باندھیو پراٹیو،
بھَمیو پَر گھیر جائے،
ہاں رے مَن بھمرا تو بَہو بھَمیو،
مایا مِتھیا کری جانڑ۔
ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو... ۴

کینا چھورُوں نے کینا واچھرُوں ،
کینا مائی نے باپ،
اَنت کاڑے جاؤں جیونے ایکلُوں،
ہاں رے ساتھے پُن نے پاپ۔
ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو... ۵

سیّد محمّد شاہ کی وینتی،

ہاں رے بندے چلو میرے ساتھ،

لابھ آپنڑو اُگاروا،

ہاں رے لیکھو ستگُرنے ہاتھ۔

ہاں رے مَن بھمرا توں لوبھیو... ٦

گنان : ۹

سیّدہ امام بیگم

اے جی مَرنا ہے رے جرُور،
جُگ ماہیں چیتی نے چالو،
مَرنا ہے رے جرُور۔

اے جی کایا رے گڈھ تارو خوب بنیو ہے،
پانچ تنُتو اینوں مُوڑ۔
جُگ ماہیں... ۱

اے جی کایا نگری ماہیں ہے مَن راجہ،
چیئیتن نُور ماہیں نُور۔
جُگ ماہیں... ۲

اے جی نُور سُروپی چیئیتن کری جانُو،
کایا مایا سروے کُوڑ۔
جُگ ماہیں... ۳

اے جی کایا نگری ماہیں پانچ چور وسے چھے،
تمے چیتی چالو مَن مُوڈ۔
جُگ ماہیں... ۴

اے جی کایا نگری نے ایک بھئے چھے بھاری،
ایک دن کاڑ کرے چکچُور۔
جُگ ماہیں... ۵

اے جی کرو ہوشیاری ستگُر چیتاوے،
تمے نام لیو نِرمڑ نُور۔
جُگ ماہیں... ٦

اے جی دان سخاوت ہر دَم کیجے،
کھمیا دھرم اینوں مُوڑ۔
جُگ ماہیں... ۷

اے جی کہیت امام بیگم سُنو میرے بھائی،
تمے رہیجو ستگُر کے حُجور۔
جُگ ماہیں... ۸

گنان : ۱۰

پیر صدردین

اے جی دُنیا چَلِتر دیکھ کر،
بندے مَت تو جائے رے بُھلائے،
سپناتر نوں پیکھڑوں،
بندہ تیسا آرے سنسار۔

مومن بھائی کر لیو خدا سے پیار،
آشا سریوو تے سرجنہار،
مومن بھائی کر لیو خدا سے پیار۔ ۱

اے جی کاچی کایا جُھوٹھی مایا،
بندے نہیں چالے تیرے ساتھ،
اَنت کاڑے جئیش ایکلو،
بندہ جائیش ٹھالے ہاتھ۔
مومن بھائی... ۲

اے جی پُتر دِھیئر بھائی بندھوا،
بندہ نہیں چالے تیرے سنگات،
سمری لیو سچے سائیں کُو،
تو ہوئیشے امراپوری واس۔
مومن بھائی... ۳

اے جی مد اَہنکار نہ کیجیئے،
بندہ وَچارو آپنڑے مَن،
وَجر بِھینتے امنے روکیا،
بندہ چھ ماس چھ دِن۔
مومن بھائی... ۴

اے جی مہربان ہوا شاہا آپنڑا،
بندہ بِھینت ہوئی رے خلاص،
اُن کو سمرو سچّے صِدق سوں،
بندہ جاں لگی گھٹ ماہیں ساس۔
مومن بھائی... ۵

اے جی پیر صدردین بولیا،
بندہ کیجے صاحب جی کی آش،
اُن کو سمرو سچے صِدق سوں،
بندہ جمپو ساس اُساس۔
مومن بھائی... ٦

* * * * *

گنان

پیر صدردین

اے جی بِندرا رے وَن ماں سُکھ چرے رے گاوَنتری ،
چرنتے چرنتے سِنھلے وش پڑیا۔ ۱

اے جی رہو رہو سِنھلا تم مت ناکھو ہاتھ،
ہُوں تو واچھڑے کیری چُوسٹی جی۔ ۲

گَھمو گَھمو سِنھلا تمے دھام کری بیسو،
وچن آلی نے گوری چالیا۔ ۳

پہلے ہِنچولے گوری سِیم شیڈھے آوی،
بیجے ہِنچولے گوری واڈیئے۔ ۴

تِریجے ہِنچولے گوری جھاپلے آوی،
چوتھے ہِنچولے گوری کوڈھ ماں۔ ۵

اُٹھو اُٹھو وَچھڑا تُم دُودھ میرا پیو،
مَیں واچا کی باندھی آئی۔ ۶

واچا کی باندھی ماتا دودھ ناہیں پیوں،
مَیں چلوں تُمارے ساتھ۔ ۷

آگے آگے وَچھڑا نے پیچھے گاوَنتری ،
بھائی سِنھلے گھیر سدھاریا۔ ۸

ایک کُوں بُلایا تو دو چل کر آیا،
بھائی سِنھلے گھیر ودھامنٹا۔ ۹

اُٹھو اُٹھو سِنھلاجی مانُس میرا بھرکھو،
پیچھے بھرکھو موری مائی۔ ۱۰

ایٹلی رے سُدھ بُدھ کوٹے تمنے دیدھی،
کیٹے تے تمنے بودھیا۔ ۱۱

ایٹلی رے سُدھ بُدھ چندے سورجے دیدھی،
پیر صدردینے بودھیا۔ ۱۲

اے جی جاؤ جاؤ گاوَنتری تُم میری بہنا،
وَچھڑا میرا رے بھانیجڑا۔ ۱۳

جاؤ جاؤ گاوَنتری ڈُونگرنے کورے مورے،
کھڑ رے کھاؤ پاٹی موکڑا۔ ۱۴

بھٹے پیر صدردین تُم سُنو مومن بھائی،
آپٹو ست پنتھ سُودھو کری جاٹو۔ ۱۵

گنان : گربی

پیر شمس کی گربی میں سے منتخب شدہ روحانی پاٹھ

تمے لٹّی لیجو لُوٹوا کاج کہ،
اہونِس جاگجو رے لول۔

تمے امی رس پِیجو دِن نے رات کہ،
نُور نُورانیا رے لول۔

جانکی سُرتی لاگی بھرمنڈ کہ،
نُور ماہیں کھیلجو رے لول۔

ماہیں ورسے اَمرَت نُور کہ،
قُدرتی کھیلجو رے لول۔

اَنحد واجا واجے سار کہ،
نِت سوہنگ اُٹھے رے لول۔

جانکی سُرتی لاگی بھرمنڈ کہ،
نُور ماہیں کھیلجو رے لول۔

بَھرمنڈ آکھو کرجو ہاتھ کہ،
جِیاں رَوی چمکار چھے رے لول۔

سِر آلیا تھی آوے ہاتھ کہ،
توئے سونگھو جانٹجو رے لول۔

ایوا پَھری پَھری جنمو کائیں دنیا ماُنہے کہ،
پھیرا سُوں پَھرو رے لول۔

* * * * *

تِل ایک جو باہیے، پریمَ جُ کیری جار رے؛
بھسمَ کرے ایک پل ماں، سؤرگ مُرت پاتال رے۔

* * *

تِل سُکھ کارنؔ تیری کایا وَٹلائیں اَبدُھو،
دُکھ دوہیلا میرُوں سَمان جی۔

* * *

اے جی اجمپیا جاپ وِنا مُکتی نہ ہوئے۔
اے جی اجمپیا جاپ مُنورے جاٹیںا،
لکھ چوراسی جِیونا پھیرا ٹاڑِیا۔

* * *

جاپ جپو وِیرا نِش دن،
خالق شَبد، خالق شَبد پِچھانٹو۔

* * *

اے جی ہر دَم ذِکَر کرنا، حق سے ثابت ہونا؛
تَن مَن سُرَت شَمسہ، جب ایک ہوتا ہے... اُٹھ۔

* * *

هو جیرے پرانی

قول دَئی نے کَل جُگ ماہیں آویو،
جِیو جانڑے ہُوں تو چھُوٹو؛
لوبھ سوارتھ کروانے لاگو،
نے شاہ جی سُوں چالیو کھوٹو رے۔

* * *

ہر دَم ذِکَر کرنا، سُرَت نِرَت اُن پر دھرنا،
پیر شاہ کا جاپ جپنا، آٹھ پہور لیل و نہار۔

* * *

اے وِیرا مارا

شاہ جی نے مَلِیا نُو اے چھے ایندھانڑ،
گِربھاواس نی واچا پاڑو تو چھُوٹو چارئے کھانڑ۔

(گنانِ شریف)

* * * * * * *